ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

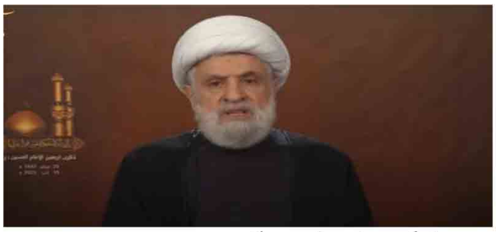

ایران پر کوئی حملہ خطے میں آگ بھڑکا سکتا ہے: حزب اللہ   ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.200, Wednesday, 28 January, 2026, 8 Pages

جلد نمبر(۳)، شمارہ نمبر(۲۰۰)، بروز بدھ، ۲۸ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۸ رشعبان المعظم، ۱۴۴۷ء، ۸ صفحات

امریکی جنگی جہاز مشرق وسطیٰ کی سمندری حدود میں داخل

ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کے مختلف آپشنز کا جائزہ لے رہے صدر ٹرمپ، اتحادی ممالک کا فی الحال فوجی کارروائی مؤخر کرنے پر زور

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ اور ایران کے درمیان الزام تراشیوں کے سبب مشرق وسطیٰ میں ایک بار پھر کشیدگی خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے جہاں امریکہ کا جدید طیارہ بردار بحری بیڑہ ابراہم لنکن خطے کی سمندری حدود میں داخل ہو چکا ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق اس کیریئر اسٹرائیک گروپ میں جنگی طیارے، میزائل کروزر اور جدید ڈسٹرائرز شامل ہیں، جو کسی بھی ممکنہ کارروائی کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ اس صورتحال میں یہ قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں کہ امریکہ کسی بھی وقت ایران پر حملہ کرنے والا ہے۔ امریکی بحریہ کا ابراہم لنکن کیریئر اسٹرائیک گروپ پیر کو امریکی سینٹرل کمانڈ کے علاقے میں پہنچا۔ ایران کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان انڈو پیسفک میں جاری آپریشنز سے ہٹا کر ان جنگی جہازوں کو بھیجا گیا تھا۔ اس سے ان قیاس آرائیوں کو تقویت ملی ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ تہران پر فضائی حملوں کا حکم دے سکتے ہیں۔ جوہری طاقت سے چلنے والے طیارہ بردار بحری جہاز 'یو ایس ایس ابراہم لنکن' اور 'کیریئر اسٹرائیک گروپ 3' نے 19 جنوری کو آبنائے ملاکا کو عبور کیا تھا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ کر کے کہا کہ طیارہ بردار بحری جہاز اور اس کے اسٹرائیک گروپ کو مشرق وسطیٰ میں علاقائی سلامتی اور استحکام کو مضبوط کرنے کے لیے تعینات کیا گیا ہے۔ غور طلب ہے کہ ٹرمپ نے ایران میں زبردست مظاہروں اور ان کے خلاف حکومت کے مبینہ سخت کریک ڈاؤن کے بعد تہران کو خبردار کیا تھا۔ ٹرمپ نے اس فوج کشی کو ایران پر دسمبر کے آخر میں شروع ہونے والے ملک گیر مظاہروں سے نمٹنے کیلئے دباؤ سے جوڑا ہے۔ پچھلے ہفتے ٹرمپ نے کہا تھا کہ جہاز صرف احتیاط کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاس ایک بڑا بحری بیڑا اس سمت جا رہا ہے، ہوسکتا ہے ہمیں اس کا استعمال نہ کرنا پڑے۔ اس بیان نے یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ طاقت کا مظاہرہ اور حملوں کی غیر یقینی دونوں دباؤ کی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ لنکن اسٹرائیک گروپ کی تعیناتی ایسے وقت سامنے آئی ہے جب پینٹاگون اس خطے میں دیگر فوجی وسائل بھیج رہا ہے جن میں جنگی جہاز اور فوجی کارگو پروازیں شامل ہیں۔ اس سے ایران کے اردگرد امریکی فوجی موجودگی میں اضافہ ہوا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اگر ٹرمپ تہران پر دباؤ بڑھانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس طیارہ بردار جہاز کی موجودگی واشنگٹن کو کئی فوجی آپشن دیتی ہے۔ امریکی ذرائع کا کہنا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کے مختلف آپشنز کا جائزہ لے رہے ہیں تاہم امریکی اتحادی ممالک نے فی الحال فوجی کارروائی مؤخر کرنے پر زور دیا ہے۔ اس کے باوجود امریکی فوج نے خطے میں اپنی طاقت بڑھانے کی باضابطہ تصدیق کر دی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق امریکی فضائیہ مشرق وسطیٰ میں بڑی فوجی مشقیں کرنے جا رہی ہے، جن سے پہلے ہی کشیدہ ماحول میں مزید تناؤ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ یاد رہے کہ امریکی صدر نے جمعرات کے روز بحری بیڑے کو ایران کی سمت روانہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ دوسری جانب ایران نے امریکی دباؤ کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے دوٹوک مؤقف اختیار کیا ہے۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ایران اپنی دفاعی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد رکھتا ہے، امریکی جنگی جہازوں کی آمد ایرانی قوم کے دفاع کو متاثر نہیں کر سکتی۔

ٹرمپ انتظامیہ کی ایران سے نئی ڈیل کیلئے 4 اہم شرائط سامنے آ گئیں

امریکی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ ایران کے ساتھ ممکنہ نئی جوہری ڈیل کے لیے چار سخت شرائط عائد کرنا چاہتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ان شرائط کا مقصد ایران کے جوہری، میزائل اور علاقائی کردار کو محدود کرنا ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق مجوزہ شرائط میں ایران سے افزودہ یورینیم کی مکمل منتقلی، ایران کے اندر یورینیم کی افزودگی روکنا، طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل پروگرام پر حد بندی اور خطے میں موجود ایران کی حمایت یافتہ پراکسی تنظیموں سے تعاون ختم کرنا شامل ہے۔ رپورٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ ایران پر نیول بلاکیڈ لگانے کے امکانات پر غور کر رہی ہے، جس کا مقصد ایران کو تیل برآمد کرنے سے روکنا ہے۔ دوسری جانب ایران نے امریکہ اور اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ کسی بھی قسم کی فوجی کارروائی کو مکمل جنگ تصور کیا جائے گا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ایران کسی بھی جارحیت کا سخت اور منہ توڑ جواب دے گا۔

حماس کی ہتھیار ڈالنے کیلئے 'غیر متوقع' شرط

غزہ جنگ بندی معاہدے دوسرے مرحلے میں امریکہ اور اسرائیل سر جوڑ کر بیٹھ گئے

دوحہ، (ایجنسیاں): غزہ کی مزاحمتی تنظیم حماس نے جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے میں غیر مسلح ہونے کیلئے ثالثوں کے سامنے نئی شرط رکھ دی۔ 'رائٹرز' نے دعویٰ کیا ہے کہ حماس نے غزہ حکومت کے اپنے سرکاری ملازمین کو ایک خط بھیجا ہے۔ یہ خط رائٹرز نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ جس میں 40 ہزار سے زائد سرکاری ملازمین اور سیکیورٹی اہلکاروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ این سی اے جی کے ساتھ تعاون کریں۔ حماس نے خط میں ملازمین کو یہ یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ ان تمام اہلکاروں کو ٹرمپ منصوبے کے تحت بنائے گئے نئے انتظامی ڈھانچے میں شامل کروانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ان ملازمین میں حماس کی تقریباً 10 ہزار اہلکاروں پر مشتمل پولیس فورس بھی شامل ہے جو جنگ بندی کے بعد سے ان علاقوں میں گشت کر رہی ہے جہاں حماس نے دوبارہ اپنا اثر و رسوخ قائم کیا ہے۔ خیال رہے کہ ان پولیس اہلکاروں کی غزہ کی نئی انتظامیہ میں شمولیت کا یہ مطالبہ اس سے پہلے کبھی حماس کی جانب سے سامنے نہیں آیا ہے۔ رائٹرز نے اس معاملے پر اسرائیل کا مؤقف لینے کے لیے وزیر اعظم نیتن یاہو کے دفتر سے رابطہ کیا لیکن فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ چنانچہ ابھی یہ واضح نہیں کہ اسرائیل غزہ کے ان سویلین اور سیکیورٹی

اہلکاروں کی این سی اے جی میں شمولیت کو قبول کرے گا یا نہیں۔ البتہ اسرائیل غزہ کے مستقبل میں حماس کے کسی بھی کردار کو سختی سے مسترد کرتا آیا ہے۔ دوسری جانب حماس کے حمایت یافتہ مقامی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کو اس مطالبے کا علم ہے اور وہ اس پر صلاح مشورے کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ غزہ میں حماس کی اپنی 10 ہزار رکنی پولیس فورس کو آئندہ انتظامی ڈھانچے میں شامل کرنے کی کوششیں اس وقت سامنے آئی ہیں جب تنظیم کی اسرائیل کے ساتھ ہتھیار ڈالنے سے متعلق اہم بات چیت متوقع ہے۔ رائٹرز کے بقول ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ حماس یہ مطالبہ امریکا کے سامنے رکھے گی جو غزہ میں ایک نیا فلسطینی انتظامی ڈھانچہ تشکیل دینے کی کوششیں کر رہا ہے۔ غزہ میں 2023 سے جاری جنگ کا خاتمہ امریکی صدر اور ثالثوں کی کوششوں سے گزشتہ برس اکتوبر میں ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے بعد ہوا تھا۔ اس معاہدے کے پہلے مرحلے میں حماس نے تمام اسرائیلی زندہ یرغمالیوں کو واپس کر دیا جب کہ مر جانے والے یرغمالیوں کی لاشیں بھی اسرائیل کے حوالے کر دیں۔ جس کے بعد دوسرے مرحلے میں غزہ میں امورِ مملکت چلانے کیلئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سربراہی میں ایک بورڈ آف پیس تشکیل دے دیا گیا ہے۔ اس بورڈ کے تحت غزہ کا نظم و نسق ایک کمیٹی ''نیشنل کمیٹی فار دی ایڈمنسٹریشن آف غزہ (این سی اے جی)'' کے حوالے کر دیا جائے گا جو ایک فلسطینی ٹیکنوکریٹک ادارہ ہوگا۔ اس طرح غزہ کے امورِ مملکت عملی طور پر امریکی نگرانی میں کام کرے گا اور جس میں حماس کی باضابطہ شمولیت شامل نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ حماس اب بھی غزہ کے تقریباً نصف علاقے پر عملی کنٹرول رکھتی ہے اور حماس چاہتی ہیں کہ اس کے سرکاری ملازمین اور اہلکار نئی انتظامیہ میں شامل ہوں۔

امریکہ میں قیامت خیز برفانی طوفان، 30 لوگوں کی موت، لاکھوں افراد بجلی سے محروم، کئی ریاستوں میں ایمرجنسی نافذ

واشنگٹن/نیویارک، (ایجنسیاں): امریکہ میں آنے والے شدید برفانی طوفان کے بعد مشرقی اور جنوبی ریاستوں میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ برف اور برفانی بارش کے باعث کم از کم 30 افراد ہلاک ہو گئے جبکہ لاکھوں شہری شدید سردی اور بجلی کی بندش کا سامنا کر رہے ہیں۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق نیو میکسیکو سے لے کر نیو انگلینڈ تک ایک فٹ سے زائد برف پڑی، جسکے باعث سڑکیں برف سے ڈھک گئیں اور ٹریفک مکمل طور پر معطل ہو گئی۔ نیویارک، میساچوسٹس، ٹیکساس

اور نارتھ کیرولائنا سمیت کئی ریاستوں میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے، جبکہ 25 سے زائد گورنرز نے ایمرجنسی کا اعلان کیا۔ طوفان کے باعث جنوبی ریاستوں میں بھی دہائیوں بعد شدید سرد موسم دیکھنے میں آیا، جہاں موٹی برف نے درختوں اور بجلی کی لائنوں کو گرا دیا۔ نیویارک سٹی میں سردی سے کم از کم 5 افراد جان کی بازی ہار گئے، جبکہ ٹیکساس، آرکنساس اور پنسلوانیا میں بھی مختلف حادثات میں ہلاکتیں ہوئیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگرچہ طوفان مشرقی ساحل سے گزر چکا ہے تاہم کینیڈا سے آنے والی شدید سرد ہوائیں آئندہ کئی دنوں تک درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے رکھیں گی۔ تقریباً 20 کروڑ امریکی کسی نہ کسی سطح کے شدید سردی کے الرٹ کے تحت ہیں۔ برفانی طوفان کے باعث فضائی آمد و رفت بھی بری طرح متاثر ہوئی۔ اتوار کے بعد پیر کے روز بھی ہزاروں پروازیں منسوخ ہوئیں۔ متعدد علاقوں میں اسکول بند کر دیے گئے اور آن لائن تعلیم کا اعلان کیا گیا ہے۔

مغربی کنارے میں اطالوی اہلکاروں کو اسلحے کے زور پر روکنے پر اٹلی کا اسرائیلی سفیر کو طلب

روم، (ایجنسی): اٹلی نے مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک واقعے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے اسرائیل کے سفیر کو طلب کر لیا ہے۔ اطالوی وزارتِ خارجہ کے مطابق دو اطالوی فوجی پولیس اہلکاروں کو فیلڈ وزٹ کے دوران ایک مسلح اسرائیلی نے اسلحے کے زور پر روکا اور دھمکایا۔ خبر ایجنسی کے مطابق یہ واقعہ اتوار کے روز رام اللہ کے قریب ایک گاؤں میں پیش آیا، جہاں اطالوی اہلکار یورپی یونین کے سفیروں کے مجوزہ دورے سے قبل مقام کا معائنہ کر رہے تھے۔ ایک سرکاری ذریعے نے بتایا کہ مسلح شخص، جسے ایک اسرائیلی آبادکار سمجھا جا رہا ہے، نے دونوں اطالوی اہلکاروں کو گن پوائنٹ پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور ان سے غیر رسمی تفتیش کی۔ اطالوی حکام کے مطابق اہلکار ایک ایسی گاڑی میں سفر کر رہے تھے جس پر سفارتی نمبر پلیٹس لگی تھیں اور ان کے پاس سفارتی پاسپورٹس بھی موجود تھے۔ واقعے کے بعد اطالوی وزیرِ خارجہ انتونیو تاجانی کی ہدایت پر روم میں اسرائیلی سفیر کو طلب کیا گیا تاکہ اس واقعے پر سخت احتجاج ریکارڈ کرایا جا سکے۔

مصنوعی ذہانت سے قرآن پاک کی تفسیر شرعاً ممنوع

کتاب اللہ کو گمان اور قیاس آرائی سے محفوظ رکھا جائے: مصری دارالافتاء

قاہرہ، (ایجنسیاں): مصر کے دارالافتاء نے اپنی ویب سائٹ پر موصول ہونے والے ایک استفسار کے جواب میں واضح کیا ہے کہ

قرآن کریم کی تفسیر کے لیے مصنوعی ذہانت کی ایپلی کیشنز پر انحصار کرنا شرعاً جائز نہیں اور یہ عمل شرعاً ممنوع ہے۔ دارالافتاء مصر کا کہنا ہے کہ 'چیٹ جی پی ٹی' اور اس نوعیت کی دیگر مصنوعی ذہانت کی ایپلی کیشنز کے ذریعے قرآن کریم کی تفسیر کرنا مکمل طور پر ممنوع ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کتاب اللہ کو گمان اور قیاس آرائی سے محفوظ رکھا جائے اور اس کی تفسیر بغیر علم کے نہ کی جائے اور نہ ہی ایسی بات اس کی طرف منسوب کی جائے جو اہلِ علم سے ثابت نہ ہو۔ مصری دارالافتاء نے اپنے بیان میں زور دیا کہ اس ممانعت کا مقصد قرآن کے معانی میں گفتگو کو صرف ان مفسرین اور فقہاء تک محدود رکھنا ہے جو تفسیر کے معتبر اصولوں اور ضابطوں پر پورا اترتے ہوں۔ بیان میں کہا گیا کہ قرآن کریم کی تفسیر کے لیے مصنوعی ذہانت سے رجوع کرنا اس لیے بھی ممنوع ہے کہ اس میں سنگین شرعی اور منہجی خرابیاں پائی جاتی ہیں جن میں سب سے نمایاں ماخذ کی غیر یقینی حیثیت اور نقل شدہ مواد کی صحت کی تصدیق کا ناممکن ہونا ہے۔ دارالافتاء کے مطابق مصنوعی ذہانت کے نظام نہ تو اہلِ اختصاص کی جانب سے تیار کیے جاتے ہیں اور نہ ہی تفسیر کے کسی مستند اور منظم علمی منہج کی پابندی کرتے ہیں۔ دارالافتاء نے مزید وضاحت کی کہ یہ نظام مختلف اور متنوع ذرائع سے جمع کیے گئے مواد کی خودکار پروسیسنگ پر مبنی جوابات فراہم کرتے ہیں جو مختلف زبانوں، متضاد مناہج اور مختلف حوالہ جاتی پس منظر رکھتے ہیں اور ان میں تحریف شدہ یا مسخ شدہ مواد یا نا اہل افراد کی آرا بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ اسی لیے دارالافتاء نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن کریم کی آیات کی تفسیر اور معانی کے فہم کے لیے مستند تفسیری کتب کی طرف رجوع کیا جائے یا ماہر اہلِ علم اور متعلقہ دینی اداروں سے دستیاب ذرائع کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جائے تاکہ کتاب اللہ کی حفاظت، قرآنی علوم، دیانت اور درست فہم کو یقینی بنایا جا سکے۔

روس کے حملوں کے بعد کیف میں توانائی بحران، شدید سردی میں ہزاروں عمارتیں بجلی سے محروم

کیف، (ایجنسیاں): یوکرین کی راجدھانی کیف میں روسی میزائل اور ڈرون حملوں کے بعد اب بھی 1,330 رہائشی عمارتیں حرارت (ہیٹنگ) سے محروم ہیں۔ کیف کے میئر وتالی کلچکو نے بتایا کہ بجلی اور گیس کے نظام کو شدید نقصان پہنچا، تاہم مرمتی کام تیزی سے جاری ہے۔ میئر کے مطابق ہفتے کی شام تک شہر کی 3,200 سے زائد عمارتوں میں حرارت بحال نہیں ہو سکی تھی، لیکن توانائی کمپنیوں اور یوٹیلیٹی ورکرز کی کوششوں سے

تقریباً 2,000 عمارتوں میں حرارت بحال کر دی گئی ہے، جبکہ باقی عمارتوں پر کام جاری ہے۔ روسی حملوں میں حالیہ دنوں کے دوران یوکرین کے توانائی نظام کو بڑے پیمانے پر نشانہ بنایا گیا، جس کے باعث شدید سردی کے موسم میں ملک بھر میں لاکھوں افراد بجلی سے محروم ہو گئے۔ یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ روس کے حملوں کا مرکزی ہدف توانائی کا شعبہ، اہم انفراسٹرکچر اور رہائشی علاقے ہیں۔ یوکرینی حکام کے مطابق صرف ایک ہفتے میں روس نے ہزاروں ڈرونز، درجنوں میزائل اور سینکڑوں فضائی بم داغے، جس سے شہری زندگی شدید متاثر ہوئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں بجلی اور حرارت کی بحالی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے۔

غزہ کی قبروں کی بے حرمتی میتوں کی حرمت پر کھلا حملہ ہے: المرصد

غزہ: یورو میڈ انسانی حقوق کے نگران ادارے المرصد نے قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ شہر کے مشرقی علاقوں میں قبرستانوں کی مسلسل بے حرمتی پر شدید انتباہ جاری کیا ہے۔ ادارے نے کہا کہ ایک اسرائیلی فوجی کی لاش کی تلاش کے بہانے قبروں کو اکھاڑنا، میتوں کی حرمت اور انسانی وقار کی سنگین پامالی ہے جسے کسی بھی سکیورٹی جواز کے تحت درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

المرصد نے پیر کے روز جاری اپنے بیان میں بتایا کہ اس نے شجاعیہ محلے کے ایک قبرستان میں جسے نام نہاد پیلی لکیر کے قریب واقع بتایا جاتا ہے قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے لگ بھگ 200 قبروں کی کھدائی کو دستاویزی شکل دی ہے۔ یہ کارروائیاں اسرائیلی فوجی ران گویلی کی لاش کی تلاش کے سلسلے میں کی گئیں جن کے بارے میں قابض اسرائیل نے بعد ازاں دعویٰ کیا کہ لاش مل گئی ہے۔

بیان میں وضاحت کی گئی کہ قبروں کو کھولنے کا عمل اب بھی جاری ہے جبکہ کسی بھی غیر جانبدار فلسطینی یا بین الاقوامی ادارے بشمول بین الاقوامی ریڈ کراس کا کوئی نمائندہ موجود نہیں جو ان کارروائیوں کی نگرانی کرے یا ان کی نوعیت کی تصدیق کر سکے۔ المرصد کے مطابق اس بارے میں کوئی آزاد معلومات دستیاب نہیں کہ آیا جانچ پڑتال اسی مقام پر کی جا رہی ہے یا لاشوں کو دیگر نامعلوم مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔

ادارے نے خبردار کیا کہ قبروں کی بے دریغ کھدائی اور غیر جانبدار نگرانی کے بغیر ان کارروائیوں کا تسلسل محض ایک مخصوص لاش کی تلاش سے آگے بڑھ کر مردوں کی باقیات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ انہیں لوٹنے یا بغیر کسی سراغ کے غائب کرنے کے خطرات کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ المرصد نے کہا کہ یہ اقدامات نہ صرف نعشوں کے وقار کو پامال کرتے ہیں بلکہ ان کے اہل خانہ کو بھی شدید نفسیاتی اذیت سے دوچار کرتے ہیں جنہیں اپنے پیاروں کی باقیات کے انجام اور تدفین کی جگہوں کے بارے میں مستقل بے یقینی میں رکھا جاتا ہے اور کسی بھی سرکاری معلومات یا قابل اعتماد ضمانت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ طرزِ عمل مرحومین کے اہل خانہ کے ساتھ ظالمانہ سلوک کے مترادف ہے۔

اسی تناظر میں قابض اسرائیلی فوج کے ریڈیو نے پیر کے روز انکشاف کیا کہ اس کی افواج نے گذشتہ رات مشرقی غزہ میں 200 سے زائد قبروں کی کھدائی کی جو اسرائیلی فوجی ران گویلی کی لاش کی تلاش کا حصہ تھی قبل اس کے کہ لاش ملنے کا اعلان کیا جاتا۔

عبرانی ذرائع ابلاغ نے ڈرون طیاروں سے لی گئی تصاویر بھی شائع کیں جن میں شجاعیہ محلے کے قبرستانوں میں قابض اسرائیلی افواج کی مسلسل کارروائیاں دکھائی گئیں۔ ان مناظر میں انجینئرنگ مشینری پیدل دستے اور طبی عملہ موجود نظر آتا ہے جو وسیع جنگی تباہی کے درمیان باقیات کی شناخت اور انہیں نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ تمام کارروائیاں اس کوشش کا حصہ ہیں جس کے ذریعے قابض اسرائیل اسیران اور لاشوں کے ملف کو مکمل کرنا چاہتا ہے جو جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز اور مصر کے ساتھ رفح کراسنگ کی دوبارہ بحالی سے جڑا ہوا ہے۔

اس سے قبل حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز کے ترجمان نے تصدیق کی تھی کہ اس نے ثالثوں کو گویلی کی لاش کے مقام سے متعلق معلومات فراہم کیں اور اسیران اور لاشوں کی رپورٹ میں شفافیت کے عزم کا اعادہ کیا جبکہ عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالے تاکہ جنگ بندی معاہدے کی تمام شقوں پر عمل درآمد کرایا جا سکے۔

یورو میڈ نے یاد دہانی کرائی کہ قابض اسرائیلی فوج نے گذشتہ دو برسوں کے دوران غزہ کی پٹی میں موجود تقریباً 60 قبرستانوں میں سے 21 کو مکمل طور پر تباہ کیا اور جن علاقوں میں زمینی دراندازی کی وہاں منظم انداز میں قبروں کو مسمار کیا گیا۔ ان کارروائیوں میں قبروں کو بلڈوز کرنا باقیات نکالنا اور انہیں فوجی گاڑیوں سے کچلنا شامل تھا جس کے نتیجے میں متعدد مواقع پر لاشوں کی باقیات آپس میں مل گئیں یا مکمل طور پر غائب ہو گئیں۔

ادارے نے نشاندہی کی کہ اکتوبر سنہ 2023ء میں غزہ پر مسلط کی گئی نسل کشی کی جنگ کے آغاز کے بعد شجاعیہ، بیت حانون بیت لاہیا البطش عارضی قبرستان اور التفاح قبرستان سمیت کئی علاقوں میں قبروں کی منظم بے حرمتی اور لاشوں کی چوری کی گئی۔ حکومتی میڈیا دفتر کے مطابق قابض اسرائیل نے التفاح قبرستان میں لگ بھگ 1100 قبریں کھودیں اور قریب 150 لاشیں چرا کر نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیں۔

فلسطینی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اس سے قبل بھی اس امر پر زور دے چکی ہیں کہ یہ تمام اقدامات بین الاقوامی انسانی قانون اور جنیوا کنونشنز کی صریح خلاف ورزی ہیں جو ہر حال میں مردوں اور ان کی قبروں کے احترام کو یقینی بناتے ہیں اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔

غزہ کی تعمیر نو کی ضمانتیں جنگ میں واپسی سے مشروط ہونی چاہئیں: فلسطینی سفیر

غزہ: مصر میں فلسطین کے سفیر دیاب اللوح نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فلسطینی عوام مزید کسی نئی جنگ کی سکت نہیں رکھتے اور اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ غزہ کی تعمیر نو کے لیے ایک جامع کانفرنس قاہرہ میں منعقد کی جائے۔ یاب اللوح نے کہا کہ مصر غزہ کی تعمیر میں مؤثر کردار ادا کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے اور اس کے پاس ایک واضح منصوبہ موجود ہے جس کے ابتدائی مرحلے میں ابتدائی بحالی کا منصوبہ شامل ہے تاکہ تمام اہم شعبوں میں عوام کو فوری ریلیف فراہم کیا جا سکے۔

انہوں نے القدس العربی کو دیے گئے بیانات میں اس بات پر زور دیا کہ غزہ کی پٹی فلسطینی جغرافیہ اور فلسطینی سیاسی نظام کا ناقابلِ تقسیم حصہ ہے اور فلسطینی عوام ان تمام منصوبوں کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہیں جن کا مقصد غزہ کے باسیوں کو بے دخل کرنا قضیہ فلسطین کو ختم کرنا یا وطن کے دونوں حصوں کو تقسیم کرنا ہے۔ فلسطینی سفیر نے واضح کیا کہ غزہ کی تعمیر نو اور غزہ سمیت تمام فلسطینی علاقوں میں استحکام کی کوئی بھی ضمانت اسی وقت ممکن ہے جب دوبارہ جنگ کی طرف واپسی نہ ہو۔ دیاب اللوح نے سوال اٹھایا کہ کیا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے شراکت دار سیز فائر کو برقرار رکھنے اور جنگ میں واپسی روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی عوام نئی جنگ کے متحمل نہیں ہو سکتے اور ان کی خواہش صرف امن سکیورٹی آزادی اور وقار کے ساتھ ایک آزاد فلسطینی ریاست کے دائرے میں زندگی گزارنا ہے۔

انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ تنازعے کا حل سراسر سیاسی ہے جو اسی صورت ممکن ہے جب فلسطینی عوام کو اپنی آزاد ریاست کے فریم ورک میں معمول کی سیاسی انسانی اور سماجی زندگی گزارنے کا حق دیا جائے۔ فلسطینی سفیر نے غزہ کی پٹی کے تمام کراسنگ پوائنٹس کھولنے کی اہمیت پر بھی زور دیا تاکہ ضروری امداد داخل کی جا سکے اور رفح کراسنگ کو بغیر کسی پیچیدگی کے کھولنے کا مطالبہ کیا تاکہ غزہ کے شہریوں کی آمد و رفت پر کوئی پابندی نہ ہو۔

دیاب اللوح نے غزہ کی تعمیر نو کے لیے ڈونر کانفرنس کے انعقاد کی کوئی حتمی تاریخ تو نہیں بتائی تاہم انہوں نے اس جانب اشارہ کیا کہ ساحلی پٹی کو دو برس سے زائد عرصے میں ہونے والی وسیع تباہی کے بعد فوری اور منظم تعمیر نو کی اشد ضرورت ہے۔ اس دوران قابض اسرائیل کی افواج نے تنازعے کے آغاز سے اب تک کی شدید ترین تباہ کن جنگی کارروائیاں انجام دیں۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق غزہ کے تمام شعبوں میں تباہی کی شرح لگ بھگ 80 فیصد تک پہنچ چکی ہے کیونکہ قابض اسرائیل نے گھروں اہم تنصیبات اور بنیادی ڈھانچے کے بیشتر نیٹ ورکس کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ ابتدائی تخمینوں کے مطابق غزہ کی تعمیر نو کے لیے 70 ارب ڈالر سے زائد رقم درکار ہے۔

میانمار کی فوج نواز جماعت یو ایس ڈی پی کا قومی انتخابات میں بھاری کامیابی کا دعویٰ

اہم سیاسی جماعتوں کے ذریعہ بائیکاٹ کیے گئے 'الیکشن' کو مقامی تجزیہ کاروں اور بین الاقوامی مبصرین نے بتایا جمہوری لبادے میں فوجی حکومت کا تسلسل

رنگون، (ایجنسیاں): میانمار کی فوج سے منسلک یونین سالیڈیریٹی اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی (یو ایس ڈی پی) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ملک میں 2021 میں فوجی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ہونے والے پہلے قومی انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ تاہم متعدد مبصرین ان انتخابات کو محض ایک دکھاوا قرار دے رہے ہیں، کیونکہ میانمار کی کئی اہم سیاسی جماعتوں نے ان کا بائیکاٹ کیا تھا۔ یو ایس ڈی پی کے اس دعوے کے پیچھے مرحلہ وار ووٹنگ کا وہ عمل ہے جسے مقامی تجزیہ کاروں اور بین الاقوامی مبصرین نے سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اسے جمہوری لبادے میں فوجی حکومت کے تسلسل سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

اتوار کو ووٹنگ کے آخری مرحلے کا اختتام ہوا، جبکہ سرکاری نتائج اس ہفتے کے آخر میں متوقع ہیں۔ تاہم پارٹی رہنماؤں کی جانب سے پیش کیے گئے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق یو ایس ڈی پی نے پارلیمان کے دونوں ایوانوں میں بھاری اکثریت حاصل کی ہے۔ یو ایس ڈی پی کا دعویٰ ہے کہ اس نے ایڈوانس ووٹنگ کے ذریعے ایوانِ بالا کی تمام 167 نشستیں جیت لی ہیں۔

مبصرین کے مطابق یہ انتخابات صرف مخصوص علاقوں تک محدود تھے، یعنی وہ شہر اور قصبے جو مکمل طور پر فوجی حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔ گزشتہ سال کے آغاز میں جب فوجی حکومت نے انتخابات کرانے کے منصوبے کا اعلان کیا تو اس کے بعد اس نے منظم طریقے سے بڑی سیاسی جماعتوں، جن میں نیشنل لیگ فار ڈیموکریسی (این ایل ڈی) اور کئی نسلی سیاسی گروہ شامل ہیں، کی رجسٹریشن منسوخ کر دی۔

میانمار کے فوجی سربراہ من آنگ ہلاینگ نے ملک کے عام انتخابات پر بین الاقوامی تنقید کو مسترد کر دیا ہے۔

فرانس میں 15 سال سے کم عمر بچوں کیلئے سوشل میڈیا پر پابندی

پیرس، (ایجنسیاں): فرانس کی قومی اسمبلی نے 15 سال سے کم عمر بچوں کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال پر پابندی سے متعلق بل منظور کر لیا ہے۔ اس بل کو حتمی قانون بننے کے لیے اب فرانسیسی سینیٹ سے منظوری درکار ہوگی۔ خبر ایجنسی کے مطابق یہ اقدام بچوں کو آن لائن ہراسانی، نفسیاتی دباؤ اور ذہنی صحت کو لاحق بڑھتے خطرات کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔ بل میں کہا گیا ہے کہ کم عمر بچوں میں سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال ذہنی مسائل اور تشدد کے رجحان میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔ بل کے تحت مڈل اسکولوں میں اسمارٹ فون کے استعمال پر عائد پابندی کو ہائی اسکولوں تک بڑھانے کی تجویز بھی دی گئی ہے، تاکہ تعلیمی ماحول بہتر بنایا جا سکے اور بچوں کی توجہ تعلیم پر مرکوز رہے۔ فرانسیسی صدر ایمانوئیل میکروں پہلے ہی نوجوانوں میں بڑھتے تشدد اور منفی رویوں کی ایک بڑی وجہ سوشل میڈیا کو قرار دے چکے ہیں۔ وہ آسٹریلیا کی طرز پر فرانس میں بھی کم عمر بچوں کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال پر مکمل پابندی کے حامی ہیں۔

ہندوستانی جمہوریت: اتحاد، تنوع اور مشترکہ مستقبل: مولانا ابوالقاسم

نفرت، تعصب اور فرقہ واریت نہ صرف سماج کو کمزور کرتی ہیں بلکہ جمہوری اقدار کے لیے بھی خطرہ بنتی ہیں

سڈنی، (پریس ریلیز): شیعہ علماء کونسل آف وکٹوریہ آسٹریلیا کے صدر معروف عالم دین مولانا سید ابوالقاسم رضوی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کے ساتھ ساتھ تہذیبی تنوع اور مذہبی ہم آہنگی کی ایک منفرد مثال ہے۔ یہ وہ ملک ہے جہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ثقافتیں اور قومیتیں صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتی آئی ہیں۔ اسی تنوع میں وحدت نے ہندوستانی جمہوریت کو مضبوط بنیاد فراہم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین جمہوریت کی روح ہے، جو ہر شہری کو بلا تفریق مذہب و نسل مساوی حقوق عطا کرتا ہے۔ آزادیِ اظہار، مذہبی آزادی، عدل و انصاف اور ووٹ کا حق اس جمہوری نظام کے بنیادی ستون ہیں۔ عوام کی شرکت اور رائے سے حکومت کا انتخاب جمہوریت کو محض ایک نظام نہیں بلکہ ایک زندہ عمل بنا دیتا ہے۔ مولانا موصوف نے آگے کہا کہ ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب ہندو مسلم یکجہتی کی روشن علامت ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک رہے ہیں۔ تہوار، زبان، لباس اور روایات میں یہ اشتراک ہماری سماجی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہی بھائی چارہ آزادی کی جدوجہد میں بھی نمایاں رہا، جہاں ہر مذہب کے لوگوں نے مل کر قربانیاں دیں۔ مولانا ابوالقاسم نے کہا کہ آج جب دنیا مختلف چیلنجز سے گزر رہی ہے، ایسے وقت میں ہندوستانی جمہوریت کی سب سے بڑی ضرورت باہمی احترام، رواداری اور اتحاد ہے۔ نفرت، تعصب اور فرقہ واریت نہ صرف سماج کو کمزور کرتی ہیں بلکہ جمہوری اقدار کے لیے بھی خطرہ بنتی ہیں۔ اس کے برعکس، ہندو مسلم یکجہتی ملک کی ترقی، امن اور استحکام کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو درپیش مسائل جیسے بے روزگاری، غربت اور ناانصافی کا حل اسی وقت ممکن ہے جب جمہوریت کی اصل روح کو سمجھا جائے اور اجتماعی ذمہ داری کا مظاہرہ کیا جائے۔ ایک مضبوط جمہوریت وہی ہوتی ہے جہاں انصاف سب کے لیے ہو اور ترقی کے ثمرات ہر طبقے تک پہنچیں۔

معروف عالم دین مولانا سید ابوالقاسم رضوی نے آخر بیان میں کہا کہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہندوستان کی طاقت اس کی جمہوریت اور اس کی کمزوری بھی اسی کے تحفظ سے جڑی ہے۔ اگر ہم اتحاد، بھائی چارے اور آئینی اقدار کو مضبوط رکھیں تو یقیناً ہندوستان ایک پرامن، خوشحال اور ترقی یافتہ ملک کے طور پر دنیا میں اپنی مثال آپ بنا رہے گا۔

افغانستان میں انسانی حقوق خطرے میں، طالبان کے تعزیری ضابطے پر کڑی تنقید

کابل، (ایجنسیاں): افغانستان میں طالبان حکومت کی جانب سے متعارف کرائے گئے تعزیری سزاؤں سے متعلق ضابطہ قانون کو افغان عوام سمیت عالمی برادری نے مسترد کر دیا ہے۔ انسانی حقوق کے ماہرین، سابق افغان حکام اور عالمی اداروں کا کہنا ہے کہ یہ ضابطہ شہری آزادیوں کو دبانے اور معاشرے کو خوف کے ذریعہ کنٹرول کرنے کی کوشش ہے۔ اقوام متحدہ میں افغانستان کے لیے انسانی حقوق کے خصوصی نمائندے رچرڈ بینیٹ نے خبردار کیا ہے کہ سزاؤں سے متعلق اس دستور کے نتائج نہایت سنگین ہوں گے اور اس سے انسانی حقوق کی صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ افغان قومی سلامتی کے سابق سربراہ رحمت اللہ نبیل نے اس ضابطے کو مذہب کا سیاسی استعمال اور سخت گیر سوچ کی عکاسی قرار دیا۔ ان کے مطابق اس طرح کے قوانین معاشرے میں انصاف کے بجائے جبر کو فروغ دیتے ہیں۔

آسٹریا میں افغانستان کی سفیر منیژہ بختری نے کہا کہ نیا ضابطہ ایک آمرانہ نظریے کی نمائندگی کرتا ہے، جس میں قانون کو انصاف کے بجائے سماجی کنٹرول کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق یہ تعزیری ضابطہ انسانی وقار، شہری مساوات اور قانونی انصاف کی بنیادی اقدار کو پامال کرتا ہے جبکہ افغانستان ویمنز جسٹس موومنٹ نے کہا ہے کہ یہ قانون تشدد اور امتیاز کو سرکاری طور پر جائز قرار دیتا ہے۔ افغان شہریوں نے بھی سوشل میڈیا پر اس ضابطے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں بے رحمانہ سماجی درجہ بندی اور ظالمانہ امتیاز کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ طالبان حکومت کے ان اقدامات سے افغانستان میں انسانی حقوق مزید متاثر ہوں گے اور معاشرتی و سیاسی ڈھانچہ شدید کمزور ہو جائے گا۔

غزہ سے 843 دن بعد آخری اسرائیلی یرغمالی کی باقیات بھی مل گئیں

اسرائیلی پولیس سارجنٹ حماس کے 7 اکتوبر 2023 کے حملے میں مارا گیا تھا اور لاش غزہ کے قبرستان سے ملی

تل ابیب، (ایجنسیاں): غزہ کے ایک قبرستان سے آخری یرغمالی اسرائیلی شہری کی باقیات بھی مل گئیں۔ خبروں کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے میں ہلاک ہونے والے اسرائیلی پولیس افسر ماسٹر سارجنٹ 24 سالہ رَن گویلی کی باقیات بھی مل گئیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق اسرائیلی فوج کو پولیس افسر کی باقیات غزہ شہر کے ایک قبرستان سے ملی تھیں جسے اسرائیل لایا گیا ہے۔ اسرائیلی حکام کے مطابق مخصوص انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر غزہ سٹی کے مشرقی حصے میں ایک مسلم قبرستان میں تلاش شروع کی گئی تھی۔ کئی روز کی کھدائی اور فرانزک جانچ کے بعد دانتوں کے ریکارڈ، فنگر پرنٹس اور دیگر ٹیسٹوں سے رن گویلی کی شناخت کی تصدیق ہوئی۔ رن گویلی اُن 251 افراد میں سے آخری تھے جنہیں 7 اکتوبر 2023 کو حماس نے حملے کے بعد یرغمال بنایا تھا۔ اس طرح 843 دن بعد اب غزہ میں کوئی اسرائیلی یرغمالی باقی نہیں رہا۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ رَن گویلی 7 اکتوبر کو زخمی کندھے کے باوجود یونیفارم پہن کر موٹر سائیکل پر کیبوتز الومیم پہنچے جہاں انہوں نے گھنٹوں حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور مارے گئے۔ بعدازاں ان کی لاش غزہ منتقل کیے جانے کی تصدیق ہوئی تھی۔

اسرائیلی فوج کے بقول انٹیلی جنس اداروں کے ساتھ مشترکہ کارروائی کے دوران ایک گرفتار فلسطینی اسلامی جہاد کارکن نے باقیات سے متعلق اہم معلومات فراہم کی تھیں۔ جس کے بعد قبرستان میں درجنوں اہلکاروں اور فرانزک ماہرین جن میں 20 ڈینٹسٹ بھی شامل تھے، نے سیکڑوں قبروں کی کھدائی کی تھی۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ رن گویلی کی باقیات کی تصدیق ہونے کے بعد قبروں سے نکالی گئی دیگر لاشوں کو احترام کے ساتھ دوبارہ دفن کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ یہ پیش رفت اکتوبر 2025 کی جنگ بندی کے تناظر میں ہوئی جس کے تحت زندہ اور فوت شدہ یرغمالیوں کی واپسی طے تھی۔ حماس نے کہا کہ لاش کی واپسی جنگ بندی کی پاسداری کا ثبوت ہے جبکہ نیتن یاہو نے زور دیا کہ اگلا مرحلہ حماس کو غیر مسلح کرنا اور غزہ کی عسکریت کا خاتمہ ہے۔

اسرائیلی ذرائع کے مطابق رن گویلی کی باقیات کی واپسی کے بعد جنگ بندی معاہدے کے تحت اسرائیل غزہ کی وزارتِ صحت کے حوالے کم از کم 15 فلسطینی قیدیوں کی لاشیں کرے گا۔

قابض اسرائیل نے ترکیہ کی فلسطین نواز شخصیات پر پابندی لگانے کے بعد انہیں بلیک لسٹ کر دیا

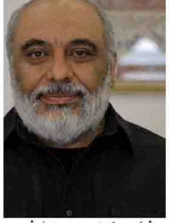

غزہ: قابض اسرائیل نے فلسطین کے حامی درجنوں ترک شخصیات کے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے اور انہیں نام نہاد بلیک لسٹ میں شامل کر لیا ہے۔ اس اقدام کا ہدف مذہبی فلاحی میڈیا اور تعلیمی شعبوں سے وابستہ وہ شخصیات بنیں جو قضیہ فلسطین کی حمایت اور غزہ کے لیے امدادی سرگرمیوں میں سرگرم ہیں۔

قابض اسرائیل کی وزارتِ امورِ مہاجرین نے اعلان کیا ہے کہ 29 ترک شخصیات کو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے جن میں سرِفہرست ترک صدر طیب ایردوآن کے صاحبزادے بلال ایردوآن شامل ہیں۔ وزارت خارجہ کے مطابق یہ فیصلہ ان تمام مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں داخلے پر پابندی کا احاطہ کرتا ہے اور ان کے نام ان تمام کراسنگ پوائنٹس پر درج کر دیے گئے ہیں جن پر قابض اسرائیل کا کنٹرول ہے۔

عبرانی ذرائع کے مطابق اس فہرست میں نمایاں شخصیات شامل ہیں جن میں ترکیہ کی انسانی امدادی تنظیم 'آئی ایچ ایچ' کے سربراہ بولنت یلدرم بھی شامل ہیں جن کا تعلق ماوی مرمرہ جہاز سے رہا ہے۔ اس کے علاوہ ترکیہ کے سابق سربراہ برائے مذہبی امور علی ارباش بھی فہرست میں شامل ہیں جبکہ فلاحی دعوتی میڈیا اور تعلیمی میدان سے وابستہ دیگر سرگرم شخصیات کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔

قابض اسرائیل نے اپنے فیصلے کا جواز یہ پیش کیا ہے کہ فہرست میں شامل شخصیات قابض اسرائیل کے بائیکاٹ کی دعوت دیتی ہیں اور اس کی نام نہاد قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے کے لیے سرگرم ہیں بالخصوص اس پس منظر میں کہ وہ غزہ کی پٹی پر جاری نسل کش جنگ کے خلاف کھلے عام مؤقف اختیار کرتی رہی ہیں۔

اسی تناظر میں قابض اسرائیل کے انتہا پسند وزیر برائے امورِ مہاجرین عمیحائی شیکلی نے ترکیہ کو دشمن ریاست قرار دیا اور اسے اس نام نہاد محورِ شر کا حصہ بتایا۔ یہ اشتعال انگیز بیانات دونوں فریقوں کے درمیان بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی کی عکاسی کرتے ہیں۔

عبرانی ویب سائٹس کے مطابق قابض حکام نے ناموں کی مکمل فہرست کو جان بوجھ کر خفیہ رکھا ہے تاکہ انقرہ پر سیاسی دباؤ ڈالا جا سکے۔ یہ اقدام اس وقت سامنے آیا ہے جب عالمی سطح پر قابض اسرائیل کے بائیکاٹ کی مہمات میں تیزی اور غزہ کے ساتھ یکجہتی کی لہر زور پکڑ رہی ہے۔ یہ پیش رفت ان چند ماہ بعد سامنے آئی ہے جب استنبول میں ترکیہ کی استغاثہ نے ایک غیر معمولی قدم اٹھاتے ہوئے گذشتہ نومبر میں 37 افراد کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے۔ ان میں قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو بھی شامل تھے جن پر غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔

ترک استغاثہ نے اپنے سابقہ بیان میں کہا تھا کہ غزہ میں قابض اسرائیل کی جانب سے کیے گئے جرائم کے نتیجے میں ہزاروں فلسطینی شہید ہوئے جن میں خواتین اور بچے شامل ہیں جبکہ ہزاروں زخمی ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ مکمل رہائشی علاقوں اور شہری بنیادی ڈھانچے کو نیست و نابود کر دیا گیا۔

وارنٹس میں بنجمن نیتن یاھو کے ساتھ قابض اسرائیلی وزیر یسرائیل کاٹز فوج کے سربراہ ایال زامیر بحریہ کے کمانڈر ڈیوڈ ساعر اور انتہا پسند وزیر ایتمار بن گویر بھی شامل تھے۔ ترک استغاثہ نے متعدد جرائم کی دستاویزات بھی جمع کیں جن میں معصوم بچی ہند رجب کا قتل شامل ہے جس پر سیکڑوں گولیاں برسائی گئیں۔ اس کے علاوہ سات اکتوبر کے بعد قتل و غارت میں تیزی المعمدانی ہسپتال کا قتل عام اور غزہ کی پٹی میں ہسپتالوں اور طبی تنصیبات کی تباہی بھی شامل ہے جن میں ترک فلسطینی دوستی ہسپتال پر بمباری بھی شامل ہے۔

گویلی کی لاش کے کوآرڈینیٹس تین ہفتے پہلے دیے تھے، قابض اسرائیل نے دانستہ تاخیر کی: ابوحمزہ

غزہ: اسلامی جہاد کے عسکری ونگ سرایا القدس کے ترجمان ابوحمزہ نے بتایا ہے کہ سرایا القدس نے تین ہفتے قبل ہی قابض اسرائیلی قیدی ران گویلی کی لاش کے درست کوآرڈینیٹس ثالثوں کے حوالے کر دیے تھے۔ یہ اقدام اس وقت دستیاب ہونے والی نئی معلومات کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔

ابوحمزہ نے ٹیلیگرام پر جاری اپنے بیان میں واضح کیا کہ قابض اسرائیل نے دانستہ طور پر رابطہ کاری اور تلاش کے عمل میں ٹال مٹول سے کام لیا حالانکہ ثالثوں کو مکمل کوآرڈینیٹس فراہم کر دیے گئے تھے۔

اس سے قبل کل سوموار کو قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ اسے غزہ کی پٹی میں آخری قیدی ران گویلی کی لاش مل گئی ہے۔

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس موقع پر اس بات کی تصدیق کی کہ مزاحمت نے قابض اسرائیلی قیدی کی لاش کی تلاش کے معاملے میں بھرپور کوششیں کیں اور ثالثوں کو لمحہ بہ لمحہ ضروری معلومات فراہم کیں جس کے نتیجے میں لاش تک پہنچنا ممکن ہوا۔ یہ تمام اقدامات قومی ذمے داری کے احساس اور طے شدہ معاہدوں کی پاسداری کے تحت کیے گئے۔ حماس نے اس امر پر بھی زور دیا کہ یہ پیش رفت سیز فائر معاہدے کے پہلے مرحلے کی تمام ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے سلسلے کی کڑی ہے اور مزاحمت نے اپنی تمام تر ذمہ داریاں واضح اور ذمہ دارانہ انداز میں نبھائی ہیں۔

ایران پر کوئی حملہ خطے میں آگ بھڑکا سکتا ہے: حزب اللہ

بیروت: حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل نعیم قاسم نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایران پر کوئی جنگ مسلط کی گئی تو یہ "اس مرتبہ پورے خطے کو آگ میں دھکیل سکتی ہے"، اور واضح کیا کہ اسلامی جمہوریہ ایران "گزشتہ 43 سال سے ہمیں حمایت فراہم کر رہا ہے اور اب بھی زمین کی آزادی کے جائز مقصد میں مدد دے رہا ہے"۔ نعیم قاسم نے کہا کہ حزب اللہ کسی بھی حال میں غیر جانبدار نہیں رہے گی اگر قابض اسرائیل اور امریکہ ایران پر حملہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حزب اللہ "موقع پر حالات کے مطابق فیصلہ کرے گی کہ کس طرح کارروائی کی جائے"۔ یہ بیانات قاسم نے لبنان کے جنوبی ضلع میں مجمع سید الشہداء اور شہر النبطیہ کے الحسینی کلب میں دو عوامی اجتماعات کے دوران دیئے، جو اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ یکجہتی کے نعرے کے تحت منعقد ہوئے۔

اپنی تقریر میں قاسم نے کہا کہ کچھ وفود حزب اللہ سے پوچھتے تھے کہ آیا وہ مداخلت کرے گی تاکہ معلوم ہو سکے کہ اسرائیل پہلے ایران پر حملہ کرے گا یا لبنان پر اور واضح کیا کہ حزب اللہ "ایران پر کسی حملے کی صورت میں غیر جانبدار نہیں رہے گی"۔

نعیم قاسم نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے امام سید علی خامنہ ای کے لیے کیے گئے دھمکی آمیز بیانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ دھمکی کسی فرد کے لیے نہیں بلکہ اس رہنما کے لاکھوں پیروکاروں کے لیے ہے اور اسی وقت حزب اللہ کے لیے براہ راست خطرہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس دھمکی کا سامنا کرنے کے لیے پوری طرح تیار رہنا اور تمام ضروری اقدامات کرنا لازمی ہے، کیونکہ امام خامنئی کو نشانہ بنانا خطے اور دنیا میں استحکام کے لیے قاتلانہ اقدام کے مترادف ہے، کیونکہ ولی فقیہ کے حامی وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ہیں۔

نعیم قاسم نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حزب اللہ ولی فقیہ کی قیادت پر مکمل یقین رکھتا ہے "ایمان اور اصول کی بنیاد پر"، اور امام سید علی خامنئی کو ولی فقیہ قرار دیا جو "امام مہدی کی غیبت میں ذمہ داری اٹھاتے ہیں اور امام معصوم کے نائب ہیں"۔

قاسم نے اپنے بیانات کے آخر میں کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا قیام اور اس کی کامیاب انقلاب امریکی اور اسرائیلی مفادات کے لیے سب سے بڑا دھچکہ ہے، اور واشنگٹن سنہ 1979ء سے ایران کے خلاف ہے کیونکہ وہ ایک آزاد اور خودمختار ملک کو برداشت نہیں کر سکتی جو دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے لیے رہنما اور مرجعیت کا مرکز ہے۔

بن گویر امریکی ایلچیوں پر سخت برہم، سموٹریچ کا غزہ پر فوجی اقتدار کا مطالبہ

غزہ: قابض اسرائیل کے حکومتی حلقوں نے سیکورٹی اور سیاسی امور سے متعلق وزارتی کونسل کے اجلاس کے دوران امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور جیرید کشنر کو سادہ لوح قرار دیا جبکہ وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ نے غزہ کی پٹی پر فوجی اقتدار مسلط کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ بات عبرانی میڈیا نے اس وقت بتائی جب غزہ کے مستقبل اور جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کے حوالے سے اندرونی مباحث جاری ہیں۔

قابض اسرائیل کے چینل 12 نے پیر کے روز انتہا پسند وزیر قومی سلامتی ایتمار بن گویر جو یہودی طاقت پارٹی کے سربراہ ہیں کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے اتوار کی شام اجلاس کے دوران کہا ہم نے اب تک حماس کو مکمل طور پر تباہ نہیں کیا اور ہمیں اسے توڑنا اور غیر مسلح کرنا ہوگا۔

بن گویر نے مزید کہا کشنر اور وٹکوف کی سادہ لوحی بہت ہو چکی ہے اور اگر رفح کراسنگ کھولی گئی تو یہ ایک بڑی غلطی اور نہایت منفی پیغام ہوگا۔ یہ بیان غزہ کی پٹی اور مصر کے درمیان سرحدی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے کی امریکی کوششوں کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔

یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب جنوری کے وسط میں جنگ بندی معاہدے کا دوسرا مرحلہ شروع ہوا جس کی شقوں میں غزہ کی پٹی میں حماس اور دیگر فلسطینی دھڑوں کو غیر مسلح کرنے کی شرط بھی شامل ہے۔ اسلامی تحریک مزاحمت حماس اپنے ہتھیاروں پر ڈٹی ہوئی ہے اور اس نے انہیں ذخیرہ یا منجمد کرنے کی تجویز پیش کی ہے جبکہ اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ فلسطینی سرزمین پر قابض اسرائیل کے قبضے کے مقابل ایک مزاحمتی تحریک ہے۔

قابض اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو جس پر غزہ میں جنگی جرائم کے باعث عالمی فوجداری عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے رفح کراسنگ کی بحالی کو اسرائیلی فوج کے سارجنٹ میجر ران گویلی کی باقیات کی تلاش کی تکمیل سے مشروط کر رہے ہیں جو غزہ کی پٹی میں آخری اسرائیلی قیدی تھا۔

قابض اسرائیلی فوج نے مئی سنہ 2024ء میں رفح کراسنگ کے فلسطینی حصے پر قبضہ کیا تھا جو امریکہ کی حمایت سے اکتوبر سنہ 2023ء میں غزہ پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ کا حصہ تھا جو لگ بھگ دو برس تک جاری رہی۔

کابینہ کے اجلاس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ سے متعلق منصوبے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد اور رفح کراسنگ کی ممکنہ بحالی پر بھی غور کیا گیا۔ یہ اجلاس اس ملاقات کے بعد ہوا جو نیتن یاھو نے ہفتے کی شام کوشنر اور وٹکوف کے ساتھ آئندہ اقدامات پر مشاورت کے لیے کی تھی جبکہ کئی وزرا نے اس منصوبے کی مخالفت کی۔

اسی تناظر میں چینل 12 نے وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ جو مذہبی صہیونیت پارٹی کے سربراہ ہیں کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے اجلاس میں کہا اگر ہم غزہ پر فوجی اقتدار قائم نہیں کرتے تو اس کا مطلب فلسطینی ریاست کا قیام ہوگا۔

دوسری جانب اسی پارٹی سے تعلق رکھنے والی وزیر آبادکاری اوریت ستروک نے کہا ہم غزہ کو اپنے بچوں کے خون کے بدلے فلسطینی اتھارٹی کے حوالے کر رہے ہیں۔

لیکود پارٹی سے تعلق رکھنے والی وزیر مواصلات میری ریگیو نے بھی اسی مؤقف کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ غزہ میں حکومت نہ حماس ہو اور نہ فلسطینی اتھارٹی۔ یہ بیان غزہ میں کسی بھی فلسطینی سیاسی انتظام کے انکار کی واضح عکاسی کرتا ہے۔

یہ بیانات قابض اسرائیل کی حکومت کے اندر غزہ کے مستقبل پر بڑھتی ہوئی خلیج کو ظاہر کرتے ہیں جہاں ایک طرف امریکہ اور عالمی دباؤ کے تحت کشیدگی میں کمی کی کوششیں جاری ہیں جبکہ دوسری جانب انتہا پسند دائیں بازو فوجی کنٹرول کے پھیلاؤ اور کسی بھی فلسطینی سیاسی حل کو یکسر مسترد کرنے پر اڑا ہوا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

بدل رہا موسم چکر

ہمالیہ کے علاقوں میں عموماً نومبر دسمبر میں برف باری ہوتی ہے۔ یہ ایک عام چکر سمجھا جاتا ہے جو شمالی ہندوستانی ریاستوں میں سردی کو بڑھاتا ہے۔ تاہم اس سال اتراکھنڈ، ہماچل پردیش اور کشمیر میں دیر سے برف باری ہوئی ہے اور اس کی روشنی میں محکمہ موسمیات نے دہلی سمیت شمال مغربی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں کم سے کم درجہ حرارت میں کمی کی پیش گوئی کی ہے۔ درجہ حرارت میں معمولی اتار چڑھاؤ کو موسم کے لحاظ سے عام سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اس سال ہمالیائی علاقوں میں برف باری میں تاخیر نے قدرتی طور پر ماہرین ماحولیات کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ تاہم اب پہاڑی علاقوں میں برف باری اور بارش ہوئی ہے۔ لیکن اس سال، موسم کی تبدیلی اور پہاڑی ریاستوں میں تاخیر سے ہونے والی برف باری کو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے براہ راست اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اتراکھنڈ کے اونچائی والے علاقوں میں جنوری کے آخر میں پہلی برف باری ہوئی۔ اسی طرح ہماچل پردیش اور کشمیر کے شملہ میں بھی پہلی برف باری ہوئی، جس میں تقریباً دو ماہ کی تاخیر ہوئی۔ واضح طور پر، ان علاقوں میں کچھ دنوں تک شدید سردی واپس آسکتی ہے، اور لوگوں کو اس کے مطابق احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ موسم کی اپنی حرکیات ہوتی ہے، اور اس کا دورانیہ مختلف عوامل کی وجہ سے بدل سکتا ہے۔ اگر یہ قدرتی وجوہات کی وجہ سے ہوتا تو یہ زیادہ تشویش کا باعث نہیں ہوتا۔ تاہم، اس سال ہمالیہ کے بڑے علاقوں میں برف باری میں نمایاں کمی موسمیاتی تبدیلی کے وسیع اثرات کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ متعدد جائزے سامنے آئے ہیں کہ ہمالیہ، جسے صدیوں سے ہندوستان کے موسمیاتی دور کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، ایک سنگین بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ پچھلے کچھ سالوں سے، ہمالیہ کے علاقے میں سردیوں کے موسم میں بھی، توقع سے کافی کم برف باری ہو رہی ہے۔ خاص طور پر اس موسم میں جب پہاڑ مکمل طور پر برف سے ڈھکے ہوتے تھے، اب برف باری میں غیر معمولی تاخیر ہوتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہمالیائی خطہ بہت سے دریاؤں کا منبع ہے اور اس طرح پہاڑوں سے لے کر میدانی علاقوں تک لوگوں کی زراعت اور معاش کا ایک بڑا حصہ انہی پر منحصر ہے۔ تاہم، یہ خطہ، جو کبھی مون سون اور حیاتیاتی تنوع کا مرکز تھا، اب سخت سردیوں میں بھی برف باری نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی کا سامنا کر رہا ہے، جس کا ماحولیاتی نظام پر اثر ہونا یقینی ہے۔ اب اسے موسم میں کچھ معمول کے اتار چڑھاؤ کے بجائے موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں دیکھا جا رہا ہے۔ گلوبل وارمنگ کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ سردیوں کے موسم میں کچھ برف باری بھی ہو تو پگھل جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے گلیشیئر سکڑ جاتے ہیں، جو پہاڑوں کے استحکام کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حالیہ برسوں میں پہاڑی علاقوں میں آفات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

آئین کی بالادستی اور گنگا جمنی تہذیب کا امتحان

سید شاہ واصف حسن واعظی

لکھنؤ کی شناخت محض ایک شہر کی نہیں، بلکہ ایک تہذیب، ایک روایت اور ایک فکری وراثت کی ہے۔ یہی شہر گنگا جمنی تہذیب کی علامت رہا ہے، جہاں اختلاف کے باوجود احترام، اور تنوع کے باوجود ہم آہنگی قائم رہی۔ افسوس کہ آج یہی لکھنؤ، اور اس کا معتبر طبی ادارہ کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی، تعلیم اور علاج کے بجائے ایسے تنازعات کی زد میں ہے جو اداروں کی ساکھ، آئینی قدروں اور سماجی ہم آہنگی، تینوں کے لیے ایک کڑا امتحان بن چکے ہیں۔

اس پورے معاملے کا آغاز ایک سنگین بدعنوانی کے الزام سے ہوا، جس میں یونیورسٹی کے ایک اعلیٰ افسر اور ان کے اہلِ خانہ کا نام سامنے آیا۔ تحقیقات میں یہ بات واضح ہوئی کہ جس نجی کمپنی کو سرکاری ٹینڈر دیا گیا تھا، اسی کمپنی کی سہولیات سے متعلقہ افراد فائدہ اٹھا رہے تھے۔ یہ محض اخلاقی لغزش نہیں تھی بلکہ مفادات کے ٹکراؤ کا ایسا معاملہ تھا جس پر سوال اٹھنا فطری تھا۔ قائم کی گئی جانچ کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ میں اس بے ضابطگی کی تصدیق کی اور ذمہ داروں کو قصوروار قرار دیا۔ لیکن اصل بحران اس وقت پیدا ہوا جب اس رپورٹ پر کارروائی کے حوالے سے اتفاق رائے قائم نہ ہوسکا۔ کہا جاتا ہے کہ معاملے کو دبانے کی کوششیں ہوئیں، مگر یونیورسٹی کی اعلیٰ سطح پر اس پر شدید اختلاف سامنے آیا۔ یہی اختلاف بعد میں ادارہ جاتی تصادم میں بدل گیا، جس نے تعلیمی ماحول کو سیاست اور طاقت کی کشمکش کا میدان بنا دیا۔

صورتحال اس وقت مزید پیچیدہ ہو گئی جب ایک آئینی ادارے کو اس تنازعے میں شامل کیا گیا۔ نیت کچھ بھی رہی ہو، مگر نتیجہ یہ نکلا کہ کیمپس کا ماحول شدید تناؤ کا شکار ہو گیا۔ احتجاج، نعرے بازی، توڑ پھوڑ اور خوف کی فضا نے اس علمی ادارے کی وقار کو مجروح کیا۔ ڈاکٹر، اساتذہ اور ملازمین ایک پلیٹ فارم پر آ گئے اور معاملہ ایف آئی آر کی دہلیز تک جا پہنچا۔ حالات اس قدر بگڑ گئے کہ بالآخر ریاستی انتظامیہ کو مداخلت کرنی پڑی تاکہ معاملہ بے قابو نہ ہو۔ اس پورے منظرنامے میں سیاست کا دخل بھی نظر آیا۔ الزامات اور جوابی الزامات کا ایسا سلسلہ چلا جس میں بعض افراد اور اداروں کو بغیر ٹھوس ثبوت کے نشانہ بنایا گیا۔ سیاسی سرپرستی کے تاثر نے شکوک و شبہات کو مزید گہرا کیا، اور بعض تنظیموں کی تحریکوں کا اچانک رک جانا اس شبہے کو جنم دینے لگا کہ کہیں اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کی کوشش تو نہیں کی جا رہی۔ یہی وہ مرحلہ تھا جہاں سوال اٹھا کہ اتنا بڑا تنازعہ اچانک خاموش کیسے ہو گیا؟ بہت سے مبصرین کا خیال ہے کہ بدعنوانی کے بنیادی مسئلے سے نظریں ہٹانے کے لیے بحث کا رخ ایک انتہائی حساس سمت میں موڑ دیا گیا۔ یونیورسٹی کی حدود میں موجود صدیوں پرانی مذہبی یادگاریں اور مزار اس نئی بحث کا مرکز بن گئیں۔

> **یہ معاملہ ہمیں ایک اور سبق بھی دیتا ہے کہ آئین کی بالادستی کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہے۔ جب قانون کا احترام نہ ہو، جب عدالتی یا انتظامی احکامات پر عمل نہ کیا جائے، اور جب طاقتور افراد ذاتی مفادات کے لیے قوانین کو توڑنے کی کوشش کریں، تو نتیجہ ہرگز تعمیری نہیں ہوسکتا۔ آئین ہی وہ واحد ضامن ہے جو ہمیں ذاتی اور ادارہ جاتی طاقت کے کھیل سے بچا سکتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔**

انہیں یہ کہہ کر نوٹس دیے گئے کہ ان کی تعمیر کی اجازت نہیں لی گئی تھی، حالانکہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ یہ مزارات اس دور کے ہیں جب نہ موجودہ یونیورسٹی تھی اور نہ ہی آج کا اجازت ناموں کا نظام۔

یہ مزارات محض عبادت گاہیں نہیں بلکہ لکھنؤ کی مشترکہ تہذیبی روایت کی علامت ہیں، جہاں ہر مذہب اور طبقے کے لوگ عقیدت کے ساتھ حاضری دیتے رہے ہیں۔ یہی وہ روایت ہے جس نے اس شہر کو نفرت کے بجائے محبت، اور تقسیم کے بجائے اشتراک کا پیغام دیا۔ لکھنؤ کی یہ تہذیب ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اختلافات کے باوجود مشترکہ اقدار کی حفاظت ممکن ہے اور یہ حفاظت صرف قانون کی بالادستی سے ممکن ہو سکتی ہے۔ قانونی نقطۂ نظر سے بھی یہ معاملہ نہایت واضح ہے۔ تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ یہ مذہبی مقامات 1947 سے بہت پہلے سے موجود ہیں۔ ملک کا پلیسز آف وارشپ ایکٹ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ آزادی کے وقت جو مذہبی حیثیت تھی، اسے برقرار رکھا جائے گا۔ مزید یہ کہ وقف قوانین کے تحت بھی ایسے مقامات کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ اس تناظر میں انہیں غیر قانونی قرار دینا، نقصان پہنچانا یا ہٹانے کی بات کرنا نہ صرف آئینی روح کے خلاف ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کے لیے بھی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ صرف ادارہ جاتی یا قانونی اقدامات کافی نہیں، سماج کو بھی اپنے رویوں پر نظر رکھنی ہوگی۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ گنگا جمنی تہذیب صرف تاریخی روایت نہیں بلکہ ایک ایسا اخلاقی اور سماجی فریم ورک ہے جو ہمیں اختلافات کے باوجود احترام اور ہم آہنگی سکھاتا ہے۔ یہ تہذیب ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ طاقت، سیاست یا ذاتی مفادات کی بنیاد پر کسی بھی معاشرتی ادارے یا مذہبی مقام کی توقیر کو نقصان پہنچانا نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ معاشرتی انتشار کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اداروں کی کمزوری اور سیاسی مداخلت کے نتیجے میں علمی ادارے صرف تنازعات کا میدان نہیں بنتے بلکہ نوجوان ذہنوں کے لیے خطرہ بھی بن جاتے ہیں۔ یونیورسٹیوں اور ہسپتالوں جیسے ادارے معاشرت کے ستون ہیں، اور اگر یہ ستون سیاسی یا ذاتی مفادات کی بھینٹ چڑھ جائیں تو سماجی توازن بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شہری، ہر استاد، اور ہر طالب علم کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ اداروں کی شفافیت اور قوانین کی پاسداری میں ہماری دلچسپی محض رسمی نہیں بلکہ بنیادی ضرورت ہے۔

یہ معاملہ ہمیں ایک اور سبق بھی دیتا ہے کہ آئین کی بالادستی کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہے۔ جب قانون کا احترام نہ ہو، جب عدالتی یا انتظامی احکامات پر عمل نہ کیا جائے، اور جب طاقتور افراد ذاتی مفادات کے لیے قوانین کو توڑنے کی کوشش کریں، تو نتیجہ ہرگز تعمیری نہیں ہوسکتا۔ آئین ہی وہ واحد ضامن ہے جو ہمیں ذاتی اور ادارہ جاتی طاقت کے کھیل سے بچا سکتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔

لہٰذا آج جبکہ ماحول نازک ہے، سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ شفافیت کو یقینی بنایا جائے، اصل مسائل سے نظریں نہ چرائی جائیں، اور اس سرزمین کی اس مشترکہ تہذیب کی حفاظت کی جائے جس نے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ جینا سکھایا ہے۔ گنگا جمنی تہذیب محض ماضی کی کہانی نہیں، بلکہ حال اور مستقبل کی ضرورت ہے، اور اسے بچانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ تعلیم، صحت، قانون اور مذہبی آزادی کے معاملے میں ہم سب کو سمجھداری، شفافیت اور قانون کی بالادستی کے اصولوں کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ یہی راستہ ہے جس سے ہم اپنے معاشرتی اداروں کو مضبوط، سماجی ہم آہنگی کو قائم اور تہذیبی وراثت کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم آج اس درس کو نظرانداز کریں تو گنگا جمنی تہذیب کی روح خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

○○○

کیا ڈالر کی عالمی حکمرانی خطرے میں ہے؟: عالمی معیشت پر امریکی غلبے کی کہانی

سی. اے. ایس آئی مہدی نہال

دوسری عالمی جنگ سے پہلے عالمی تجارت میں برطانوی پاؤنڈ اسٹرلنگ سب سے اہم کرنسی تھی، کیونکہ اس وقت برطانیہ دنیا کی سب سے بڑی صنعتی اور نوآبادیاتی طاقت تھا اور لندن دنیا کا بڑا مالیاتی مرکز تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد برطانیہ کی معیشت کمزور ہو گئی، جبکہ امریکہ جنگ کے بعد سب سے مضبوط معیشت کے طور پر سامنے آیا۔ 1944 میں بریٹن ووڈز معاہدے کے تحت امریکی ڈالر کو سونے کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور دوسرے ملکوں کی کرنسیاں ڈالر سے منسلک کر دی گئیں۔ اسی وجہ سے ڈالر عالمی تجارت اور ریزرو کرنسی بن گیا، کیونکہ امریکہ کے پاس سب سے زیادہ سونے کے ذخائر تھے معیشت مستحکم تھی، اور دنیا بھر میں اس کی تجارت اور سرمایہ کاری کا گہرا اثر تھا۔

بریٹن ووڈز معاہدہ کیا ہے؟ بریٹن ووڈز معاہدہ 1944 میں امریکہ کی ریاست نیو ہیمپشائر کے مقام بریٹن ووڈز میں ہونے والا ایک بین الاقوامی مالیاتی معاہدہ تھا، جس میں 44 ممالک نے حصہ لیا۔ اس معاہدے کا مقصد دوسری عالمی جنگ کے بعد عالمی معیشت کو مستحکم کرنا۔ اس معاہدے کے تحت امریکی ڈالر کو سونے کے ساتھ جوڑ دیا گیا (1 اونس سونا =35 ڈالر) اور دوسرے ممالک کی کرنسیوں کو ڈالر سے منسلک کیا گیا، تاکہ عالمی تجارت میں استحکام آئے۔

اسی معاہدے کے تحت آئی ایم ایف (بین الاقوامی مالیاتی فنڈ) اور ورلڈ بینک جیسے ادارے قائم کیے گئے، اور اسی وجہ سے امریکی ڈالر دنیا کی سب سے اہم بین الاقوامی کرنسی بن گیا۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد جب یورپ اور ایشیا کی معیشتیں تباہ ہو چکی تھیں، اُس وقت امریکہ ایک مضبوط معاشی طاقت کے طور پر سامنے آیا۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور 1944 کے بریٹن ووڈز معاہدے کے ذریعے ڈالر کو سونے کے ساتھ جوڑ کر عالمی مالیاتی نظام کی بنیاد بنا دی گئی۔ سن 1971 میں گولڈ اسٹینڈرڈ ختم کر دیا گیا اور فیاٹ کرنسی سسٹم متعارف ہوا۔ فیاٹ کرنسی وہ مالی نظام ہے جس میں کرنسی کی قدر کسی جسمانی چیز (جیسے سونا یا چاندی) سے نہیں بلکہ حکومت کے حکم اور عوام کے اعتماد پر ہوتی ہے۔

امریکہ کی معاشی طاقت، سیاسی اتحادوں اور ڈالر پر مبنی تجارتی نظام نے اسے دنیا کی سب سے اہم ریزرو کرنسی بنائے رکھا۔ مغربی ممالک نے ڈالر کا استعمال صرف تجارت تک محدود نہیں رکھا، بلکہ جغرافیائی سیاست، علاقائی کشیدگی اور تقسیم کو بڑھا کر دوسرے ممالک کو مالی اور فوجی طور پر اپنے نظام پر انحصار کرنے پر مجبور رکھا، جس سے ایشیا جیسے خطوں میں متحد معاشی طاقت کی ترقی رک گئی۔

بین الاقوامی لین دین میں ڈالر کی لازمی حیثیت نے امریکہ کو یہ غیر معمولی طاقت دی کہ وہ بغیر سونے یا کسی اور ذخیرے کے کرنسی چھاپ سکے، فیڈرل ریزرو کے ذریعے دنیا بھر کی منڈیوں پر اثر انداز ہو سکے، اور پابندیوں جیسے ہتھیاروں سے اپنی خارجہ پالیسی نافذ کر سکے۔ اسی وجہ سے ڈالر کی علامتی اور حقیقی بالادستی آج بھی عالمی نظام کے مرکز میں قائم ہے۔

ڈالر کی عالمی بالادستی نے امریکہ کی خوشحالی کو گہرائی سے مضبوط کیا ہے اور اسے معاشی طور پر خاص فائدے دیے ہیں۔ اس نظام کی وجہ سے امریکہ نہ صرف اپنے ملک کے اندر بلند معیار زندگی برقرار رکھ سکا، بلکہ سرکاری سبسڈی اور گرانٹس کے ذریعے سستی تعلیم اور شہریوں کے لیے بہتر صحت کی سہولتیں بھی ممکن ہوسکیں۔ ڈالر کی مضبوط حیثیت نے امریکہ کو یہ صلاحیت دی کہ وہ دنیا بھر سے، خاص طور پر چین جیسے ممالک سے، سستی اشیاء درآمد کر سکے، جہاں کم لاگت اور بڑی محنت کش افرادی قوت کی وجہ سے پیداوار بہت سستی ہوتی ہے۔ الیکٹرانکس، کپڑے اور دیگر صارفین کی اشیاء زیادہ تر چین میں تیار ہوتی ہیں، جنہیں امریکی کمپنیاں اپنے نام سے دوبارہ پیش کر کے امریکی بازار میں زیادہ منافع کے ساتھ فروخت کرتی ہیں۔

اس عمل سے امریکی کمپنیوں کے منافع بڑھتے ہیں، قومی دولت میں اضافہ ہوتا ہے، اور ایک ایسا معاشی چکر بنتا ہے جو امریکہ کے جدید اور سہولتوں سے بھرپور طرز زندگی کو مسلسل سہارا دیتا ہے۔

لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کچھ ممالک نے ڈالر کے بجائے اپنی قومی کرنسی میں تجارت کرنے کی کوشش کی، جو امریکہ کو پسند نہیں آئی، اور اس کے نتائج اُن ممالک کو بھگتنا پڑے۔ امریکہ ڈی ڈالرائزیشن کو اس لیے پسند نہیں کرتا کیونکہ اس وقت امریکی ڈالر دنیا کی ریزرو کرنسی ہے، اور زیادہ تر تیل، عالمی تجارت اور قرضے ڈالر میں ہی ہوتے ہیں۔ اس سے امریکہ کو سستا قرض، عالمی اثر و رسوخ، اور پابندیاں لگانے کی طاقت ملتی ہے، اسی لیے وہ چاہتا ہے کہ ڈالر مضبوط رہے۔

اگر ڈالر کے علاوہ کسی اور کرنسی میں لین دین کیا جائے اور جیو پولیٹکس میں امریکہ کے مفادات سے ٹکراؤ ہو، جیسے عراق، لیبیا، ایران یا روس کے معاملات میں دیکھا گیا، تو امریکہ اسے ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے اس کی بالادستی کمزور ہوسکتی ہے۔

چین، بھارت اور برازیل جیسے ممالک آہستہ آہستہ مقامی کرنسیوں میں تجارت کر رہے ہیں اور برکس جیسے متوازی نظام بھی بنا رہے ہیں، لیکن وہ امریکہ سے براہ راست ٹکراؤ سے بچ رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ان پر جنگ یا حکومت کی تبدیلی کا خطرہ نہیں ہوتا، بلکہ زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

یہ بات بھی کسی حد تک درست ہے کہ جس ملک نے ڈالر کے بجائے کسی اور کرنسی میں تجارت کرنے کا سوچا، اُسے امریکہ کی ناراضی کا سامنا کرنا پڑا۔ سن 2000 میں عراق نے تیل یورو میں بیچنا شروع کیا، جو ڈالر کے لیے ایک علامتی چیلنج تھا۔ اسی طرح کرنل قذافی سونے پر مبنی افریقی کرنسی (دینار) کی بات کر رہے تھے اور افریقہ کو آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے آزاد کرنا چاہتے تھے، لیکن اس کی قیمت انہیں چکانی پڑی۔

روس، چین، ایران اور کچھ حد تک بھارت کے درمیان ڈی ڈالرائزیشن یا امریکی ڈالر پر کم انحصار کی بات ہو رہی ہے، لیکن پوری تصویر ابھی واضح نہیں ہے۔ روس نے اپنے قابلِ اعتماد شراکت دار چین کے ساتھ تجارت میں امریکی ڈالر کا استعمال کم کیا ہے اور اپنی قومی کرنسیوں، یعنی روبل اور یوآن میں براہ راست لین دین بڑھایا ہے۔ چین بھی اپنے ڈیجیٹل یوآن کو فروغ دے رہا ہے اور روس جیسے شراکت داروں کے ساتھ ڈالر پر مبنی ادائیگیوں کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایران نے بھی امریکی کرنسی کو بائی پاس کرنے کا خیال دوبارہ پیش کیا ہے، خاص طور پر تیل اور تجارتی معاہدوں میں، لیکن اس میں پیش رفت ابھی محدود ہے۔

بھارت بھی دوطرفہ تجارت میں روپے کے استعمال کو بڑھا رہا ہے، جیسے روس کے ساتھ روپیہ / روبل نظام، لیکن یہ قدم ڈی ڈالرائزیشن سے زیادہ کرنسی کی تنوع اور تجارت کو آسان بنانے کا حصہ ہے۔ برکس اجلاس میں متبادل ادائیگی نظام اور امریکی ڈالر پر کم انحصار پر بات ہوئی ہے، مگر ابھی تک کوئی مشترکہ برکس کرنسی وجود میں نہیں آئی۔

امریکہ نے ڈالر کی بالادستی کو چیلنج کرنے والے ممالک پر ردعمل بھی دیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے خبردار کیا تھا کہ اگر برکس ممالک ڈالر کے متبادل کا کوئی نظام بناتے ہیں تو ان پر ٹیرف لگائے جا سکتے ہیں، جو سیاسی دباؤ اور تجارتی کشیدگی کی ایک شکل ہے۔

برکس کے علاوہ، دوسرے علاقائی اتحاد اور دوطرفہ معاہدے بھی ڈالر کے متبادل کو فروغ دینے کے لیے ابھر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقی یونین اپنے رکن ممالک کے درمیان تجارت میں افریقی کرنسیوں کے استعمال پر غور کر رہی ہے، تاکہ پورے براعظم میں معاشی یکجہتی کو فروغ دیا جا سکے۔ اسی طرح جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) بھی تجارت میں علاقائی کرنسیوں کے استعمال کو بڑھانے کے طریقوں پر سوچ رہی ہے، تاکہ ایشیا میں معاشی اتحاد مضبوط ہوسکے۔

بھارت اور چین جیسے ممالک اپنی ڈیجیٹل کرنسیاں، جیسے ڈیجیٹل روپیہ اور ڈیجیٹل یوآن، تیار کر رہے ہیں، جنہیں ملکی اور بین الاقوامی لین دین دونوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اور اس سے ڈالر کے بطور درمیانی کرنسی استعمال کی ضرورت کم ہوسکتی ہے۔

ڈی ڈالرائزیشن کو سپورٹ کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ علاقائی مالیاتی اداروں کو مضبوط بنایا جائے، جو مقامی کرنسیوں میں لین دین کو آسان بنا سکیں۔ علاقائی ترقیاتی بینک، ادائیگی کے نظام، اور مالیاتی ریگولیٹری فریم ورک قائم کیے جائیں، تاکہ یہ ممالک ڈالر پر انحصار کیے بغیر تجارت اور مالی لین دین کے لیے ضروری ڈھانچہ حاصل کر سکیں۔ ایسے مالیاتی ادارے بنائے جانے چاہئیں جو رکن ممالک کی ضروریات کے مطابق فنڈنگ اور مالی خدمات فراہم کر سکیں۔

□□□

طاہر فراز: کلاسیکی روایت اور عصری شعور کا شاعر

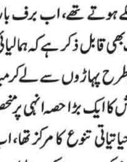

پروفیسر مشتاق احمد

اردو غزل کی روایت ایک زندہ، متحرک اور مسلسل ارتقا پذیر روایت ہے۔ اس روایت میں ہر عہد نے اپنے نمائندہ شعرا پیدا کیے ہیں کچھ وہ جو انقلاب کا نعرہ بنے، کچھ وہ جو تجربے کی علامت ٹھہرے، اور کچھ وہ جو خاموشی، وقار اور تہذیبی تسلسل کے علم بردار رہے۔ طاہر فراز (29 اپریل 1953ء۔ 24 جنوری 2026ء) کا شمار ان ہی شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے کسی تحریک یا نظریے کا پرچم اٹھائے بغیر، محض اپنی شاعری کے ذریعے ایک معتبر اور پائیدار مقام حاصل کیا۔ طاہر فراز کی وفات صرف ایک مشہور شاعر کی رحلت نہیں بلکہ اردو غزل کی اس شائستہ روایت کا ایک باب بند ہونا ہے جس میں لفظ چیختا نہیں، بولتا ہے؛ جذبہ بکھرتا نہیں، ٹھہرتا ہے اور فکر نعرہ نہیں بنتی بلکہ معنی میں ڈھلتی ہے۔ ان کی شاعری خصوصاً مجموعۂ کلام ''کشکول'' (اشاعت 2004ء) اس بات کا ثبوت ہے کہ جدید دور میں بھی کلاسیکی اقدار کے ساتھ غزل کہنا ممکن ہے۔

طاہر فراز کی شاعری کو ان کی شخصیت سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کی طبیعت میں درویشی، انکسار اور تہذیبی شائستگی نمایاں تھی۔ یہی اوصاف ان کی غزل میں منتقل ہو گئے۔ وہ خودنمائی، لسانی کرتب اور غیر ضروری جدت کے قائل نہیں تھے۔ ان کا تخلیقی دور وہ تھا جب اردو غزل ایک طرف جدیدیت کی علامتی پیچیدگیوں میں الجھ چکی تھی اور دوسری طرف مشاعروں میں سطحی جذباتیت کا غلبہ تھا۔ طاہر فراز نے ان دونوں کے بیچ ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس میں روایت کی پاسداری بھی تھی اور عہد کا شعور بھی۔

''کشکول'' طاہر فراز کا واحد مگر نہایت اہم مجموعۂ کلام ہے۔ ''کشکول'' صوفیانہ روایت میں قناعت، فقر اور خودسپردگی کی علامت ہے۔ یہی علامت اس مجموعے کی غزلوں میں فکری سطح پر مسلسل موجود رہتی ہے۔ یہاں شاعر مانگنے والا نہیں بلکہ قبول کرنے والا ہے زندگی کو اس کے تلخ و شیریں تجربات کے ساتھ قبول کرنے والا عاشقانہ کرب کے ساتھ ساتھ وجودی بے بسی اور انسانی کم مائیگی کا اعتراف بھی ہے۔

طاہر فراز کی غزل کا بنیادی وصف اس کی کلاسکیت ہے۔ ان کے یہاں بحر، ردیف، قافیہ اور آہنگ میں ایک فطری توازن پایا جاتا ہے۔ وہ نہ بحر توڑتے ہیں، نہ زبان کو بوجھل بناتے ہیں:

ہاتھوں میں کشکول زباں پر تالا ہے
اپنے جینے کا انداز نرالا ہے

یہ شعر میر کی اخلاقی روایت اور غالب کے فکری وقار کی یاد دلاتا ہے، مگر انداز مکمل طور پر طاہر فراز کا اپنا ہے۔ طاہر فراز کی زبان شستہ، سادہ اور تہذیبی رکھ رکھاؤ کی حامل ہے۔ ان کے یہاں نہ بازاریت ہے، نہ تجرباتی ابہام۔ وہ عام لفظوں میں خاص بات کہتے ہیں:

خود کو پڑھتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں
اک ورق روز موڑ دیتا ہوں

یہ سادگی دراصل فنی پختگی کی علامت ہے۔ طاہر فراز کے یہاں عشق صرف جسمانی یا جذباتی تجربہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی واردات ہے۔ ان کے اشعار میں عشق انسان کو نرم، شفاف اور باطن کی طرف مائل کرتا ہے:

ہو سکے تو عکس لوٹا دے مجھے
آئینے مجھ سے مرا پیکر نہ مانگ

یہ شعر جدید سماج میں رشتوں کی مصنوعی فضا پر نہایت بامعنی تنقید ہے۔ طاہر فراز کی غزل کا بڑا موضوع انسانی تعلقات ہیں ان کی ناپائیداری، خودغرضی اور بکھرتا انسانی معاشرے کا شیرازہ ایک المیہ بن جاتا ہے:

اس قدر زخم ہیں نگاہوں میں
روز اک آئینہ توڑ دیتا ہوں

یہ شعر جدید سماجی زندگی کی ایک مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ کشکول میں تصوف کسی فلسفیانہ موشگافی کے بجائے عملی اور تجرباتی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے:

مری خانہ بدوشی سے پوچھے کوئی
کتنا مشکل ہے اس کو گھر بولنا

یہ صوفیانہ خاموشی اور عصری بے اعتباری دونوں کی علامت ہے۔ طاہر فراز کا کمال یہ ہے کہ وہ سماج کے زخموں کو دیکھتے ہیں مگر چیختے نہیں۔ ان کا احتجاج نرم، مہذب اور دیرپا ہے:

ہم سے پہلے بھی مسافر کئی گزرے ہوں گے
کم سے کم راہ کے پتھر تو ہٹاتے جاتے

یہ شعر تہذیبی ذمہ داری اور تاریخی شعور کی نمائندگی کرتا ہے۔ اردو شاعری میں کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مشاعرے میں بھی مقبول ہوں اور کتاب میں بھی معتبر۔ طاہر فراز اس قلیل صف میں شامل ہیں:

دیکھ کر تجھ کو ترا اک گناہ یاد آیا
میں نے دیکھا تھا کبھی خود کو بھی اچھا ہو کر

یہ شعر ترنم میں بھی اثر رکھتا ہے اور مطالعے میں بھی۔ طاہر فراز اردو غزل کے ان شاعروں میں ہیں جنہوں نے ثابت کیا کہ روایت آج بھی زندہ ہے بشرطیکہ اسے خلوص اور فنی شعور کے ساتھ برتا جائے۔ وہ نہ کسی تحریک کے ترجمان تھے، نہ کسی گروہ کے اسیر، بلکہ خود ایک مکمل تہذیبی حوالہ تھے۔ طاہر فراز کی غزلیہ شاعری اردو ادب میں شائستگی، وقار اور معنوی گہرائی کی ایک روشن مثال ہے۔ کشکول ان کے فکری، روحانی اور فنی سفر کا آئینہ دار ہے۔ ان کی وفات اردو غزل کا ایک خاموش مگر مضبوط ستون گرا دینے کے مترادف ہے، مگر ان کے اشعار آج بھی زندہ ہیں، کیونکہ:

جب کبھی بولنا وقت پر بولنا
مدتوں سوچنا مختصر بولنا

طاہر فراز اب ہمارے درمیان نہیں، مگر ان کی غزل اردو ادب کی اس روایت میں ہمیشہ زندہ رہے گی جہاں لفظ عبادت بن جاتا ہے اور شاعری خاموش دعا کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ چند منتخب اشعار ملاحظہ کیجئے:

محسوس کر رہا ہوں میں خوشبو کی بازگشت
شاید ترے لبوں پہ مرا نام آگیا

☆

وہ سر بھی کاٹ دیتا تو ہوتا نہ کچھ ملال
افسوس یہ ہے اُس نے مری بات کاٹ دی

☆

یہ کس کی آہٹوں کا ہمیں انتظار ہے
دھڑکن بھی دل کی اب تو سماعت پہ بار ہے

☆

لہو کی چیخیں بھی مجھ کو سنائی دے نہ سکیں
فصیلِ جسم پہ دیتے رہے صدا پتھر
جلتی ریت کی پیشانی کو بوسہ دوں
دریاؤں کے دل میں اتر کر پیاس لکھوں

☆

وہ جو ٹھوکر نہ لگاتا مجھ کو
میں کسی راہ کا پتھر ہوتا

☆

بدلنا چاہتی ہے در مری آوارگی اکثر
مگر وہ ہے کہ مجھ کو در بدر ہونے نہیں دیتا

☆

چاند کو جب سے الجھایا ہے شاخوں نے
پیڑ کے نیچے بے ترتیب اجالا ہے

☆

اُس نے الجھا دیا دنیا میں مجھے
ورنہ اک اور قلندر ہوتا

☆

مری صحبت کا اثر نکلا
اُس کے کاندھے پہ میرا سر نکلا

☆

زندگی تعاقب میں ترے ہم
اتنا چلتے ہیں کہ مر جاتے ہیں

☆

تشنگی میرے تعاقب میں ہے جانے کب سے
اپنی ان جھیل سی آنکھوں میں چھپا لے مجھ کو

☆

کیسے مانوں کہ زمانے کی خبر رکھتی ہے
گردشِ وقت تو بس مجھ پہ نظر رکھتی ہے

☆

اب اس سے بڑھ کے سزا اور کیا ہماری ہے
تمہارے عہد میں جو زندگی گزاری ہے

☆

میں خستہ حال ہوں تو تعجب ہے کس لئے
فرہاد کو بھی عشق نے مزدور کردیا
منصف نے بعد قتل مرے ہنس کے یوں کہا
ہم نے تمہارے قتل کو دستور کردیا

مذکورہ اشعار کی قرأت سے بہ آسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ان اشعار میں نہ صرف کلاسکیت کی زیریں لہریں ہیں، شعریت کی ترنگ ہے، علامتوں اور استعاروں کے نئے تجربے ہیں بلکہ موضوعی اعتبار سے عصری حسیت کی زخم خوردہ روح بھی ہے۔ اس لئے طاہر فراز کی شاعری کو صرف مشاعرے کی شاعری سمجھنا بے انصافی ہوگی، درحقیقت طاہر فراز کی شاعری جمالیاتی حس اور منفرد اسلوب کی عکاس ہے اور ان کے اشعار کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے اور ادبی تنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی جانی چاہئے کہ طاہر فراز کی شاعری عہد حاضر کے ان شعراء سے بالکل مختلف لب و لہجے کی شاعری ہے جو مشاعرے میں چیخ و پکار کے ذریعہ ماحول سازی کرتے ہیں۔ فراز کے یہاں ایک شائستگی ہے، مگر لہجے میں ایک آنچ ہے جو سہلِ ممتنع کی صورت اختیار کر جاتی ہے اور ان کے اشعار نہ صرف ذہن میں محفوظ رہ جاتے ہیں بلکہ اس کی تہہ دار معنوی پرت در پرت کھلتی رہتی ہے جس سے سامعین اور قارئین برسوں محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔ افسوس صد افسوس اب وہ میرے درمیان نہیں رہے لیکن ان کے اشعار کی آفاقیت برقرار رہے گی اور آئندہ کی نسلوں کے لئے افہام و تفہیم کے نئے در وا کرتے رہیں گے اور یہی وصف کسی سچے اور بڑے فنکار کی عظمت کی دلیل ہے۔

☆☆

حکومت کی اقتصادی ترقی کے اعداد وشمار زمینی حقیقت کے برعکس: کانگریس

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ حکومت اقتصادی ترقی کے حوالے سے جو اعداد وشمار پیش کرتی رہی ہے وہ زمینی حقیقت کے برعکس ہیں اور خود حکومت کے اقتصادی مشیر کا کہنا ہے کہ مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کا عدد ڈھائی فیصد زیادہ بتایا گیا ہے۔ پارٹی نے کہا ہے کہ ملک میں بے روزگاری کے اعداد وشمار میں اضافہ ہو رہا ہے، جن غریبوں، نوجوانوں، خواتین اور کسانوں کو وزیراعظم نریندر مودی نے سب سے بڑی ذات قرار دیا تھا اور ترقی کے عمل میں انہیں ترجیح دینے کا دعویٰ کیا تھا، لیکن ان کی بہتری کے لیے کوئی ٹھوس منصوبہ تیار نہیں کیا گیا۔ کانگریس کے ریسرچ شعبے کے چیئرمین راجیو گوڑا اور ریسرچ و مانیٹرنگ شعبے کے سربراہ امیتابھ دوبے نے منگل کے روز یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ مودی حکومت جی ڈی پی کے جو اعداد وشمار ملک کے سامنے پیش کر رہی ہے، وہ زمینی سچائی سے بہت دور ہیں۔

حکومت کے مطابق گزشتہ جولائی تا ستمبر جی ڈی پی کی شرح نمو 8.3 فیصد تھی اور مہنگائی کی شرح 0.5 فیصد بتائی گئی، لیکن سوال یہ ہے کہ ملک میں ایسا کون سا خاندان ہوگا، جس کا سالانہ بجٹ 0.5 فیصد کی شرح سے بڑھ رہا ہو۔ اگر یہ اعداد و شمار درست ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے مہنگائی کو ختم کر دیا ہے۔ حقیقی صورت حال یہ بتاتی ہے کہ اعداد و شمار کے مقابلے میں زمینی حقیقت بالکل مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرح ترقی بڑھنے کی بات کی جا رہی ہے، لیکن روپیہ ایشیا کی سب سے کمزور کرنسی بن چکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایف ڈی آئی اور پورٹ فولیو فلو دونوں ملک سے باہر جا رہے ہیں، نیٹ فلو منفی ہو چکا ہے۔ ہر سال تقریباً پانچ ہزار کروڑ پتی ملک چھوڑ رہے ہیں اور وہ اپنا سرمایہ بھی مسلسل باہر منتقل کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہماری معیشت اتنی مضبوط ہے تو پھر ایسا کیوں ہو رہا ہے، لیکن آج تک ان سوالات کا کوئی جواب نہیں ملا۔

کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ منریگا اسکیم غریبوں کا سب سے بڑا سہارا تھی، لیکن اس کے قواعد میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں، اس کے بعد اب لوگوں کو پہلے جیسا فائدہ نہیں ملے گا۔ منریگا میں پہلے مرکز 90 فیصد رقم دیتا تھا، اب صرف 60 فیصد دے گا۔ اسی طرح پہلے منریگا ہر دیہی علاقے میں دستیاب تھا، اب ایسا نہیں ہوگا اور منریگا پہلے طلب کے مطابق چلتا تھا، اب بجٹ کے مطابق چلے گا۔

بڑی تبدیلی یہ ہے کہ پہلے اس کی منصوبہ بندی گرام سبھا کرتی تھی۔ لیکن اب افسر شاہی کے مطابق اس کی منصوبہ بندی کی جائے گی۔ ایک طرف ملک میں عدم مساوات بڑھ رہی ہے اور سرمایہ داروں کی دولت میں اضافہ ہو رہا ہے، وہیں دوسری طرف غریبوں کو راحت دینے والی اسکیموں کو بھی حکومت ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ نوجوانوں کی بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے لیے نوکریاں کہاں ہیں۔ اپریل تا ستمبر 2025 کے دوران نوجوانوں کی لیبر فورس میں شمولیت 42.0 فیصد سے گھٹ کر 41.3 فیصد رہ گئی اور نوجوانوں میں روزگار کی شرح 35.8 فیصد سے کم ہو کر 35.2 فیصد رہ گئی۔ اسی مدت میں نوجوانوں کی بے روزگاری بڑھ کر 15 فیصد تک پہنچ گئی تھی اور شہری علاقوں میں یہ 18.4 فیصد ہو گئی تھی۔ انہوں نے انٹرن شپ کو کانگریس کی جانب سے دیا گیا آئیڈیا بتایا۔ لیکن کہا کہ گزشتہ نومبر کے آخر تک پی ایم انٹرن شپ اسکیم کے تحت صرف 2,066 انٹرن شپس مکمل ہوئیں، جن میں سے صرف 95 افراد کو ملازمت کی پیشکش ملی۔

اسی طرح ہندوستان اسکل رپورٹ کے مطابق صرف 54.81 فیصد گریجویٹس ہی روزگار کے قابل ہیں۔ مہارت کی ترقی کے حوالے سے سی اے جی کی رپورٹ پی ایم کے وی وائی کی کارکردگی کو ایک نمایاں ناکامی کے طور پر ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی سروے 24-2023 کے مطابق کارپوریٹ منافع میں 22.3 فیصد اضافہ ہوا۔ لیکن روزگار میں اضافہ صرف 1.5 فیصد رہا۔ جبکہ جون 2024 میں تنخواہ دار ملازمین کی حقیقی اجرت جون 2019 کے مقابلے میں 1.7 فیصد کم تھی۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ حکومت غریبوں اور کسانوں کی بات تو کرتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ دیہی غریبوں کو سماجی تحفظ فراہم کرنے والا مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت قانون (منریگا) کو پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں ختم کر دیا گیا۔ اس اسکیم میں فنڈز کی کمی ہے اور مستحقین کو باہر کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے۔ غذائی سبسڈی میں کمی کی جا رہی ہے اور ملک کی 12 فیصد آبادی اب بھی غذائی قلت کا شکار ہے۔ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (16-2015) -4 اور این ایف ایچ ایس (21-2019) -5 کے درمیان، نوعمر لڑکیوں میں خون کی کمی (انیمیا) 54.1 فیصد سے بڑھ کر 59.1 فیصد ہو گئی۔

مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے خطرناک رجحان پر بریک لگائی جائے: فاروق عبداللہ

جموں: (یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ ہندوستان کے آئین نے جموں و کشمیر کے عوام کو خصوصی آئینی مراعات دی تھیں اور انہی آئینی ضمانتوں کی بنیاد پر ریاست کا رشتہ ملک کے ساتھ قائم ہوا تھا۔ ان مراعات کا خاتمہ نہ صرف آئینی اصولوں کے منافی ہے بلکہ اس سے عوام کے اعتماد کو بھی شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ جموں میں یوم جمہوریہ کے سلسلے میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ ملک کے آئین کا احترام کیا جائے اور جموں و کشمیر کے عوام کے وہ حقوق بحال کئے جائیں جو انہیں آئین ہند کے تحت حاصل تھے۔ بدقسمتی سے گزشتہ برسوں کے دوران پارلیمنٹ میں اکثریت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر دفعہ 370 اور 35-اے کو منسوخ کیا گیا، جو آئین کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مزید کہا کہ سہ طلاق، وقف بل اور دیگر قوانین کے ذریعے ایک مخصوص مذہب سے

تعلق رکھنے والے شہریوں کو نشانہ بنایا گیا ہے، جس سے ملک میں تفریق اور عدم تحفظ کا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے معماروں نے ملک کے ہر شہری کو مساوی حقوق دیئے تھے، لیکن آج اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو ایک منظم سازش کے تحت نشانہ بنایا جا رہا ہے حتیٰ کہ ان کے مذہبی اور کھانے، پینے کے جیسے روزمرہ معمولات پر بھی اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ریاستوں میں صرف مسلمانوں کیخلاف بلڈوزر کا استعمال بھی ایک تشویشناک رجحان بن کر سامنے آ رہا ہے، جس پر جتنی جلدی بریک لگائی جائے، اُتنا ہی ملک کی سالمیت اور آزادی کیلئے بہتر ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان کے تمام مذاہب، فرقوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنی زندگی اپنے طریقے سے جینے کا پورا حق حاصل ہونا چاہئے۔ آئین، جمہوریت اور جمہوری اداروں کے تقدس کو برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ آئین ہی ملک کی وحدت اور سالمیت کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس آئین کے تحفظ اور عوامی حقوق کی بحالی کے لئے اپنی جدوجہد پوری قوت کے ساتھ جاری رکھے گی۔

سونی پت: سونی پت میں وزیر زراعت نے پرچم کشائی کی۔ ریواڑی میں وزیر کھیل نے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

مہاکالیشور مندر میں وی آئی پی درشن کے نظام میں مداخلت کرنے سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی: (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز اجین کے مہاکلیشور مندر میں 'وی آئی پی درشن' نظام کو چیلنج کرنے والی عرضی سماعت کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ عدالتی فیصلے کے دائرہ میں نہیں آتا ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں جسٹس آر مہادیون اور جسٹس جوائمالیہ باغچی پر مشتمل بنچ عام عقیدت مندوں کو روک کر مندر کے مقدس مقام میں مبینہ 'وی آئی پی' کو جلابھیشیک کرنے کی اجازت دینے کے بارے میں عرضی گزار درپن اوستھی کی طرف سے دائر درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ سپریم کورٹ

کی غیر آمادگی کے بعد درخواست گزار نے درخواست واپس لینے کی اجازت مانگی جسے بنچ نے قبول کر لیا۔ درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے وکیل وشنو شنکر جین نے استدلال کیا کہ یہ نظام آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے اور مندر میں داخلے کے لیے یکساں پالیسی ہونی چاہیے۔ انہوں نے دلیل دی کہ امتیازی سلوک "وی آئی پی" کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا ہے، اور یہ کہ اگر کلکٹر جیسے حکام کی سفارشات کی بنیاد پر کچھ لوگوں کو داخلہ دیا جاتا ہے، تو اسی حیثیت کے دیگر عقیدت مندوں کو بھی یہ اجازت دی جانی چاہیے۔ تاہم، بنچ نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ مندر میں داخلے کی اجازت یا پابندی کا فیصلہ عدالتوں کا معاملہ نہیں ہے اور اسے مندر انتظامیہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "اگر عدالتیں فیصلہ کریں کہ کس کو داخلے کی اجازت دی جائے گی اور کس کو نہیں، تو یہ عدلیہ کی طرف سے زیادتی ہوگی۔" چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ اگر آرٹیکل 14 کو مندر کے اندر لاگو کرنے کے لئے روک دیا گیا، تو دیگر بنیادی حقوق کے دعوے پیدا ہو سکتے ہیں، مذہبی اور انتظامی بندوبست کو پیچیدہ بنا سکتے ہیں۔

اودھم پور سڑک حادثے میں سی آر پی ایف جوان سمیت چار افراد کی موت

جموں: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے ضلع اودھم پور کے جکھانی علاقے میں منگل کی صبح ایک سڑک حادثے میں سی آر پی ایف کے ایک جوان سمیت کم سے کم چار افراد کی موت واقع ہوئی۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ اودھم پور کے جکھانی کے کھیاری علاقے میں منگل کی صبح ایک مسافر بردار گاڑی حادثے کا شکار ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اس حادثے میں سی آر پی ایف کے ایک جوان سمیت چار افراد کی موت واقع ہوئی۔

ان کا کہنا ہے کہ پولیس نے فوج اور مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر فوری طور پر بچاؤ

کارروائیاں شروع کیں اور زخمیوں کو علاج و معالجے کے لئے نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ دریں اثنا پولیس نے واقعے کا نوٹس لیا ہے اور اس ضمن میں کارروائیاں شروع کی ہیں۔

چنڈی گڑھ: ایس وائی ایل معاملے پر سپریم کورٹ کے حکم کے بعد پنجاب اور ہریانہ کے درمیان میٹنگ ہوئی۔ دونوں وزرائے اعلیٰ کے علاوہ پنجاب کے وزیر بیریندر گوئل اور ہریانہ کی وزیر آبپاشی شروتی چودھری بھی موجود تھیں۔

برف میں پھنسے 40 فوجیوں اور 20 شہریوں کو بچایا گیا

جموں: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے ضلع ڈوڈہ میں بھدرواہ پٹھان کوٹ شاہراہ پر واقع چتر جالا پاس پر شدید برف باری کے بعد پھنسے 40 فوجیوں اور 20 شہریوں کو بارڈر روڈز آرگنائزیشن نے پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے 38 کلومیٹر طویل برف سے ڈھکی ہوئی سڑک کو کھول کر محفوظ نکال لیا۔ یہ بچاؤ آپریشن جنوری 26 کی دیر رات تک جاری رہا اور اس میں بی آر او کی 118 روڈ کنسٹرکشن کمپنی نے حصہ لیا۔ آفیسر کمانڈنگ 118 آر سی سی بھدرواہ، جیوی تیکیش نے بتایا کہ یہ آپریشن اسی دن شروع کیا گیا جب مغربی ہوا کے سبب شدید برف باری نے اس اسٹریٹیجک پاس کو مکمل طور پر بلاک کر دیا۔ جمع شدہ برف پانچ سے چھ فٹ تک تھی، جس کی وجہ سے 4 راشٹریہ رائفلز کا ایک قافلہ اپنے ہتھیاروں اور ذخائر کے ساتھ پھنس گیا اور کئی شہری گاڑیاں بھی راستے میں رک گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آر سی سی نے فوری طور پر برف صاف کرنے والی مشینری اور عملے کو متحرک کیا اور سخت سرد موسم میں 40 گھنٹے مسلسل محنت کر کے 38 کلومیٹر طویل سڑک کھول دی۔ اس کے نتیجے میں پھنسے ہوئے فوجی اور شہری محفوظ طور پر نکالے گئے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس آپریشن کے دوران شدید ہوائیں اور حد بصارت کم ہونے کی وجہ سے کام انتہائی مشکل تھا اور 10,500 فٹ کی بلندی پر درجہ حرارت اور ماحول کسی بھی لمحے مہلک ثابت ہو سکتا تھا۔ بھدرواہ سے بانی-بسوہلی جانے والے متاثرہ شہریوں نے بی آر او کے اہلکاروں کی تعریف کی اور کہا کہ وہ امید ختم ہونے کے قریب تھے جب بی آر او کی ٹیم فرشتوں کی مانند نمودار ہوئی۔ انہوں نے نہ صرف راستہ صاف کیا بلکہ گرم چائے فراہم کی اور حوصلہ بھی دیا۔ ایک شہری غلام نبی نے بتایا، 'ہماری گاڑیاں برف میں دب گئی تھیں اور درجہ حرارت تیزی سے کم ہو رہا تھا، بی آر او کی ٹیم نے ہمارے لیے زندگی کی امید پیدا کر دی۔' چتر جالا پاس ڈوڈا اور کٹھوا اضلاع کو جوڑتا ہے اور سردیوں میں یہاں شدید برف باری عام ہے، جس کی وجہ سے سڑک کی دیکھ بھال ایک مشکل کام بن جاتی ہے۔ اس آپریشن نے پروجیکٹ سمپرک کی کامیابی میں ایک اور اضافہ کیا ہے، جو اس اسٹریٹیجک علاقے میں سڑک کے نیٹ ورک کو برقرار رکھتا ہے۔

وزیراعظم مودی کی میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ سنگما کو سالگرہ کی مبارکباد

نئی دہلی: (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے منگل کے روز میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ کے سنگما کو سالگرہ کی مبارکباد دی اور شمال مشرقی ریاست کے عوام کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے ان کی کوششوں کو سراہا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری پیغام میں وزیراعظم نے وزیر اعلیٰ کے کام کی تعریف کرتے ہوئے ان کے لیے اچھی صحت اور عمر درازی کی تمنا کی۔ وزیراعظم نے کہا، "میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ مسٹر کونراڈ سنگما جی کو سالگرہ کی مبارکباد۔ میگھالیہ کے عوام کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے ان کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ میں ان کی عمر درازی اور اچھی صحت کے لیے دعا گو ہوں۔" کونراڈ سنگما، جو نیشنل پیپلز پارٹی (این پی پی) کے صدر بھی ہیں، 2018 سے میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وزیراعظم کی جانب سے یہ مبارکباد ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب مرکز اور میگھالیہ حکومت ریاست میں مختلف ترقیاتی منصوبوں پر مل کر کام کر رہے ہیں، جن میں سڑکوں کا بہتر رابطہ، فلاحی اسکیمیں اور شمال مشرقی خطے میں پائیدار ترقی کے اقدامات شامل ہیں۔

کسی کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا: وزیر تعلیم

نئی دہلی: (یو این آئی) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے نئے ضوابط سے متعلق تنازعہ پر کہا کہ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک یا ظلم کی اجازت نہیں دیں گے۔ یو جی سی کی طرف سے "اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مساوات کو فروغ دینے کے ضوابط، "2026" سے متعلق تنازعہ پر منگل کے روز نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر دھرمیندر پردھان نے کہا کہ کوئی امتیازی سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کسی کو بھی امتیازی سلوک کے نام پر ان ضابطوں کا غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس سلسلے میں کوئی بھی ضابطہ آئین کے دائرے

میں ہوگا۔ یو جی سی سے متعلق نئے ضابطے سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہیں۔ واضح رہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے 13 جنوری کو ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے نئے ضابطے نافذ کیے تھے۔ ان ضوابط کا مقصد درج فہرست ذات وقبائل اور پسماندہ طبقات کے طلبہ اور اساتذہ کے لیے کیمپس کے محفوظ ماحول کو یقینی بنانا ہے۔ ضابطوں کے مطابق اس سے ذات پات کی بنیاد پر امتیاز ختم ہو جائے گا۔ تاہم ان ضوابط سے ریزرویشن پر نیا تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ اعلیٰ ذات کی مختلف تنظیموں نے سڑکوں پر احتجاج شروع کر دیا ہے اور اسے "جنرل زمرہ مخالف "اقدام قرار دیا ہے۔

رتلام میں بندوق کی دکان میں دھماکہ

رتلام: (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے شہر رتلام میں یوم جمہوریہ کے دن ایک بڑے حادثے میں بندوق کی ایک دکان میں دھماکہ ہونے سے تین افراد بری طرح جھلس گئے۔ شدید زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے اندور ریفر کر دیا گیا ہے۔ شہر کے چاندنی چوک علاقے میں کل شام پیش آنے والے اس حادثے سے افراتفری مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ اور ایمبولینس موقع پر پہنچ گئیں، جبکہ پولیس نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق دھماکہ بندوق کی ایک دکان کے اندر ہوا، جس میں دکان دار سمیت تین افراد شدید طور پر جھلس گئے۔ تینوں کو پہلے ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، تاہم حالت نازک ہونے کے باعث بعد میں انہیں میڈیکل کالج سے اندور منتقل کر دیا گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فرانزک لیب کے افسران دھماکے کی وجوہات کا پتہ لگانے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے

کہ مقامی لکڑپیٹھا روڈ پر واقع اس دکان میں ویلڈنگ کے دوران دھماکہ ہوا۔ دکان میں بارود موجود ہونے کے باعث آگ بھڑک اٹھی، جس سے تین افراد شدید جھلس گئے۔ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ جھلسے ہوئے افراد سڑک تک آ گئے۔ شدید زخمیوں کی شناخت دکان کے مالک یوسف علی، ویلڈنگ کاریگر شیخ رفیع الدین اور اس کے ساتھی نذیر کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کو موقع سے خالی کارتوس اور بارود برآمد ہوا ہے

وی بی جی رام جی سے دیہی بااختیاری کی سمت بڑا اقدام: شیوراج

رائے پور: (یو این آئی) زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت وکست بھارت گارنٹی اور آجیوکا مشن گرامین (وی بی جی رام جی) کے تحت اصلاحات کے ذریعے منریگا کی خامیوں کو دور کر رہی ہے۔

اس اقدام کے تحت 125 دنوں کی روزگار گارنٹی کے ساتھ غریبی سے پاک اور خود کفیل گاؤں کی تعمیر کا عزم کیا گیا ہے۔ مسٹر چوہان نے بتایا کہ 'وی بی جی رام جی' ایکٹ کو ملک بھر میں نافذ کیا جا رہا ہے۔ وہ راج نانڈگاؤں کے ڈونگر گڑھ میں منعقدہ 'اکھل بھارتیہ وشو گرو جین آچاریہ ودیا ساگر سمادھی

اسمارک مہوتسو' میں شرکت کے لیے ایک روزہ دورے پر چھتیس گڑھ پہنچے تھے۔

مرکزی وزیر نے آج رائے پور ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ زرعی شعبے سے متعلق امور پر گفتگو کرتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ ملاوٹی اور ناقص کیڑے مار ادویات کے بارے میں مسلسل شکایات سامنے آ رہی ہیں۔ وکست کرشی سنکلپ ابھیان کے تحت محکمہ اس سمت میں تیزی سے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نئے پیسٹی سائیڈ ایکٹ اور سیڈ ایکٹ پر کام کر رہی ہے اور ان قوانین کو مزید مؤثر بنانے کے لیے عوام سے تجاویز بھی طلب کی جا رہی ہیں۔

کشمیر میں بھاری برف باری سے فضائی وزمینی نظام درہم برہم

سری نگر: (یو این آئی) وادی کشمیر میں جاری بھاری برف باری نے نہ صرف زمینی اور ہوائی رابطوں کو مفلوج کر دیا ہے بلکہ کئی سیاح اور مسافر بھی مختلف مقامات پر درماندہ ہو کر رہ گئے ہیں، جس کے باعث پورے خطے میں نقل وحمل اور روزمرہ سرگرمیاں شدید متاثر ہو رہی ہیں۔ سری نگر بین الاقوامی ہوائی اڈے پر منگل کے روز دن بھر اڑانوں کی منسوخی اور تاخیر کا سلسلہ جاری رہا اور خراب موسم کے باعث مجموعی طور پر پچاس پروازیں، جن میں پچیس آمد اور پچیس روانگی شامل تھیں، منسوخ کر دی گئیں۔ اس منسوخی کے نتیجے میں سینکڑوں سیاح جو اختتام ہفتہ اور یوم جمہوریہ کی تعطیلات منانے کے بعد گھروں کی طرف واپس جانے کی تیاری کر رہے تھے، وادی میں ہی پھنس گئے اور ہوائی اڈے پر بدنظمی اور پریشانی کا ماحول دیکھنے میں آیا۔ ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا کے ایک اعلیٰ افسر کے مطابق صبح سے ہی برف باری کی شدت اور رن وے کی مسلسل صفائی کے باوجود کم ہوتی ہوئی حد نگاہ کی وجہ سے پروازوں کو آپریٹ کرنا مشکل تھا۔ دن بھر کوششوں کے باوجود پروازوں کو بحال نہ کیا جا سکا اور ایئرلائنوں نے مسافروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے ٹکٹوں اور متبادل شیڈول کے بارے میں براہ راست متعلقہ ایئرلائن سے رابطے میں رہیں کیونکہ موسم کی صورتحال کسی وقت بھی مزید تبدیل ہو سکتی ہے۔ شدید برف باری کا اثر صرف فضائی نظام تک محدود نہیں رہا بلکہ زمینی راستوں پر بھی اس کے سنگین اثرات نمایاں ہوئے۔ وادی کو ملک کے باقی حصوں سے جوڑنے والی اہم ترین شاہراہ، جموں وسری نگر قومی شاہراہ، دو دن کی مکمل بندش کے بعد جزوی طور پر بحال تو کر دی گئی مگر بھاری مشینری کی مدد سے برف ہٹانے کے باوجود لمبی قطار میں سینکڑوں گاڑیاں پھنس کر رہ گئی ہیں۔ متعدد مقامات پر پھسلن، پتھروں کے گرنے اور برفانی تودوں کے خدشات کے سبب ٹریفک پولیس نے احتیاطی ہدایات جاری کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور صرف انتہائی مجبوری کی صورت میں ہی شاہراہ استعمال کریں۔ ریلوے حکام کے مطابق کشمیر ریلوے کی تمام گاڑیاں معمول کے مطابق چل رہی ہیں اور کہیں رکاوٹ کی اطلاع نہیں ملی ہے، جس سے وادی کے اندرونی سفر میں کچھ حد تک آسانی پیدا ہوئی ہے، لیکن ہوائی اور زمینی راستوں کی رکاوٹ نے مجموعی نقل وحمل کا توازن اب بھی بگڑا ہوا ہے۔ وادی کے مختلف حصوں میں لوگوں نے شدید برف باری کے باوجود باہر نکل کر اس موسم کا لطف اٹھایا، خاص طور پر نوجوانوں نے برف کے گولے کھیلتے اور تصاویر بناتے ہوئے موسم کو انجوائے کیا لیکن دوسری طرف روزمرہ کی زندگی بری طرح متاثر ہوئی۔ شہروں اور قصبوں میں بازار دیر سے کھل رہے ہیں، ٹرانسپورٹ کم ہو گیا ہے، دفاتر جانے والوں کو صبح سویرے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور بجلی کے اچانک بند ہونے سے گھریلو نظام بھی متاثر ہو رہا ہے۔ دیہی علاقوں میں صورتحال زیادہ مشکل ہے جہاں کئی بستیاں اب بھی برف کی موٹی تہہ میں دبی ہوئی ہیں اور کئی علاقوں میں رابطہ سڑکیں مکمل طور پر بند ہیں۔ محکمہ موسمیات نے مزید پیش گوئی کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اگلے چوبیس گھنٹوں تک وادی کے بیشتر علاقوں میں ہلکی سے درمیانی برف باری کا سلسلہ جاری رہنے کا امکان ہے، تاہم شدید برف باری کا امکان کم ہو گیا ہے۔

پی ایس سی کے سامنے طلباء کا ایک بار پھر احتجاج، کانگریس کا حکومت سے جواب طلب

بھوپال/اندور: (یو این آئی) مدھیہ پردیش پبلک سروس کمیشن (پی ایس سی) کے اندور میں واقع دفتر کے سامنے اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج کرنے والے طلبہ کی حمایت میں اب اہم اپوزیشن جماعت کانگریس بھی میدان میں آ گئی ہے۔ کانگریس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سراپا احتجاج طلبہ کے مسائل پر فوری توجہ دے۔ اسمبلی میں اپوزیشن رہنما امنگ سنگھار نے طلبا کے احتجاج سے متعلق ویڈیوز مشترک کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ ایم پی پی ایس سی دفتر کے باہر پرامن طریقے سے احتجاج کرنے والے امیدواروں پر دباؤ ڈالنا اور ان کی آواز دبانے کی کوشش جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ دسمبر 2024 میں امیدواروں سے جو وعدے کیے گئے تھے، وہ آج تک پورے نہیں ہوئے اور تقریباً 90 فیصد مطالبات تاحال زیرِ التوا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود اس وقت امیدواروں کے احتجاج و مظاہرے کے دوران طلبہ سے گفتگو کرنے پہنچے تھے، لیکن ایک سال گزر جانے کے باوجود حالات جوں کے توں بنے ہوئے ہیں۔ بی جے پی حکومت کو چاہیے کہ وہ طلباء کے مطالبات کا سنجیدگی سے نوٹس لے اور محض یقین دہانیوں کے بجائے فوری طور پر کوئی ٹھوس فیصلہ کرے۔ ایم پی پی ایس سی کے دفتر کے سامنے کئی طلبا ہفتہ کی رات سے احتجاج کر رہے ہیں۔ طلبہ مختلف امتحانات میں اسامیوں کی تعداد بڑھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ٹرانسفارمرز سے تانبے کے تار چوری کرنے والا گروہ بے نقاب

رائے گڑھ پولیس نے متعدد علاقوں میں چوری کے الزام میں 5 افراد کو کیا گرفتار، ایک کار سمیت 10 لاکھ روپے مالیت کا سامان ضبط، تحقیقات جاری

نئی ممبئی: رائے گڑھ پولیس نے نیرل، کرجت اور کھالاپور علاقوں میں برقی ٹرانسفارمروں سے تانبے کے تاروں کی چوری میں ملوث ایک گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے 5 افراد کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے اور 4.05 لاکھ روپے کا چوری شدہ تانبا اور 6 لاکھ روپے کی ایک کار ضبط کی ہے، جس سے برآمد شدہ جائیداد کی کل قیمت 10.05 لاکھ روپے ہوگئی ہے۔

ملزمان کو انڈین پینل کوڈ 2023 کی دفعہ 303(2) اور 324(4) کے تحت نیرل پولیس اسٹیشن میں درج کرائم رجسٹر نمبر 05/2026 کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق ملزم نے 13 جنوری کی درمیانی رات سے 14 جنوری کی صبح ساڑھے 5 بجے کے درمیان کرجت تعلقہ کے دھموٹے گاؤں میں چوری کی واردات کی۔ یہ گروہ مبینہ طور پر ٹرانسفارمر سے منسلک بجلی کی تاروں کو کاٹ کر تانبے کی تاریں چرا لیتا تھا، اور تیل بہا کر ٹرانسفارمر کو بھی نقصان پہنچاتا تھا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت نسیم ناصر ساہا (25)، روزن لطیف علی (27)، محمد حنیف فاروق (24)، ابراہیم جان محمد خان (31) اور ذکاء اللہ محمد ابراہیم خان (26) کے طور پر کی گئی ہے، تمام تھانے ضلع کے ممبرا کے رہنے والے ہیں۔

نیرل اور کرجت پولیس کی ایک مشترکہ ٹیم نے تکنیکی تجزیہ کے ذریعے مشتبہ افراد کا سراغ لگایا اور انہیں 24 جنوری کو نیرل-کرجت-بدلاپور روڈ پر اس وقت روکا جب وہ ایک سفید ماروتی سوزوکی ویگن آر کار میں مشکوک انداز میں جا رہے تھے۔ پوچھ گچھ کے دوران، ملزمان نے اپنے جرائم کا اعتراف کیا اور دسمبر 2025 اور اس سال جنوری میں نیرل، کرجت، کھالاپور، اور کھوپولی علاقوں میں اسی طرح کی چوری کرنے کا اعتراف کیا۔ انہیں کرجت اور کھالاپور پولیس اسٹیشنوں میں درج کئی مقدمات میں بھی ملوث کیا گیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آنچل دلال نے کہا کہ ٹرانسفارمرز کی چوری سے بجلی کی فراہمی میں شدید خلل پڑتا ہے اور محکمہ بجلی کو مالی نقصان ہوتا ہے۔ ملزمان کو تکنیکی جانچ کے بعد گرفتار کر لیا گیا ہے، اور نیٹ ورک کے دیگر روابط کا پتہ لگانے کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔

پولیس نے تقریباً 450 کلوگرام مسروقہ تانبے کی تار برآمد کی ہے، جس کی مالیت 4.05 لاکھ روپے ہے اور جرم میں استعمال ہونے والی ویگن آر کار، جس کی مالیت 6 لاکھ روپے ہے۔ اعلیٰ پولیس افسران کی نگرانی میں مزید تفتیش جاری ہے۔

لاپرواہی کی وجہ سے لاؤڈ اسپیکر گرنے سے وکرولی میں 3 سالہ بچی کی موت

ممبئی: ممبئی کے وکھرولی علاقے سے ایک افسوسناک واقعہ سامنے آیا ہے، جہاں ٹیگور نگر کے امبیڈکر نگر علاقے میں یوم جمہوریہ کی تقریبات کے لیے نصب لاؤڈ اسپیکر گرنے سے تین سالہ بچی کی موت ہوگئی۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج منظر عام پر آگئی ہے، جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ واقعہ قالین اٹھانے والے شخص کی غفلت کے باعث پیش آیا۔ ویڈیو میں ایک شخص کو سر پر قالین بچھا کر چلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، اس کے پیچھے ایک تین سالہ بچی کھیل رہی ہے۔ اچانک قالین اسپیکر کی تار میں الجھ گیا جس سے اسپیکر تین سالہ بچی پر گر گیا۔ آس پاس کے لوگ زخمی لڑکی کو دیکھ کر خوفزدہ ہیں، جبکہ قالین والا شخص وہاں سے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد، ایک لڑکا زخمی لڑکی کو اپنے بازوؤں میں اٹھائے ہوئے اور کچھ دوسرے بچوں کے ساتھ گھبراہٹ میں بھاگتا ہوا نظر آتا ہے۔ حادثے میں لڑکی شدید زخمی ہوگئی جسے ہسپتال پہنچنے پر مردہ قرار دے دیا گیا۔ وکرولی پولس میں معاملہ درج کیا گیا ہے، اور معاملے کی تحقیقات جاری ہے۔

اب پولیس کو مساجد کے اندر اسپیکر پر بھی اعتراض

مسجد کے ٹرسٹیوں کو دی جارہی ہے مقدمہ درج کرنے کی دھمکی

● یار محمد

ممبئی: مساجد سے لاؤڈ اسپیکر ہٹوانے کے بعد بھی ممبئی پولیس کو سکون نہیں ملا۔ اب تو انہوں نے مساجد کے احاطے میں نصب اسپیکر پر بھی اعتراض کرنا شروع کر دیا ہے۔ مسجد کے احاطے میں نصب اسپیکر سے اذان کی آواز اندر ہی گونجتی ہے پھر بھی پولیس کارروائی کی دھمکیاں دے رہی ہے۔

ایسا ہی واقعہ حال ہی میں کرلا ویسٹ کے سدھ پورہ انڈسٹری کے قریب انجمن خیر المومنین مسجد میں پیش آیا۔ ونوبا بھاوے نگر پولیس اسٹیشن نے مسجد کے ذمہ داران کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ مسجد کے حکام کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے عدالتی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔ مسجد کے اوپر لاؤڈ اسپیکر نہیں ہیں۔ صرف ایک اسپیکر ہے اور وہ بھی مسجد کے احاطے میں، جس کا حجم عدالت کی مقرر کردہ ڈیسیبل حد سے بہت کم ہے۔ اس سے کوئی مسئلہ کیسے ہوسکتا ہے؟ لیکن ونوبا بھاوے نگر پولیس کو اس پر بھی اعتراض ہے۔ حال ہی میں اس تھانے کی ایک ٹیم

اچانک پہنچی اور مسجد کے اندر نصب اسپیکر ہٹانے کے لیے کہا۔ مسجد کے حکام نے پولیس کو یقین دلایا کہ اسپیکر بہت چھوٹا ہے اور اذان کی آواز مسجد کے باہر نہیں پہنچتی۔ اس کے باوجود پولیس نے اسپیکر کو ہٹوا دیا۔ اسکے بعد پولیس نے 23 جنوری 2026 کو نوٹس جاری کیا۔ پولیس نے اسپیکر کے لیے پرمشن لینے کو کہا۔ اس پر مسجد کے ذمہ داران نے کہا کہ مسجد کے احاطے میں چھوٹے اسپیکر کے لیے اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے بعد مسجد کے ٹرسٹی شیخ محمد اقبال اور شیخ عرفان جب ونوبا بھاوے نگر پولس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر پوپٹ اوہاڑ سے ملنے گئے تو انہوں نے ان کی بات سنے بغیر ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی دھمکی دی۔

واضح رہے کہ عدالتی حکم کے مطابق ہسپتالوں، اسکولوں اور عدالتوں کے 100 میٹر کے اندر لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح آواز کے حجم کی بھی حدود ہیں۔ رہائشی علاقوں میں آواز کی حد دن میں 55 ڈیسیبل اور رات میں 45 ڈیسیبل ہے۔

شیخ محمد اقبال نے سوال کیا کہ خیر المومنین مسجد میں قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی تو نوٹس کیوں جاری کیا گیا؟ مزید یہ کہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی دھمکی دینا کہاں کا انصاف ہے۔ ان کے مطابق اگر پولیس کی اس طرح کی کارروائی کو بروقت نہ روکا گیا تو مزید مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ پولس کی اس طرح کی کارروائی سے علاقے کے لوگوں میں ونوبا بھاوے نگر پولس کے سینئر پولیس انسپکٹر پوپٹ اوہاڑ کے خلاف زبردست غصہ پایا جارہا ہے۔

کسانوں کا 'سرخ طوفان' لانگ مارچ شاہ پور پہنچا

ریاستی حکومت پر کسانوں کے دیرینہ مطالبات کو پورا کرنے کا دباؤ بڑھ گیا ہے

تھانے: کسانوں کا زبردست لانگ مارچ، جسے اکثر ممبئی کی طرف جانے والا "ریڈ سٹارم" کہا جاتا ہے، تھانے ضلع کے شاہ پور تعلقہ میں پہنچ گیا ہے۔ اس سے ریاستی حکومت پر کسانوں کے دیرینہ مطالبات کو پورا کرنے کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ یہ مارچ جمعہ کو ناسک ضلع کے مختلف تعلقوں سے شروع ہوا جن میں سورگانہ، پیٹھ، نندگاؤں، ڈنڈوری، کلوان، اور ستنا شامل ہیں، کل تقریباً 13 تعلقہ اور اب شاہ پور کے کسارا علاقے کے موکھاونے گاؤں تک پہنچے ہیں۔ منگل کی سہ پہر یہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا، اور کسان رات وہیں قیام کریں گے۔ منتظمین کے مطابق، احتجاج کرنے والے کسانوں کے ایک وفد نے پہلے ریاستی وزیر گریش مہاجن کے ساتھ اگت پوری میں مثبت بات چیت کی تھی۔ کسانوں کے نمائندوں اور وزیر اعلیٰ کے درمیان آج بعد میں ممبئی میں ایک اہم میٹنگ طے ہے، اور اب سب کی نظریں اس بات چیت کے نتائج پر لگی ہوئی ہیں۔

گھریلو جھگڑے کے بعد ماں کے ہاتھوں 11 سالہ بیٹے کا قتل

پونے (یو این آئی) مہاراشٹر کے پونے ضلع کے واگھولی علاقے میں گھریلو تنازع کے نتیجے میں ایک ماں نے اپنے ہی 11 سالہ بیٹے سائی راج سنتوش جے بھائی کو قتل کر دیا۔ پولیس نے اس معاملے میں ملزمہ ماں سونی سنتوش جے بھائی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اسی واقعے میں ملزمہ کی بیٹی دھن شری جے بھائی بھی زخمی ہوئی ہے، جس کا علاج قریبی اسپتال میں جاری ہے۔ واقعے کی جانچ واگھولی پولیس اسٹیشن کی ٹیم کر رہی ہے۔ تحقیقات کرنے والے پولیس افسر کے مطابق، آج صبح سونی جے بھائی اور اس کے شوہر سنتوش جے بھائی کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہوا تھا۔ اسی دوران سونی جے بھائی نے غصے میں آ کر اپنے بیٹے اور بیٹی پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پڑوسیوں نے دونوں زخمی بچوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال پہنچایا، تاہم ڈاکٹروں نے سائی راج جے بھائی کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ زخمی بیٹی کا علاج جاری ہے۔ پولیس نے ملزمہ کو حراست میں لے لیا ہے اور معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

دیوا سے 6 لاکھ روپے مالیت کا گانجہ ضبط

خفیہ اطلاع پر ممبرا پولیس کے انسداد منشیات دستہ کی کارروائی

24 کلوگرم گانجہ برآمد، ایک خاتون سمیت 3 افراد گرفتار

انوار الحق خان

ممبرا: ممبرا پولیس کے انسداد منشیات اسکواڈ کو دیوا علاقے میں منشیات کے متعلق موصول ہونے والی خفیہ اطلاع کے مطابق یہاں چھاپہ مارا جہاں گڈو گووند کمار ہلدر، عمر 27 سال، اور وینکٹیش شیو پیرمار، عمر 35 سال، اور مسز روپی دیوی منشی کیوت، عمر 38 کو گرفتار کر انکے پاس سے کل 24 کلو 200 گرام نشہ آور منشیات (گانجہ) جس کی مجموعی طور پر قیمت سے 6 لاکھ 5 ہزار 700 روپے بتائی گئی ہے، ضبط کیا گیا۔ اس سلسلے میں این ڈی پی ایس کی دفعہ 8 (اے) 20 (b) A (c) 29 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ممبرا پولیس اسٹیشن میں مزید کارروائی جاری ہے۔

عیاں رہے کہ ممبرا پولس اسٹیشن این ڈی پی ایس ٹیم نے جنوری 2024 سے اب تک 971 منشیات ضبطی اور 60 قبضے کی کارروائیاں کی ہیں، جن میں 98 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، قبضے کی کارروائیوں کے دوران، مجموعی طور پر 48 کروڑ، 56 لاکھ روپے مالیت کی منشیات ضبط کی گئی ہیں۔ اسی طرح ممبرا پولیس اسٹیشن، تھانے سٹی اینٹی نارکوٹکس اسکواڈ کے ذریعہ منشیات بیچنے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

یہ کارروائی کمشنر آف پولیس شری آشوتوش ڈمبرے، جوائنٹ کمشنر آف پولیس شری دنیشور چوان، آنر ایڈیشنل کمشنر آف پولیس، ویسٹرن ریجنل ڈویژن، تھانے سٹی، مسٹر وناتک دیشمکھ، آنر ڈپٹی کمشنر آف پولیس، زون-1، تھانے سٹی، سبھاش برسے، آنر پولیس انسپکٹر (انتظامیہ) نتن پگار کی رہنمائی میں اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس، کلوا ڈویژن پریہ دمالے، اور ممبرا پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر انل شندے کی رہنمائی میں ہوئی۔

مہاراشٹر ہندوستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر اور بھی مضبوط کھڑا ہوگا

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں اس اعتماد کا اظہار کیا

ممبئی: ہندوستان آج ہندوستان کے آئین اور جمہوری اقدار کے زور پر تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ہندوستان دنیا کی تیسری بڑی معیشت بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مہاراشٹرا نے حال ہی میں داووس میں منعقدہ عالمی اقتصادی فورم میں 30 لاکھ کروڑ روپے کے سرمایہ کاری کے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں اور آنے والے دنوں میں مہاراشٹر ہندوستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر مزید مضبوط طور پر کھڑا ہوگا، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے یوم جمہوریہ کی مرکزی سرکاری تقریب میں اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مہاراشٹر نہیں رکے گا، مہاراشٹر متحرک رہے گا اور آئین کے زور پر مسلسل ترقی کی طرف گامزن رہے گا۔ دادر کے چھترپتی شیواجی مہاراج میدان میں 77 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر منعقدہ اہم سرکاری تقریب میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے چیئرمین پروفیسر رام شندے، اسکل ڈیولپمنٹ منسٹر منگل پربھات لودھا، چیف سکریٹری راجیش اگروال، پولیس ڈائریکٹر جنرل سدانند دتے، ممبئی پولیس کمشنر دیون بھارتی، اعلیٰ انتظامی اور پولیس افسران، مختلف ممالک کے قونصل خانوں کے نمائندے، شہری موجود تھے۔ اس تقریب کا اہتمام ریاستی حکومت کے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (طریقہ کار) نے کیا تھا۔

لاڈکی بہین یوجنا دھوکہ دھی

شوہر نے اپنی بیوی کی سرکاری اسکیم کی رقم غبن کی

راج گڑھ گاؤں کی نیہا وشال چوان نے الزام لگایا ہے کہ اس کا شوہر وشال چوان ایک اور خاتون کو بینک لے گیا اور اس کے اکاؤنٹ سے تقریباً 5,800 روپے نکال لیے

بلڈھانہ: مہاراشٹر کے بلڈھانہ ضلع میں وزیر اعلیٰ کی لاڈکی بہین یوجنا (لڑکی بہین یوجنا) کو لے کر ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک شوہر نے مبینہ طور پر ایک اور عورت کو لاڈکی بہین یوجنا کے تحت بینک سے رقوم نکالی تھیں۔ خاتون کا الزام ہے کہ اس کے اکاؤنٹ سے دو قسطوں میں تقریباً 5,800 روپے نکالے گئے تھے۔ ناراض بیوی نے اپنے شوہر اور بینک اہلکار کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ مہکر تعلقہ کے راج گڑھ کی رہنے والی ایک شادی شدہ خاتون نیہا وشال چوان اپنے شوہر کے ساتھ تنازعہ کی وجہ سے ایک سال سے اکولا ضلع کے راجن کھیڑا میں رہ رہی تھی۔ لاڈکی بہین یوجنا کے تحت اہل، وہ 1,500 کا ماہانہ فائدہ حاصل کر رہی تھیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، اس نے مہاراشٹر گرامین بینک کی ڈونگاؤں برانچ میں ایک بچت کھاتہ کھولا، جہاں رقم جمع کی گئی تھی۔ الزام ہے کہ شوہر وشال چوان ایک اور خاتون کو بینک لے گیا اور 11 اگست 2025 کو جعلی دستخط کا استعمال کرتے ہوئے اپنی بیوی کے اکاؤنٹ سے 2,800 روپے نکال لیے۔ شوہر نے دوسری بار بیوی کے پیسے چرا لیے۔ 3 نومبر 2025 کو اسی طرح تین ہزار روپے نکالے گئے۔ بینک ملازمین دونوں بار تحقیقات میں ناکام رہے۔ بیوی نے بینک اکاؤنٹ سے باہمی رقم نکالنے کے سلسلے میں ڈونگاؤں پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔

ویسٹرن ریلوے کی مضافاتی ٹرینوں پر پوسٹر چسپاں کرنے والا گروہ پکڑا گیا، 42,000 پوسٹر ضبط

ممبئی: مضافاتی لوکل ٹرینوں کے اندر غیر قانونی پوسٹر چسپاں کرنے کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF)، ویسٹرن ریلوے کی ایک خصوصی ہیڈکوارٹر ٹیم نے مبینہ طور پر اس سرگرمی میں ملوث ایک گینگ کا پردہ فاش کیا اور ان کے قبضے سے تقریباً 42,000 پوسٹر ضبط کر لیے۔ یہ کارروائی سب انسپکٹر سنتوش سونی کے ایک خفیہ مخبر سے موصول ہونے والی مخصوص انٹیلی جنس کی بنیاد پر کی گئی، جو سینئر ڈویژنل سیکورٹی کمشنر، ممبئی ڈویژن، ویسٹرن ریلوے کی ہدایت پر تشکیل دی گئی خصوصی ٹیم کی قیادت کر رہے تھے۔ اس ٹیم کے علاوہ سب انسپکٹر سنتوش سونی (ٹیم انچارج)، اسسٹنٹ سب انسپکٹر وویکا نند مالی، ہیڈ کانسٹیبل رویندر گائکر اور پشپیندر، اور کانسٹیبل پریہ درشن، ارجن سنگھ، ہیمنت، اور پردیپ فوجا شامل تھے۔ خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، ٹیم نے ممبئی کے کشمیری علاقے کے لکشمی نگر میں چھاپہ مارا، جہاں انہوں نے پوسٹر چسپاں کرنے والے ریکیٹ کے مبینہ سرغنہ- بابا ریاض چودھری عرف اکرم بابا اور سلیم بابا عرف سلو کو ان کے تین ساتھیوں، ارشاد چوہان، محمد شوہان، محمد شعیب، سمیت گرفتار کیا۔ آپریشن کے دوران، RPF نے پوسٹروں کی ایک بڑی کھیپ برآمد کی جس کا مقصد مبینہ طور پر مقامی ٹرینوں کے اندر چسپاں کیا جانا تھا۔ "مجموعی طور پر 42,000 پوسٹرز ضبط کیے گئے اور ایک رسمی ضبطی پنچنامے کے ذریعے دستاویزی دستاویز کی گئی۔

زبردست اتار چڑھاؤ کے بعد شیئر بازار سبز نشان میں بند

ممبئی (یو این آئی) منگل کے روز ملکی شیئر بازاروں میں زبردست اتار چڑھاؤ دیکھا گیا اور ابتدائی گراوٹ سے سنبھلتے ہوئے اہم اشاریے بالآخر سبز نشان میں بند ہوئے۔ یورپی یونین کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے اعلان کے بعد بازار میں سرمایہ کاروں کے جذبات کو تقویت ملی۔ دونوں فریقوں کے درمیان ایف ٹی اے پر مذاکرات مکمل ہو چکے ہیں، جس کے تحت 99 فیصد ہندوستانی مصنوعات کو یورپی یونین کے ممالک میں ترجیحی بنیاد پر رسائی دی جائے گی۔ بی ایس ای کا 30 حصص پر مشتمل حساس اشاریہ سینسیکس 319.78 پوائنٹس (0.39 فیصد) اضافے کے ساتھ 81,857.48 پوائنٹس پر بند ہوا۔

ملاڈ سلنڈر دھماکے میں سات افراد زخمی

ممبئی: ملاڈ میں سلنڈر پھٹنے سے لگنے والی آگ میں کم از کم سات افراد جھلس گئے۔ چار کو آدھار اسپتال سے اور تین کو کیئر اسپتال سے بی ڈی بی اے اسپتال لے جایا گیا۔ بی ایم سی کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل نے کہا، "یہ واقعہ ملاڈ ویسٹ میں ایک چاول میں، مالوانی گیٹ نمبر 8، اے سی مسجد کے قریب، بھارت ماتا اسکول کے ساتھ پیش آیا۔" یہ واقعہ آج صبح 9 بج کر 25 منٹ پر پیش آیا اور آگ بجھانے کی کوششیں جاری ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا، "آگ گیس سلنڈر میں لیک ہونے کی وجہ سے لگی۔ زخمیوں کو مقامی لوگوں نے کریٹیکل کیئر ہسپتال پہنچایا۔ مزید معلومات کا انتظار ہے۔" ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے اہلکار نے بتایا، "آگ گراؤنڈ فلور اور دو منزلہ عمارت کی پہلی منزل پر ایک کمرے تک محدود تھی، جس میں سلنڈر کا مین والو، گیس کا چولہا، ایل پی جی سلنڈر، اے سی کی چادریں، گھریلو اشیاء، کھانے پینے کی اشیاء، گدے وغیرہ شامل تھے۔"

ممبئی-نوی ممبئی ایئرپورٹ میٹرو کو کابینہ کی منظوری

میٹرو لائن 8 کی لمبائی 35 کلومیٹر، 20 اسٹیشن شامل

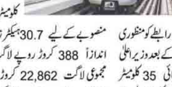

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی صدارت میں منگل کو منعقدہ کابینہ اجلاس میں چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ (این ایم آئی اے) تک میٹرو لائن 8 کے رابطے کو منظوری دے دی گئی ہے۔ ممبئی میں واقع منترالیہ میں کابینہ اجلاس کے بعد وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے بتایا کہ اس میٹرو لائن کی مجموعی لمبائی 35 کلومیٹر ہوگی، جس میں 9.25 کلومیٹر انڈر گراؤنڈ اور 24.636 کلومیٹر ایلیویٹڈ حصہ شامل ہوگا۔ اس پروجیکٹ میں مجموعی طور پر 20 اسٹیشن ہوں گے، جن میں سے 6 انڈر گراؤنڈ اور 14 ایلیویٹڈ ہوں گے۔

انہوں نے بتایا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ ٹرمینل 2 اسٹیشن سے گھاٹ کوپر ایسٹ تک کا حصہ انڈر گراؤنڈ ہوگا، جبکہ گھاٹکوپر ویسٹ اسٹیشن سے نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ ٹرمینل 2 اسٹیشن تک ایلیویٹڈ لائن ہوگی۔ دو اسٹیشنوں کے درمیان اوسط فاصلہ 1.9 کلومیٹر رکھا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق اس منصوبے کے لیے 30.7 ہیکٹر زمین کے حصول کی ضرورت ہوگی، جس پر اندازاً 388 کروڑ روپے لاگت آئے گی، جبکہ پورے پروجیکٹ کی مجموعی لاگت 22,862 کروڑ روپے متوقع ہے۔ دیویندر فڑنویس نے بتایا کہ اس منصوبے میں ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت دونوں 20-20 فیصد ویابلیٹی گیپ فنڈنگ فراہم کریں گی، جبکہ باقی 60 فیصد رقم میٹرو تعمیر کرنے والی نجی کمپنی لائے گی۔ اگرچہ منصوبے کی مدت پانچ سال طے کی گئی ہے، لیکن انہوں نے ہدایت دی ہے کہ اسے ساڑھے تین سال میں مکمل کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔

ناسک کے سرپرست وزیر گریش مہاجن پر بی آر امبیڈکر کی توہین کا الزام

انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت کارروائی کا مطالبہ، ناسک واقعہ سے کلیان کے عوام ناراض

کلیم شیخ

کلیان: 26 جنوری یوم جمہوریہ کے موقع پر ناسک کی تاریخی سرزمین پر سرپرست وزیر گریش مہاجن کی جانب سے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کرنے کا معاملہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ ناسک کی طرح کلیان میں انڈین نیشنل ریپبلکن پارٹی (آئی این آر پی) بھی سرپرست وزیر گریش مہاجن کو ان کے وزارتی عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں انڈین نیشنل ریپبلکن پارٹی (آئی این آر پی) کے قومی صدر دادا صاحب پی پی کھنڈ سے نے اپنے حامیوں کے ساتھ کلیان کے نائب تحصیلدار پنجاب راؤ پوار کو ایک عرضی پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ناسک کے سرپرست وزیر گریش مہاجن کے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے۔ درخواست کے دوران وکیل گلاب کھنڈارے، بالاجی پاترے، سوپنالی تائی سوناونے، سشما دیوی موتگھرے اور دیگر موجود تھے۔

پونے سے ایوت محل جارہی بس میں اچانک آگ

ڈرائیور کی مستعدی سے تمام مسافر محفوظ

اورنگ آباد (یو این آئی) پونے سے ایوت محل جا رہی بس میں جالنہ۔ اورنگ آباد ہائی وے پر منگل کی علی الصبح ایک نجی ٹریولز بس کا ٹائر پھٹنے کے بعد بس میں آگ لگ گئی۔ ڈرائیور کی حاضر دماغی کے باعث تمام مسافر محفوظ طریقے سے بس سے باہر نکلنے میں کامیاب رہے۔ یہ واقعہ سیلگاؤں علاقے میں اس وقت پیش آیا جب نجی ٹریولز کی بس، جس کا رجسٹریشن نمبر MH 29 AW 4444 ہے، پونے سے یوتمال کی طرف جا رہی تھی۔ ابتدائی معلومات کے مطابق بس کا پچھلا ٹائر اچانک چلتی گاڑی کے دوران پھٹ گیا۔ ٹائر پھٹنے کے چند لمحوں بعد بس کے پچھلے حصے سے دھواں اٹھنے لگا۔ ریئر ویو مرر میں دھواں دیکھتے ہی ڈرائیور بھیم راؤ گھوڑے نے فوراً بس کو سڑک کے کنارے روکا اور مسافروں کو خبردار کیا کہ گاڑی میں آگ لگ چکی ہے۔ ڈرائیور کے بروقت انتباہ کے بعد تمام مسافر چند منٹوں کے اندر بحفاظت بس سے اتر گئے۔ اس کے فوراً بعد آگ نے شدت اختیار کر لی اور پوری بس اس کی لپیٹ میں آگئی۔ قریب واقع پیٹرول پمپ کے ملازمین فائر ایکسٹنگویشر لے کر موقع پر پہنچے اور آگ بجھانے کی کوشش کی لیکن تیز ہواؤں کے باعث آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ بدناپور پولیس اور فائر بریگیڈ کے پہنچنے تک بس مکمل طور پر جل کر راکھ ہو چکی تھی۔ اس حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم مسافروں کا سامان اور قیمتی اشیاء جل گئیں۔ مسافروں نے کہا کہ مال و اسباب کے نقصان کے باوجود جان بچ جانا سب سے بڑی راحت ہے۔ آگ لگنے کے باعث کچھ دیر کے لیے ہائی وے پر ٹریفک متاثر رہی، جسے بعد میں پولیس نے کلیئر کر کے آمدورفت بحال کر دی۔

یوم جمہوریہ 2026: شاہ رخ خان سے چرنجیوی تک

فلمی ہستیوں نے مداحوں کو اپنے انداز میں دی مبارکباد

ممبئی: (ایجنسی) ملک میں فلمی ستارے 26 جنوری کو 77 واں یوم جمہوریہ منانے کے لیے اکٹھا ہوئے۔ سینما اور انٹرٹینمنٹ کی دنیا کی مشہور شخصیات بھی حب الوطنی کے جذبے سے اپنی آواز سے آواز ملائی۔ اس دن کی یاد میں جس دن ہندوستان نے اپنے آئین کو اپنایا، بھی اداکاروں نے اپنے سوشل میڈیا ہینڈلز پر دلی مبارکباد پیش کرنے اور تشکر اور فخر کے پیغامات شیئر کیے ہیں۔ عام لوگوں کی طرح کئی فلمی ہستیاں بھی یوم جمہوریہ 2026 منا رہی ہیں۔ بالی ووڈ کے سپر اسٹارز شاہ رخ خان، اکشے کمار، چرنجیوی، جونیئر این ٹی آر، کرینہ کپور خان، پرینکا چوپڑا، سدھارتھ ملہوترا، ریتک روشن، کمل ہاسن، اور دیگر نے سوشل میڈیا پر اپنے مداحوں کو مبارکباد دی ہے۔ سپر اسٹار شاہ رخ خان نے کہا ہندوستانی ہونے پر فخر ہے۔ ہمارا ملک ہمیں سکھاتا ہے کہ تنوع میں طاقت اور اتحاد ہے۔ ہم سب کو یوم جمہوریہ مبارک ہو۔ جئے ہند اور سب سے پیار۔ اداکار ریتک روشن نے اپنے انسٹاگرام ہینڈل پر لکھا، "آپ سب کو یوم جمہوریہ مبارک ہو، جئے ہند۔" ساؤتھ انڈین سپر اسٹار چرنجیوی نے اپنے انسٹاگرام ہینڈل پر ایک تصویر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، "77 ویں یوم جمہوریہ پر میرے تمام ہم وطنوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ آئیے ہم اپنے آئین کا احترام کریں اور ایک مضبوط، ترقی پسند ہندوستان کے لیے متحد رہیں۔ جئے ہند۔"

"آر آر آر" اسٹار جونیئر این ٹی آر اور رام چرن نے بھی سوشل میڈیا پر اپنے مداحوں کو مبارکباد دی۔ جونیئر این ٹی آر نے لکھا، "77 واں یوم جمہوریہ۔ ہمارے آئین پر فخر ہے۔ ہندوستانی ہونے پر فخر ہے۔ جئے ہند۔" رام چرن نے لکھا، "77 واں یوم جمہوریہ مبارک۔ دعا ہے کہ ہم اتحاد، ذمہ داری اور فخر کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔"

پشپا اداکار الو ارجن نے سادہ اور پیارے انداز میں لکھا، "ہمارے آئین کی روح کا جشن۔ یوم جمہوریہ مبارک ہو۔ جئے ہند۔" ملیالم سپر اسٹار موہن لال نے اپنی پوسٹ میں ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت کا ذکر کیا۔ اپنے ایکس ہینڈل پر پوسٹ شیئر کرتے ہوئے، انہوں نے لکھا، "اس یوم جمہوریہ پر، ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت اس کے لوگ ہیں۔ جیسے ہی ہم اپنے ماضی کا احترام کرتے ہیں اور اپنے حال کو مناتے ہیں، ہم ایک مضبوط مستقبل کے لیے کوشش کرتے رہیں گے۔ جئے ہند۔ یوم جمہوریہ مبارک ہو۔"

مرادآباد میں حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا جشن یوم جمہوریہ

مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے مجاہدانہ اور سرفروشانہ کارناموں کو اجاگر کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا،، کے حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ ہندوستان کا 77 واں جشن یوم جمہوریہ سرکاری، نیم سرکاری، سیاسی، سماجی، تعلیمی اداروں میں بڑے جوش وخروش سے منایا گیا۔اس دوران آن بان شان سے ترنگے کی پرچم کشائی کی گئی۔قومی ترانہ اور ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے ،ساتھ ہی مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے مجاہدانہ اور سرفروشانہ کارناموں کو اجاگر کیا گیا۔

پولیس لائنز مرادآباد میں اتر پردیش کے وزیر (آزادانہ چارج) جے پی ایس راٹھور نے ملک کے 77 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی پرچم لہرانے کے بعد وہاں منعقد کی گئی شاندار پریڈ کا معائنہ کیا اور پریڈ کی سلامی لی۔ پولیس پریڈ گراونڈ میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنے خطاب میں انہوں نے

یوم جمہوریہ کے پرمسرت موقع پر موجود شہریوں اور پولیس اہلکاروں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ سماج کے ہر طبقے کو ساتھ لے کر، ہر طبقے کی شراکت کے ساتھ، ہندوستان بڑی طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس موقع پر ہمیں آئین بنانے والوں کی روح کو بھانپ کر ملک کی وحدت اور ترقی کا عہد کرنا چاہیے اور ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لاتعداد محبِ وطن اور لازوال شہداء نے ساری زندگی آزادی کی جنگ لڑی اور آزادی کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا۔اس موقع پر بہترین خدمات انجام دینے والے پولیس افسران و پولیس اہلکاروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام میں کمشنر انجنیا کمار سنگھ، ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس مرادآباد منیراج جی، ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ستپال انٹل، ایس پی سٹی کمار رنوجے سنگھ، ایس پی آر اے کنور آکاش سنگھ، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، پولس سرکل آفیسر اور پولیس فورس کا عملہ اور ان کے اہل خانہ، شہر ایم ایل رتیش گپتا، ایم ایل سی ڈاکٹر جے پال سنگھ ویست، گوپال انجان، اے ڈی ایم سٹی جوتی سنگھ سمیت سیاسی سماجی اور پولیس وانتظامیہ کے افسران اور عام عوام اور سکول کے طلباء وغیرہ کی کثیر تعداد شرکت رہی۔

کمشنری عمارت پر ڈویژنل کمشنر انجنیا کمار سنگھ

نے یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی پرچم لہرایا اور آئین سے وابستگی کا حلف دلایا۔ اپنے صدارتی خطاب میں کمشنر نے کمشنریٹ کے تمام ملازمین کو یوم جمہوریہ کی دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ یوم جمہوریہ کا قومی تہوار ہمیں آزادی پسندوں کی قربانیوں اور شہادتوں کی یاد دلانے کے ساتھ ساتھ آئینی فرائض کی ادائیگی کے لیے راغب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو اپنے ملک کے لیے کچھ وقت نکالنا چاہیے، حب الوطنی صرف سرحد پر لڑنے سے نہیں ہوتی، ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے ہمارے بہادر سپاہی اس امید کے ساتھ کرتے ہیں کہ ہمارا ملک بہتر ہوگا۔ ہر شخص کو اپنے وقت میں سے کچھ ملک اور معاشرے کے لیے دینا چاہیے۔اس موقع پر ایڈیشنل کمشنر ایڈمنسٹریشن ا، ایڈیشنل کمشنر ایڈمنسٹریشن II ، ایڈیشنل کمشنر فوڈ اینڈ سیفٹی، ڈپٹی کمشنر فوڈ بشمول اور سینئر ایڈمنسٹریٹو آفیسر، انتظامی افسران، نذیر اور کمشنریٹ کا عملہ موجود رہا۔

کلکٹریٹ میں ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ نے ملک کے یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی پرچم

لہرایا۔ کلکٹریٹ کے تمام ملازمین کو یوم جمہوریہ کے لیے اپنی دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 26 جنوری کا قومی تہوار ہمیں اپنے شاندار آئین کے تئیں عزم ظاہر کرنے کا سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔ ہمیں آئین کی بنیادی روح کو یاد رکھنا چاہیے۔ حکومت اس سال وندے ماترم گانے کی 150 ویں سالگرہ منا رہی ہے۔ قومی ترانے کے ساتھ ساتھ ہمیں وندے ماترم کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ ہمیں خود کو خود انحصار بنانا چاہیے اور سودیشی کو اپنانا چاہیے۔ آج ہمیں خواتین کی طاقت کی نمائندگی کا عہد بھی کرنا چاہیے، تب ہی ملک ترقی کی منازل طے کرے گا۔ ہمیں اپنے کام کو خواتین کے لیے دوستانہ بنانا چاہیے اور اپنے ملک کو خود انحصار اور سودیشی بنانا چاہیے۔ ہندوستان کی آزادی کی تحریک پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے قدیم ملک ہندوستان نے پوری دنیا کے لیے جمہوری نظام حکومت کا علمبردار کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ ہمیں اپنے جمہوری ملک میں بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی پر مبنی جمہوری معاشرے کی تعمیر کے لیے مسلسل کوشش کرنی چاہیے۔ ضلع مجسٹریٹ نے یوم جمہوریہ کے موقع پر آئین سے وابستگی کا حلف بھی دلایا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) محترمہ سنگیتا گوتم، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (سٹی) جیوتی سنگھ، سٹی مجسٹریٹ ونے پانڈے علاوہ کلکٹریٹ کے تمام افسران اور ملازمین موجود رہے۔

میونسپل کارپوریشن کے دفتر پر بلدیہ کمشنر دیوانشو پٹیل نے ترنگا پھہرایا اور قومی گیت پیش کیا گیا۔ بعد میں ایمانداری، ذمہ داری، سچائی اور قومی یکجہتی کا حلف دلایا۔ اس دوران نگر نگم کے تمام افسران اور اسٹاف موجود رہا۔

ہیویٹ مسلم انٹر کالج و مولانا آزاد مسلم گرلز انٹر کالج کا مشترکہ طور ۷۷واں جشن یوم جمہوریہ بہت ہی دھوم دھام اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ سب سے پہلے طلبہ کے ساتھ پربھات ریلی نکالی گئی۔ کالج منتظمہ کمیٹی کے منیجر مفتی اعظم وکارگزار پرنسپل نعمان جلیل نے پرچم کشائی کی۔ اس دوران کمیٹی کے صدر چودھری زعیم ،نازش صدیقی، محمد شاکر صدیقی، حاجی عظیم قریشی، قمر پرویز، مولانا آزاد مسلم گرلز انٹر کالج کی پرنسپل رحمت بی کے علاوہ دیگر ممبران و جملہ اسٹاف موجود رہا۔ بعدہ دونوں کالج کے طلبہ وطالبات نے ایک سے بڑھکر ایک حب الوطنی پر مبنی ثقافتی پروگرام پیش کیے۔

□ جمعیۃ علماء شہر مرادآباد کے زیر اہتمام یوم جمہوریہ کے موقع پر شہر کے مختلف مقامات پر یوم جمہوریہ کا انعقاد بڑے تزک واحتشام اور دھوم دھام سے ہوا۔ مفتی ابوبکر صدیق منصور پوری کی سرپرستی اور شہر صدر مولانا محمد طاہر قاسمی کے ایماء پر سب سے پہلے جگر پارک گلشہید پر سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے قاری محمد ابراہیم امام جامع مسجد مرادآباد و نائب صدر جمعیۃ علماء شہر اور مولانا عتیق الرحمن صدر حلقہ نمبر 4/شہر کی قیادت میں پرچم کشائی کی گئی اور قومی ترانہ پڑھ کر یکجہتی اور ملک وملت کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ وہیں جامع مسجد پارک میں حلقہ نمبر۔2/ کے صدر قاری غلام مصطفیٰ کی قیادت میں جمعیۃ علماء شہر جمعیۃ یوتھ کلب کے زیر اہتمام پرچم کشائی اور یوم جمہوریہ تقریب منعقد ہوئی اس موقع پر ذمہ داران جمعیۃ علماء شہر اور معززین شہر نے یوم جمہوریہ کی مناسبت اور دستور ہند کی اہمیت اور افادیت سے متعلق خطابات پیش کیا۔ جس میں مہمان خصوصی کے طور مفتی ابوبکر صدیق منصور پوری موجود رہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد صادق اور مفتی سید فہد علی نائب امام شہر اور مولانا مزمل حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء شہر مرادآباد نے بھی خطاب کیا۔ اس کے علاوہ جمعیۃ کے دیگر ذمہ داران بھی کافی تعداد میں شریک رہے۔ جن میں مولانا عثمان، قاری نفیس الرحمن ،مولانا عبدالحق رسول پوری، مولانا محسن جمال ، ماسٹر وعظ امان وغیرہ شامل رہے۔ جمعیت یوتھ کلب کے نوجوانوں نے بڑے جوش وخروش اور منظم انداز میں پرچم کشائی کرانے میں تعاون پیش کیا۔ قاری محمد ابراہیم کی دعا پر پروگرام پروگرام ختم ہوا۔ نیز دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء شہر مرادآباد کے تحت چلنے والے مختلف مکاتب میں بھی پرچم کشائی کی تقریب منعقد کی گئی جس میں مفتی ابوبکر صدیق منصور پوری کے علاوہ اساتذہ مکاتب ودیگر اہل محلّہ اور مکتب کے ذمہ داران بڑی تعداد میں بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے موجود رہے۔ علاوہ ازیں مکتب ابوبکر صدیق ہری مسجد لالباغ، مکتب محمدیہ ابراہیمی مسجد کسرول، کنارے والی مسجد محلّہ برولان میں بھی پرچم کشائی ہوئی۔

عظیم دینی درسگاہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد میں ۲۶ر جنوری کے موقع پر ’’جشن یوم جمہوریہ‘‘ ہر سال کی طرح امسال بھی دو نشستوں میں منایا گیا، پہلی نشست جس میں جامعہ کے طلبہ نے بعد نماز فجر متصلاً ’’مدنی مسجد‘‘ میں جمہوریت کے موضوع پر اچھی تقاریر، دلکش ترانے، عمدہ نظمیں پیش کیں، بعدہٗ مولانا خورشید انور، مولانا محمد اسعد اور مفتی محمد رضوان کا بیان ہوا، جس کی صدارت جامعہ کے نائب مہتمم حضرت مولانا عبدالناصر فرمائی جب کہ نظامت کے فرائض مولوی محمد خالد امیٹھی نے انجام دی۔ اس پروگرام میں جامعہ کے اہم اساتذہ اور ملازمین نے شرکت کی۔ دارالطلبہ لالباغ کے وسیع صحن میں 9:00 بجے ترنگے کی پرچم کشائی جامعہ کے مہتمم مولانا سید اشہد رشیدی نے کی۔ ادارہ حفظ الرحمٰن پرائمری اسکول کے اساتذہ وطلبہ بھی پورے طور پر شریک رہے۔ حضرات اساتذہ کرام نے تمام مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے مجاہدانہ اور سرفروشانہ کارناموں کو اجاگر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ سیکولزم کی بقا اور مضبوطی کے لئے ذاتی مفادات سے اوپر اٹھ کر تمام سیاسی، سماجی اور دفاعی قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پر آنا چاہئے اور مل جل کر دیش کی جمہوری ڈھانچے کی حفاظت کرنی چاہئے، نیز فرمایا جمہوری آئین ہمارے بزرگوں کی ہی دین ہے، آئین ہند کو تیار کرنے میں اور اس کو سیکولر بنانے میں مجاہد علماء بالخصوص جمعیۃ علماء ہند کا بڑا دخل رہا ہے، انہیں بزرگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے مدارس، مراکز، مساجد، خانقاہیں اور اسلامی شعائر سب محفوظ ہیں؛ لہٰذا ہم اپنے ان پرکھوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور ان کی روحوں سلام کرتے ہیں۔ ادارہ حفظ الرحمٰن کے طلبہ، طالبات نے نعت، آزادی کے ترانے اور تقاریر پیش کئے۔ اس پروگرام کی نظامت ماسٹر راحت زماں نے کی، اس موقع پر جامعہ کے نائب مہتمم مولانا محمد عبدالناصر، مولانا عبدالجلیل اور ادارہ حفظ الرحمٰن کے تمام اساتذہ اور دیگر کارکنان کی شرکت رہی۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع الہدیٰ گلشہید میں

ہندوستان کا ۷۷واں جشن یوم جمہوریہ تزک احتشام او وجوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ مدرسہ کے پرنسپل مولانا محمد یحییٰ قاسمی نے جملہ اساتذہ کرام وطلباء و طالبات کے ساتھ ترنگے کی پرچم کشائی کی اور طلبہ نے قومی ترانہ پیش کیا۔ جشن کی اس تقریب میں مقررین اور مدرسہ کے طلباء و طالبات نے ہندی ،اردو وانگریزی زبان میں یوم جمہوریہ اور آئین ہند کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی۔ طلباء وطالبات نے یوم جمہوری کی مناسبت سے تقاریر، نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ مدرسہ ہذا کے پرنسپل مولانا محمد یحییٰ قاسمی نے اہل وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارک باد دیتے ہوئے ملک کی آزادی کے لیے قربانی دینے والے تمام سپوتوں کو خراج تحسین پیش کی اور علماء کرام کی قربانیوں سے روشناس کرایا۔ پروگرام کی صدارت مفتی محمد طیب قاسمی نے کی اور نظامت کے فرائض ماسٹر محمد نہال نے انجام دیے۔ اس دوران مفتی سید فہد علی ،مولانا محمد مزمل حسین، مفتی محمد لقمان، مولانا نعیم احمد، مولانا زبیر عالم، مولانا مفتی محمد تسلیم، مفتی محمد طارق عزیز، مولانا عبید الرحمٰن، قاری سہیل، مولانا عبدالقادر، قاری عبدالخالق ،مولانا مستعد عالم، سہیل اختر، اور جملہ اساتذہ کرام موجود رہے۔

جامعہ قاسمیہ دار العلوم زکریا، ٹرانسپورٹ نگر مرادآباد میں ۷۷ واں جشن یوم جمہوریہ حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ ترنگے کی پرچم کشائی جامعہ کے مہتمم مولانا محمد ابوذر قاسمی و نائب مہتمم مولانا محمد عالم قاسمی نے کی اور قومی گیت پیش کیا۔ جشن کا آغاز تلاوتِ کلام اللہ اور نعتِ رسول پاک سے ہوا۔ بعد ازاں جنگ آزادی میں اکابر دیوبند اور ہندوستان کے ان جاں باز سپاہیوں وشہیدوں کا تذکرہ کیا؛ جنہوں نے اپنے مال و زر اور خاندان و اولاد کی عظیم قربانیاں پیش کرتے ہوئے سرزمین ہند کو ظالم وجابر حکمرانوں سے آزاد کرایا اور ہندوستان سے سچی محبت کا ثبوت پیش کیا۔ بعدہ ملکی بھائی چارے کے قیام اور امن و سلامتی کے لیے بھی دعائیں کی گئیں۔ نظامت کے فرائض محمد رضوان قاسمی سنبھلی نے انجام دیئے۔ اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ، دیگر ملازمین، طلبہ عزیز ومعززین شہر نے شرکت کی۔

جامعہ انیس العلوم، طار پور، مرادآباد نے 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا۔ مدرسہ کا پورا کیمپس حب الوطنی کے جذبے سے لبریز رہا۔ پروگرام کا آغاز حب الوطنی کے گیتوں سے ہوا، جسے جامعہ کے طلباء نے جوش جذبے اور نظم و ضبط کے ساتھ پیش کیا۔ طلباء کی پرفارمنس نے سامعین کے دلوں میں ملک کے لیے محبت، احترام اور ذمہ داری کا جذبہ مزید ابھارا۔ اس موقع پر علمائے کرام نے آزادی کے حصول کے لیے ہمارے بزرگوں اور عظیم آزادی پسندوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کی آزادی اور آئین کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے ہندوستان کی آزادی میں علمائے کرام اور مذہبی اداروں کے اہم او تاریخی کردار کو بھی خاص طور پر بتایا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ہارون صاحب نعیمی نے طلباء کو ملک کے ذمہ دار شہری بننے، آئین کا احترام کرنے، باہمی بھائی چارے کو مضبوط کرنے اور تعلیم کے ساتھ ساتھ حسن اخلاق کو اپنانے کی نصیحت فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ ملکی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب نوجوان نسل قومی مفاد کو ترجیح دے۔ اس موقع پر مفتی ضیاء الرحمٰن، مولانا احمد رضا نعیمی اور جامعہ کے تمام اساتذہ کرام موجود تھے۔ پروگرام کا اختتام ملک وملت کی ترقی، خوشحالی وسلامتی کی دعا کے ساتھ ہوا۔

سماجوادی پارٹی کے چکر کی ملک واقع دفتر پر جشن یوم جمہوریہ حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ پرچم کشائی ضلع صدر ڈی پی یادو اور شہر صدر اقبال حسین انصاری نے مشترکہ طور پر کی۔ قومی ترانہ پیش کرنے کے ساتھ مجاہدین آزادی کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کی گئی۔ اس دوران دھرمیند یادو، لقمان خان، مکیش یادو، نیگ بھارتی، مہیند سنگھ، گجیند رسنگھ، دانش مرزا، شاہد سیفی، عطاالرحمٰن وغیرہ کی شرکت رہی۔

کانگریس پارٹی کے ضلع صدر اونود گمبر و شہر صدر حاجی جنید اکرام کی قیادت میں جشن یوم جمہوریہ کے موقع پر جی آئی سی چوراہہ سے پربھات ریلی نکالی گئی۔ اس دوران حب الوطنی نعروں کے ساتھ راستے میں پڑنے والے شہداء مقام پان دریبہ وٹاؤن ہال او پارٹی دفتر چوموکھاپل وگرہٹی پر پرچم کشائی کر کے قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ ریلی میں کثیر تعداد میں کانگریسی کارکنان نے شرکت کی۔

دینی تعلیمی بورڈ کے تحت بورڈ امتحان کا انعقاد، 14 مکاتب کے 116 طلبہ وطالبات کی شرکت

دیوبند (عارف عثمانی)

جامعہ زینب للبنات قاسم پرا، دیوبند میں دینی تعلیمی بورڈ (جمعیۃ علماء ہند) ضلع سہارنپور کے زیرِ اہتمام بورڈ امتحان منعقد کیے گئے۔ اس امتحان میں ضلع کے 14 مکاتب سے تعلق رکھنے والے 116 طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ امتحان و پروگرام کی منتظمہ کے فرائض شیرہ مولانا عبد الرحمٰن قاسمی نے ادا کیے۔ امتحان کے بعد دوپہر 2 بجے ایک مقصد تعلیمی و اصلاحی پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کی نظامت مولانا ثناء اللہ قاسمی نے کی۔ مہمانانِ خصوصی اور خطابات پروگرام کے مہمانانِ خصوصی مولانا مفتی عبدالرزاق امروہی، مولانا محمد گلفام مظاہری (صدر جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور) نے کامیاب طلبہ وطالبات کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات اور سرٹیفکیٹس سے نوازا۔ یہ پورا پروگرام مولانا حسین احمد مدنی (سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش) کی زیرِ نگرانی انجام پایا۔ مولانا مفتی عبدالرزاق امروہی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کا دور سہولتوں کا دور ہے، جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں قرآنِ کریم سیکھنے اور سکھانے کے لیے عظیم قربانیاں دی گئیں، فاقے برداشت کیے گئے اور سخت مشقتیں جھیلی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ کا خاص فضل ہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے ایسے نازک دور میں مکاتب کا منظم اور مضبوط نظام قائم کیا اور معلمین کے لیے تربیتی ڈھانچہ فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن سیکھنا اور سکھانا سب سے بڑی سعادت ہے، اور مکاتب دینی نظام کی بنیاد اور ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اس موقع پر مولانا محمد گلفام مظاہری نے مکاتب کی اہمیت اور ضرورت کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے گلی گلی، محلّہ محلّہ اور مسجد مسجد مکاتب قائم کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ دینی بقا اور نسلِ نو کی اصلاح مکاتب کے بغیر ممکن نہیں۔ پروگرام میں بطورِ خاص قاری توحید، قاری نوشاد، مولانا شاکر، مولانا دلور، قاری عمر فاروق، مفتی معصوم مولانا علی حسن مظاہری، قاری صادق، مفتی فرمان، قاری فرمان اور قاری عثمان نے شرکت کی۔ آخر میں علماء کرام نے دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے استحکام اور ملت کے روشن مستقبل کے لیے خصوصی دعا کی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں نمایاں اور کلیدی کردار دیوبند پروجیکٹ کے منتظم اسماعیل قریشی نے ادا کیا۔

مدارس کے طلبا کے ساتھ شرپسندوں کی مار پیٹ

وفد نے ضلع نائب صدر کی قیادت میں تھانہ بڑگاؤں پہنچ کر انسپکٹر رمیش رانا سے کی ملاقات

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند آتے ہوئے طلبہ مدارس کے ساتھ شرپسندوں کے ذریعہ مارپیٹ کرنے کا معاملہ روشنی میں آیا ہے۔ اس بابت آج جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے ایک وفد نے ضلع نائب صدر مولانا شمشیر قاسمی کی قیادت میں تھانہ بڑگاؤں پہنچ کر انسپکٹر رمیش رانا سے ملاقات کی اور اس معاملہ کی تحریری شکایت کی۔ محمد احسان ولد رکن الدین ساکن گاؤں گڑھی دولت تھانہ کاندھلہ ضلع شاملی نے جمعیت علماء ہند کے ضلع نائب صدر مولانا شمشیر قاسمی و دیگر رہنماؤں کے ساتھ تھانہ بڑگاؤں پہنچ کر پولیس کو دی گئی تحریر میں بتایا کہ گزشتہ روز وہ اپنے دو دوستوں اویس ولد افضال اور اعظم ولد فاضل دونوں ساکن گڑھی دولت کے ساتھ نانوتہ سے دیوبند جانے کے لیے ایک میجک گاڑی میں سوار ہوا تھا۔ گاڑی میں پہلے سے کچھ شرارتی عناصر موجود تھے جو راستے بھر فحش اور نازیبا زبان استعمال کر رہے تھے اور مذہبی نعرے لگا کر مسلمانوں کے خلاف توہین آمیز الفاظ کہہ رہے تھے۔ محمد احسان کے مطابق انہوں نے امن وامان برقرار رکھنے کی نیت سے اس رویے کو نظر انداز کیا، لیکن تھانہ بڑگاؤں کے علاقے میں گاؤں جھیرن کے قریب ان افراد نے خاص طور پر ان تینوں کو نشانہ بناتے ہوئے کھلے عام گالی گلوچ شروع کر دی۔ جب متاثرین نے اس کی مخالفت کی اور شائستگی کی بات کہی تو ان افراد نے فون کے ذریعے اپنے دیگر ساتھیوں کو بلا لیا اور کچھ ہی [illegible] میں کئی نوجوان گاڑی کے پاس جمع ہو گئے۔ الزام ہے کہ بعد ازاں ان لوگوں نے محمد احسان اور اس کے دونوں دوستوں پر حملہ کر دیا، انہیں لات گھونسوں اور پتھر سے مارا پیٹا اور شدید تشدد کیا گیا، جس میں [illegible] تینوں شدید زخمی ہو گئے۔

مدرسہ ادارۃ الصالحات میں یومِ جمہوریہ کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

دیوبند: (عارف عثمانی) یومِ جمہوریہ کے موقع پر شہر کے محلّہ امبا وہار میں واقع مدرسہ ادارۃ الصالحات میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس پروگرام کی قیادت مسلم راشٹریہ منچ کے برٹھ صوبہ کے کنوینر فیض الرحمن نے کی، جس میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات، علماء کرام، سماجی کارکنان اور بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز سماجی کارکن منیش چودھری نے دیگر معزز مہمانوں کے ہمراہ مدرسہ کے احاطہ میں قومی پرچم ترنگا لہرا کر کیا۔ اس موقع پر طلبہ وطالبات نے حب الوطنی پر مبنی تقاریر، نغمے اور ثقافتی پروگرام پیش کر کے وطن عزیز کے تئیں اپنی عقیدت اور وابستگی کا بھرپور اظہار کیا۔ مہمانِ خصوصی منیش چودھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی آزادی اور ترقی میں ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لوگوں کا مساوی کردار رہا ہے۔ مسلم راشٹریہ منچ کے کنوینر فیض الرحمٰن نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام مذاہب کی اصل تعلیم انسانیت، امن اور بھائی چارے کی ہے۔ انہوں نے 1857ء کی پہلی جنگِ آزادی سے لے کر ملک کی آزادی تک مسلمانوں کی تاریخی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بہادر شاہ ظفر، بیگم حضرت محل، خان بہادر خان اور مولوی احمد اللہ شاہ نے انگریزوں کے خلاف جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تقریب کے اختتام پر ملک کی سلیت، اتحاد اور خوشحالی کے لیے دعا کی گئی۔ اس موقع پر مولانا حماد ندوی (پرنسپل)، مولانا دانش (انچارج)، مولانا آصف محمد، شوزیب انصاری (سکریٹری، ہیومینیٹی ویلفیئر)، صابرہ انجم (ہیومینیٹی ویلفیئر) سمیت متعدد معزز شخصیات اور سینکڑوں طالبات موجود ہیں۔

جشن یوم جمہوریہ کے عنوان پر شاہ اسلامک اکیڈمی میں پروگرام منعقد

دیوبند: (عارف عثمانی) 77 ویں یوم جمہوریہ کے پرمسرت موقع پر مظفرنگر کے ادارہ شاہ ولی اللہ اسلامک اکیڈمی جامع مسجد حوضوالی لوہیا بازار میں ایک تقریب جشن جمہوریت منعقد کی گئی۔ جس کا آغاز ملک کے قومی ترانہ سے کیا گیا۔ تقریب کی صدارت اکیڈمی کے بانی الحاج قاری محمد خالد بشیر قاسمی نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے ملک کے عظیم سیاسی قائدین اور ملک کے دستور ساز اراکین کو خراج عقیدت پیش کیا۔ خصوصا دستور ساز کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر بھیم راو امبیڈکر کو اور ان تمام دانشوران ملک اور عمائدین وطن کو یاد کیا جن کی جدوجہد اور جانفشانیوں سے ملک کو ایک مثالی آئین ملا اور ملک میں جمہوریت کا نفاذ عمل میں آیا۔ صدارتی خطاب میں قاری خالد بشیر نے کہا کہ ملک اکثریت میں وحدت کے نظریہ سے ہی ترقی کر سکتا ہے اسی نظریہ کو ہمارے اکابر نے پیش کیا تھا اور اس کیلئے بے شمار جدوجہد کی تھی اسی وجہ سے جمہوریت کا تحفظ وقت کا سب سے اہم مسئلہ ہے اور اقلیتوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے جشن جمہوریت کا انعقاد جمہوریت کی تفہیم اور افادیت جمہوریت کے ادراک کے ساتھ ہونا چاہئے انہوں نے اقلیتی اداروں وتنظیموں سے اپیل کی کہ ملک کے موجودہ جمہوریت شکن ماحول میں جشن جمہوریت تقریبات ماضی سے زیادہ اہتمام کے ساتھ منعقد کی جائیں جس میں برادران وطن کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا جائے۔ تقریب کی نظامت کرتے ہوئے معروف قانون داں محبوب عالم انصاری ایڈوکیٹ نے کہا کہ 15 اگست 1947 کو ملک آزاد ہوا اور 26 جنوری 1950 کو ملک میں آئین نافذ ہوا جس کی بنیاد پر ملک کو ایک جمہوری نظام ملا اور 26 جنوری یوم جمہوریہ قرار دیا گیا۔ تقریب سے شاہ باز قریشی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ دہلی، تحسین علی اساروی ڈاکٹر آس محمد امین ماہر تعلیم ماسٹر دانش قریشی ماسٹر اختر خان قاری شوکت علی نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر شاہ ولی اللہ اسلامک اکیڈمی کی جانب سے شہر کی متعدد سماجی شخصیات کو چراغ جمہوریت ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی جارحیت، گھروں کی مسماری، گرفتاریاں اور آبادکاروں کی درندگی جاری

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہر الخلیل کے مختلف علاقوں میں تلاشی کارروائیاں کیں گھروں کو مسمار کیا اور شہریوں کو گرفتار کیا۔ اسی دوران رام اللہ گورنری کے مشرقی علاقوں میں یہودی آبادکاروں کے حملے ایک بار پھر شدت اختیار کر گئے۔

قابض اسرائیلی فوج نے الخلیل کے جنوب میں بلدہ السموع میں فلسطینیوں کے گھروں پر دھاوا بولا۔ ان گھروں کے مالکان میں جمال احمد عبداللہ الدغامین بھی شامل ہیں۔

اسی طرح قابض فوج نے الخلیل کے جنوب میں مسافر یطا کے علاقے میں دو رہائشی کمرے مسمار کیے اور پانی کے دو کنویں مٹی سے بھر دیے۔ تلاشی کارروائیوں کے دوران ایک نوجوان کو گرفتار بھی کیا گیا۔ مسافر یطا مرکز میں قابض فوج بھاری مشینری کے ساتھ داخل ہوئی اور تقریباً پچاس مربع میٹر پر مشتمل دو رہائشی کمرے زمین بوس کر دیے۔ یہ کمرے محمود النجار اور ان کے بیٹے محمد کی ملکیت تھے جن میں گیارہ افراد رہائش پذیر تھے۔ قابض افواج نے قریي※ المرکز سے نوجوان محمد یوسف مخامرہ کو بھی گرفتار کر لیا جب کہ مسافر یطا ہی کی الفخیت میں شہریوں کے پانی کے دو کنویں مٹی سے بند کر دیے گئے۔ ادھر رام اللہ کے مشرق میں واقع بیتین میں قابض افواج نے مسلسل گرفتاری مہم کے تحت دو نوجوانوں براء جرابعہ اور بلال قندیل کو حراست میں لے لیا۔

اسی تناظر میں یہودی آبادکاروں نے القدس گورنری کے محکمہ آب رسانی کے عملے پر حملہ کیا جو رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع عین سامیہ کے علاقے میں ایک پانی کے کنویں پر ہنگامی مرمتی کام انجام دے رہے تھے۔ آبادکاروں نے کنویں نمبر 6 اور 4 کے گرد باڑ لگا دی جس کے باعث فنی عملہ وہاں تک رسائی حاصل نہ کر سکا اور مرمت کا کام ادھورا رہ گیا۔ یہ اقدام پانی کے بحران کو مزید سنگین بنانے کے ساتھ شہریوں کی جانوں کو براہ راست خطرے میں ڈال رہا ہے۔ اکتوبر 2023ء میں غزہ پر نسل کش جنگ کے آغاز کے بعد سے مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی افواج اور آبادکاروں کے حملوں میں خطرناک اضافہ دیکھا گیا ہے۔ فلسطینی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس عرصے کے دوران 1108 فلسطینی شہید ہوئے تقریباً 11 ہزار زخمی ہوئے اور 21 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا۔

یو جی سی کے نئے قانون پر کہرام، ملک بھر میں احتجاج

بی جے پی کے اندر سخت مخالفت، پارٹی لیڈران کے استعفوں کا سلسلہ شروع، حکومت کا بیان جاری، سپریم کورٹ میں عرضی

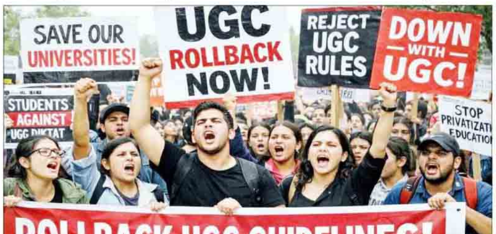

نئی دہلی، (صحافت بیورو) یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے نئے قانون نے ملک بھر میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ مختلف ریاستوں میں اپوزیشن پارٹیاں اس کے خلاف آواز اٹھا رہی ہیں اور سڑکوں پر احتجاج بھی دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اتر پردیش میں اس قانون کے خلاف ناراضگی کچھ زیادہ دکھائی دے رہی ہے، جہاں پہلے تو بریلی کے سٹی مجسٹریٹ النکار اگنی ہوتری نے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور اب کئی بی جے پی لیڈران کے استعفوں کی خبر بھی سامنے آ رہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بی جے پی کے کئی عہدیداروں اور بڑے لیڈران نے یو جی سی کے نئے قانون پر اپنی سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ شراوستی میں سابق ضلع صدر سمیت کئی لیڈران نے 26 جنوری کو اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ انھوں نے نہ صرف یو جی سی کے تئیں اپنی ناراضگی ظاہر کی، بلکہ حکومت کے خلاف نعرہ بازی بھی کی۔ اس سے پارٹی کے اندر داخلی رنجش کا اندیشہ بہت بڑھ گیا ہے، جو کہ یوگی حکومت کے لیے مشکلیں کھڑا کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

یو جی سی اور حکومت کا موقف ہے کہ یہ اصول ایک محفوظ اور مساوی ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے کہا کہ میں سب کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی امتیاز نہیں ہوگا اور قانون کا غلط استعمال نہیں ہوگا۔ اداروں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ انہیں ذمہ داری سے نافذ کریں۔ کسی بھی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے وزارت تعلیم جلد ہی وضاحتیں جاری کرے گی۔ قوانین میں ذات کے علاوہ مذہب، جنس، جائے پیدائش اور معذوری کی بنیاد پر امتیازی سلوک شامل ہے اور کمیٹی میں او بی سی کی نمائندگی بھی شامل ہے۔

ایڈوکیٹ ونیت جندال نے سپریم کورٹ میں ایک مفاد عامہ کی عرضی (PIL) دائر کی ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ضابطے آئین کے آرٹیکل 14، 15 اور 21 کی خلاف ورزی کرتے ہیں، کیونکہ عام زمرے کے طلباء کے لیے کوئی تحفظ نہیں ہے۔ درخواست میں حکام کو اس شق پر عمل درآمد یا عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے بجائے، ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کی تعریف ذات پات کے غیر جانبدارانہ اور آئینی طور پر درست طریقے سے کی جانی چاہیے تاکہ وہ تمام افراد محفوظ رہیں جنھیں ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بہرحال احتجاج ملک بھر میں پھیل گیا ہے۔ طلباء نے دہلی میں یو جی سی ہیڈکوارٹر کے باہر احتجاج کیا، جبکہ لکھنؤ یونیورسٹی، میرٹھ، ہاپوڑ، سہارنپور، الور، مدھوبنی، بریلی، اور رانچی یونیورسٹی (جھارکھنڈ) سمیت کئی مقامات پر مارچ اور نعرے لگائے گئے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق شراوستی میں سابق ضلع صدر اودے پرکاش تیواری نے یو جی سی کے نئے قانون پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کچھ اصولوں کو ناقابل قبول ٹھہرایا۔ انھوں نے پی ایم مودی کے 'من کی بات' کی بھی سخت مخالفت کی اور کہا کہ 'من کی بات' سننا کوئی ضروری نہیں ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے سابق ضلع صدر نے کہا کہ یو جی سی ہمارے بچوں کے لیے بہت نقصاندہ ہے، اور اس قانون کے کچھ اصول ہمارے بچوں کے مفاد میں نہیں ہیں۔ دوسری طرف بی جے پی ایجوکیشن سیل کے ضلع صدر راج کشور پانڈے نے بھی نئے قانون کی مخالفت کی ہے۔ انھوں نے اسے برہمن اور اعلیٰ ذات کے بچوں کا مخالف قرار دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ برہمن اور اونچی ذات کے لیے کہیں نہ کہیں یہ قانون خطرہ ہے۔ راجدھانی لکھنؤ سے بھی بی جے پی کے لیے بری خبر سامنے آ رہی ہے۔ ضلع بی جے پی کے کمہراواں ڈویژن کے ڈویژنل جنرل سکریٹری انکت تیواری نے یو جی سی قانون کی مخالفت میں اپنے سبھی عہدوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے ساتھ 10 دیگر عہدیداروں نے بھی اجتماعی طور سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان سبھی نے الزام عائد کیا ہے کہ پارٹی اپنے بنیادی اصولوں سے بھٹک گئی ہے۔

اس درمیان بریلی سٹی مجسٹریٹ عہدہ سے استعفیٰ دینے والے النکار اگنی ہوتری کا تازہ بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے ایک میڈیا ادارے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "اتر پردیش میں برہمن مخالف مہم چل رہی ہے۔ جیل میں ڈپٹی جیلر نے پیٹ پیٹ کر برہمن کا قتل کر دیا۔ ایک تھانہ میں معذور کا پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا گیا۔

مونی اماوسیا پر شنکراچاریہ اویمکتیشورانند کے شاگردوں کو، خصوصاً ضعیف سنیاسیوں کو لات گھونسوں سے مارا گیا۔" یو جی سی کے نئے قانون سے متعلق وہ کہتے ہیں کہ "جو ریگولیشن آیا ہے، اس میں جنرل طبقہ کے طلبا کو مجرم مان لیا گیا ہے۔ اگر جنرل طبقہ کا بیٹا پڑھائی میں اچھا ہے تو رنجش سے کوئی بھی تفریق کرنے کا الزام عائد کر دے گا اور 'سمتا کمیٹی' اس کا استحصال کر سکے گی۔" انھوں نے مزید کہا کہ جب ہم یونیورسٹی میں تھے، تب ایس سی، ایس ٹی سب ساتھ پڑھتے تھے۔ اب آپ ایسا نظام بنانے جا رہے ہیں جب ذات، کنیت دیکھ کر آپس میں لڑیں گے اور ایک دوسرے کو ماریں گے۔"

ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان فری ٹریڈ ایگریمنٹ کا باضابطہ اعلان، وزیراعظم مودی نے فوائد واضح کیے

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیراعظم نریندر مودی نے انڈیا انرجی ویک 2026 سے خطاب کے دوران ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان طے پانے والے فری ٹریڈ ایگریمنٹ کا باضابطہ اعلان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ دنیا کی دو بڑی معیشتوں کے درمیان مضبوط شراکت داری کی علامت ہے اور اس کے اثرات طویل مدت میں ہندوستانی صنعت، توانائی کے شعبے اور عام شہریوں تک محسوس کیے جائیں گے۔ وزیر اعظم کے مطابق یہ سمجھوتہ ہندوستان کی مینوفیکچرنگ صلاحیت کو نئی رفتار دے گا اور سروس سیکٹر کے لیے وسیع مواقع پیدا کرے گا، جس سے روزگار کے نئے امکانات بھی سامنے آئیں گے۔ خطاب کے دوران وزیر اعظم نے کہا کہ آج ہندوستان توانائی کے میدان میں ایک بڑی عالمی معیشت کے طور پر ابھر چکا ہے۔ قابل تجدید توانائی، تیل اور گیس کے شعبوں میں تیز رفتار ترقی نے ہندوستان کو بین الاقوامی سطح پر ایک مضبوط شراکت دار بنا دیا ہے۔ ان کے مطابق حالیہ برسوں میں کیے گئے معاشی اور ادارہ جاتی اصلاحات کی وجہ سے ملک میں سرمایہ کاری کا ماحول بہتر ہوا ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد مضبوط ہوا ہے۔

وزیر اعظم نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان فری ٹریڈ ایگریمنٹ، ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان پہلے سے موجود تجارتی سمجھوتے کو مزید تقویت دے گا۔ اس کے نتیجے میں یورپ کے ساتھ ہندوستان کا مجموعی تجارتی حجم بڑھے گا اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو نئی بلندی ملے گی۔ حکومت کا ماننا ہے کہ اس معاہدے سے سرمایہ کاری، روزگار اور تکنیکی تعاون کے دروازے مزید کھلیں گے۔

بجٹ سیشن سے پہلے آل پارٹی میٹنگ، 39 پارٹیوں سے 51 لیڈران نے لیا حصہ، دونوں ایوانوں کے قانون سازی امور پر غور و خوض کیا گیا

نئی دہلی: (ایجنسی) پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن شروع ہونے سے ایک دن پہلے منگل کے روز آل پارٹی میٹنگ ہوئی، جس میں دونوں ایوانوں میں قانون سازی کے کام اور دیگر مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ آل پارٹی فلور لیڈروں کی میٹنگ کی صدارت راج ناتھ سنگھ نے کی۔ کرن رجیجو نے کہا، "ہم نے سب کی تجاویز کو نوٹ کیا۔ یہ بجٹ سیشن اور سال کا پہلا سیشن ہے، جو آج 28 جنوری سے شروع ہو کر 2 اپریل تک جاری رہے گا۔ صدر جمہوریہ کا خطاب کل پیش کیا جائے گا اور پرسوں اقتصادی سروے پیش کیا جائے گا۔ بجٹ یکم فروری 2026 کو پیش کیا جائے گا۔ بعد ازاں صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث کی جائے گی۔ کرن رجیجو نے کہا، "ہم نے تمام پارٹیوں سے بحث میں حصہ لینے اور پارلیمنٹ کے کام کاج کو بہتر طریقے سے یقینی بنانے پر زور دیا ہے۔ جن کو اپنی بات رکھنی ہے، وہ صدر جمہوریہ کی تقریر پر اظہار تشکر پیش کرنے کے بعد اپنی بات پارلیمنٹ میں رکھ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج 39 پارٹیوں کے 51 لیڈران نے میٹنگ میں حصہ لیا۔ ہم سب سے اپیل کرتے ہیں کہ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ ہمیں پارلیمانی جمہوریت کو برقرار رکھنا چاہئے اور اس مقصد کو پورا کرنا چاہئے، جس کے لیے عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بات چیت قواعد کے مطابق ہونی چاہئے۔

ارجیت سنگھ نے 'پلے بیک' سنگر کے طور پر لیا ریٹائرمنٹ

اب فلموں کے لئے نہیں گائیں گے گانے

نئی دہلی: (ایجنسی) بھارتی میوزک انڈسٹری سے ایسی خبر سامنے آئی ہے، جس نے لاکھوں مداحوں کے دل توڑ دیے۔ اپنی آواز سے ہر دل پر راج کرنے

والے گلوکار ارجیت سنگھ نے پلے بیک سنگنگ (فلموں کے لئے گانا) چھوڑنے کا اہم فیصلہ کیا ہے۔ اریجیت نے اس حیران کر دینے والی خبر کا اعلان اپنے سوشل میڈیا ہینڈل (ایکس) کے ذریعہ کیا۔ اریجیت سنگھ نے واضح کیا ہے کہ وہ اب کسی بھی نئی فلم کے گانے ریکارڈ نہیں کریں گے۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ وہ موسیقی (سنگیت) کی دنیا سے مکمل طور پر ریٹائر نہیں ہو رہے ہیں۔ فینس کو حیران کرتے ہوئے اریجیت سنگھ نے لکھا، "سب کو نیا سال مبارک ہو۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک سامع کے طور پر سالوں میں اتنا پیار دیا۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اب سے میں پلے بیک سنگر کے طور پر کوئی نئی اسائنمنٹ نہیں لوں گا۔ میں یہیں رک رہا ہوں۔

حماس کا وعدہ پورا، اب اسرائیل کی باری

رفح بارڈر کراسنگ پر نظریں مرکوز، غزہ سے آخری اسرائیلی یرغمالی کی باقیات برآمد ہونے کے بعد جنگ بندی نئے اور مشکل مرحلے میں داخل

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیل نے اعلان کیا ہے کہ اس نے غزہ سے آخری اسرائیلی یرغمالی کی باقیات برآمد کر لی ہیں، جس کے بعد ملک کے لیے ایک طویل اور تکلیف دہ باب اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ حکام کے مطابق پولیس اہلکار ران گویلی کی باقیات شمالی غزہ کے ایک قبرستان سے ملیں، جو 7 اکتوبر 2023 کے حماس حملے کے دوران ہلاک ہو گئے تھے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے اس پیش رفت کو سیکیورٹی فورسز کی بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے جنگ بندی کے اگلے مرحلے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

اس مرحلے میں غزہ اور مصر کے درمیان رفح بارڈر کراسنگ کھولنے، انسانی امداد میں اضافے اور غزہ کی بحالی سے متعلق اقدامات شامل ہیں۔ ران گویلی کا تابوت اسرائیل لائے جانے پر فوجی اہلکاروں، رشتہ داروں اور شہریوں کی بڑی تعداد نے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تل ابیب کی سڑکوں پر لوگ قطاروں میں کھڑے ہو کر تابوت کے گزرنے کے وقت احتراماً خاموشی اختیار کیے رہے۔ دوسری جانب فلسطینیوں کو امید ہے کہ رفح کراسنگ کھلنے سے علاج کے لیے بیرونِ ملک جانے اور امدادی سامان کی ترسیل میں آسانی ہوگی۔ اقوام متحدہ کے اداروں کا کہنا ہے کہ مصر میں بڑی مقدار میں امدادی سامان موجود ہے جو سرحد کھلتے ہی غزہ بھیجا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ جنگ بندی کے پہلے مرحلے میں تمام یرغمالیوں کی واپسی طے تھی، جسے اب مکمل کر لیا گیا ہے۔ تاہم دوسرے مرحلے میں غزہ کی حکومت، حماس کے ہتھیار ڈالنے اور اسرائیلی افواج کے انخلا جیسے پیچیدہ مسائل شامل ہیں، جن پر پیش رفت کو مشکل قرار دیا جا رہا ہے۔

شیخ حسینہ کے خلاف احتجاج کرنے والوں کے خلاف واپس لیے جائیں گے مقدمات، بنگلہ دیش الیکشن سے قبل یونس حکومت کا بڑا فیصلہ

ڈھاکہ: (ایجنسی) بنگلہ دیش میں گزشتہ سال جولائی میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خلاف بغاوت کے دوران مظاہرین کے خلاف درج تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔ بنگلہ دیش الیکشن سے پہلے محمد یونس کی عبوری حکومت نے اس بارے میں ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ مظاہرین کے خلاف کوئی نیا کیس یا چارج نہیں لگایا جائے گا۔ بنگلہ دیش کی وزارت قانون نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے کہ 25 جنوری کو "جولائی بغاوت (پروٹیکشن اینڈ ڈیٹرمینیشن آف لائبلٹی) آرڈیننس، 2026" جاری کیا گیا ہے۔ 15 جنوری کو محمد یونس کی سربراہی میں مشاورتی کونسل کی میٹنگ ہوئی تھی، وہاں اس آرڈیننس کو منظوری دی گئی تھی۔ آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی کے خلاف عوامی تحریک میں حصہ لینے پر مقدمہ درج کیا گیا ہے تو پبلک پراسیکیوٹر یا سرکاری وکیل عدالت میں درخواست دے گا۔ اس درخواست کے بعد عدالت کیس کو آگے نہیں بڑھائے گی۔ کیس واپس لینے پر غور کیا جائے گا۔ ملزمان کو فوری طور پر ڈسچارج یا بری کر دیا جائے گا۔

بجٹ سیشن میں ذات پر مبنی مردم شماری، منریگا، خارجہ پالیسی اور روپے کی گراوٹ پر حکومت کو گھیرے گی کانگریس

نئی دہلی: (ایجنسی) پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن سے قبل کانگریس نے حکومت کو گھیرنے کے لیے اپنی حکمتِ عملی طے کر لی ہے۔ کانگریس پارلیمانی اسٹریٹجی گروپ کی ایک اہم میٹنگ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئرپرسن سونیا گاندھی کی صدارت میں ان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی، جس میں بجٹ سیشن کے دوران اٹھائے جانے والے اہم قومی، معاشی اور سماجی مسائل پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اس اجلاس میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے، لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی سمیت پارٹی کے سینئر لیڈر اور ارکانِ پارلیمنٹ موجود رہے۔

میٹنگ کے بعد کانگریس کے رکنِ پارلیمنٹ ناصر حسین نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بجٹ اجلاس میں حکومت سے سخت سوالات پوچھے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ کانگریس خاص طور پر منریگا کے تحت روزگار میں کمی، بقایاجات کی عدم ادائیگی اور اسکیم کے بجٹ میں ممکنہ کٹوتی کے معاملے کو زور و شور سے اٹھائے گی۔ کانگریس نے ذات پر مبنی مردم شماری (کاسٹ سینسس) کے مسئلے پر بھی حکومت سے اس کی نیت صاف کرنے کا مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس میں ماحولیات سے متعلق مسائل، خاص طور پر اراولی پہاڑی سلسلے میں جاری مبینہ بے ضابطگیوں پر بھی حکومت کو گھیرنے کی حکمت عملی بنائی گئی۔ اس کے علاوہ ایس آئی آر اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) سے متعلق معاملات پر بھی سوال اٹھانے کا فیصلہ ہوا۔ کانگریس نے خارجہ پالیسی اور عالمی سطح پر بھارت کی پوزیشن کو بھی بجٹ اجلاس کا اہم موضوع بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ناصر حسین نے الزام لگایا کہ بھارت کی خارجہ پالیسی ٹھپ ہو کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے ٹیرف اور روس سے تیل خریدنے کے معاملے پر بھارت کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں، جو حکومت کی کمزور سفارت کاری کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی روپے کی مسلسل گراوٹ اور اس کے سبب معیشت کے مختلف شعبوں کو پہنچنے والے نقصان پر بھی کانگریس حکومت سے جواب طلب کرے گی۔ اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ جموں و کشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ بحال کرنے کا مطالبہ ایوان میں زوردار طریقے سے اٹھایا جائے گا۔

غزہ میں ہزاروں مریض علاج کے لیے رفح کراسنگ کی بحالی کے منتظر

غزہ: فلسطین کے وزارت صحت نے بتایا ہے کہ غزہ میں 20 ہزار سے زائد فلسطینی مریض علاج کے لیے بیرون ملک سفر کی اجازت کے انتظار میں ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ رفح کراسنگ کے مسلسل بند رہنے سے ان کی زندگیاں براہِ راست خطرے میں ہیں۔

وزارت صحت نے بیان میں مزید کہا کہ ان مریضوں میں 440 ایسے ہیں جنہیں "زندگی بچانے" کے لیے فوری علاج درکار ہے، جبکہ علاج کے لیے بیرون ملک بھیجے جانے کے منتظر بچوں کی تعداد تقریباً 500,4 ہے۔ وزارت صحت نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے جنوبی غزہ میں رفح کراسنگ کی بندش مریضوں اور زخمیوں کی طبی حالت کو خطرناک سطح تک پہنچا چکی ہے، کیونکہ ادویات اور طبی وسائل کی شدید کمی، اور زیادہ تر تخصصی خدمات کی بندش کے ساتھ ہسپتالوں کے بنیادی ڈھانچے کی تباہی اس بحران کو اور بڑھا رہی ہے۔

وزارت صحت نے اس بات پر زور دیا کہ یہ حالات بیرون ملک علاج کے لیے انتظار کی فہرستوں میں اضافہ کا سبب بن رہے ہیں، جبکہ صحت کا نظام انتہائی مشکلات کا شکار ہے، جس کے نتیجے میں طبی خدمات اکثر صرف ہنگامی اور زندگی بچانے والے معاملات تک محدود ہوگئی ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ 268,1 مریض ایسے ہیں جو علاج کے لیے سفر کی اجازت کا انتظار کرتے ہوئے انتقال کر گئے اور سب سے زیادہ متاثر سرطان کے مریض ہیں، جن کی تعداد تقریباً 000,4 ہے جو علاج کے انتظار میں ہیں۔

وزارت صحت نے مزید بتایا کہ رفح کراسنگ بند ہونے کے بعد سات مئی سنہ 2024ء سے صرف 100,3 مریض ہی غزہ سے باہر جا سکے اور یہ واضح نہیں کہ یہ مریض کس طریقے سے باہر گئے۔

قابض اسرائیل نے رفح کراسنگ سنہ 2024ء میں اسرائیلی فوج کے قبضے کے بعد بند کر دی تھی۔ وزارت صحت نے خبردار کیا کہ اس انسانی بحران کے اثرات غیر متوقع اور خطرناک ہو سکتے ہیں، جو اموات میں اضافے اور بیرون ملک علاج کے لیے مریضوں کی فہرستوں میں مسلسل اضافہ کر سکتے ہیں، اور واضح کیا کہ معبر کا فوری کھلنا اور مریضوں و زخمیوں کی روانگی کے ساتھ طبی امداد کی رسائی ہزاروں مریضوں کے لیے آخری سہارا ہے۔

اسی سلسلے میں قابض اسرائیل کی حکومت کے دفتر نے گذشتہ اتوار کو اعلان کیا کہ اسرائیل نے رفح کراسنگ کھولنے کی اجازت دے دی ہے، بعد ازاں قابض فوج نے گذشتہ پیر کو شمالی غزہ میں سینکڑوں لاشوں کی تفتیش کے بعد ران گویلی کے کلب برائے اسیران کی باقیات دریافت کیں۔

گذشتہ میں غزہ کی نیشنل ایڈمنسٹریشن کمیٹی کے سربراہ علی شعث نے کہا تھا کہ معبر اگلے ہفتے کھل جائے گا، تاہم کسی واضح طریقہ کار کی وضاحت نہیں کی گئی۔ رفح کراسنگ کو سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے نافذ جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے تحت کھولنا تھا، لیکن قابض اسرائیل نے اس پر عمل نہیں کیا اور کھولنے کو کلب برائے اسیران ران گویلی کی باقیات سے مشروط کر دیا۔

یہ صورتحال اس اسرائیلی جنگ کی بدترین انسانی قیمت کو ظاہر کرتی ہے، جو سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے جاری ہے، جس میں 71 ہزار سے زائد شہداء اور 171 ہزار سے زائد زخمی ہوئے، اور 90 فیصد شہری بنیادی ڈھانچے کو تباہی پہنچ چکی ہے، جس کی تعمیر نو کا تخمینہ اقوام متحدہ نے 70 ارب ڈالر لگایا ہے۔

قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کے 9 اسیران کو مہینوں کی ظالمانہ حراست کے بعد رہا کر دیا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے پیر کی شام غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے فلسطینی اسیران کے ایک گروہ کو مہینوں طویل غیر قانونی حراست اور تفتیش کے بعد رہا کر دیا۔ یہ اسیران قابض دشمن کی جیلوں تفتیشی مراکز اور حراستی کیمپوں میں بدترین انسانی حالات اور مسلسل مظالم کا سامنا کرتے رہے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی جیلوں سے رہائی پانے والے نو فلسطینی اسیران کو وسطی غزہ کے شہر دیر البلح میں واقع شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کا طبی معائنہ کیا گیا۔ اسیران کے امور سے متعلق انسانی حقوق کے ادارے میڈیا برائے اسیران کے دفتر نے ایک مختصر بیان میں بتایا کہ انٹرنیشنل ریڈ کراس کی ایک گاڑی نے رہائی پانے والے اسیران کو قابض اسرائیل کی ایک فوجی چیک پوسٹ سے شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل کیا۔ رہا ہونے والوں میں خلیل حسن محمد الادھم عمر 38 برس، محمد عصام سعید ابو وردہ عمر 38 برس، علاء حلمی محمد جمعہ حلاوہ عمر 35 برس، حسن معین حسن ابو عودہ عمر 40 برس، ماجد معین حسن ابو عودہ عمر 32 برس، اشرف یوسف محمد ابو وردہ عمر 41 برس، مصطفیٰ بشیر احمد ابو شہادہ عمر 41 برس اور علی حسین سلیمان البری عمر 30 برس شامل ہیں

قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے قلندیا کیمپ کے آس پاس دکانوں کی مسماری کا نوٹس

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے آج منگل کی صبح مقبوضہ بیت المقدس کے شمال میں واقع قلندیا کیمپ کے اطراف میں دکانوں کو مسمار کرنے کا نوٹس جاری کیا، جبکہ افواج علاقے میں مسلسل دوسرے دن بھی جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی افواج نے قلندیا کیمپ کے اطراف،

ہوائی اڈے کی سڑک پر داخل ہو کر متعدد تجارتی دکانوں کے مالکان کو مسمار کرنے کے نوٹس تھما دیے اور انہیں فوری طور پر دکانیں خالی کرنے کا حکم دیا۔ گذشتہ روز کے بعد بھی قابض اسرائیل کی افواج شمال القدس کے مقبوضہ شہر میں وسیع عسکری جارحیت کر رہی ہیں، جس میں بلدہ کفر عقب اور قلندیا کیمپ کے اطراف پر دھاوا شامل ہے۔ یہ سب قابض اسرائیل کی طرف سے دیوار حائل کے انتظام اور نسلی توسیع کی پالیسی کو مضبوط کرنے کے بہانے کیا جا رہا ہے، جس کے دوران فلسطینی تعمیرات کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ یہ جارحیت القدس کے اطراف قابض اسرائیلی بستیوں پر کنٹرول بڑھانے اور فلسطینی شہریوں کے حقوق محدود کرنے کی منظم پالیسی کا حصہ ہے۔ اسرائیلی رپورٹس کے مطابق، شہر کے گردونواح میں دیوار میں کئی خلا موجود ہیں، جسے قابض اسرائیل بہانہ بنا کر عسکری اور سزاوارانہ کارروائیاں بڑھا رہا ہے۔ قدس گورنری نے تصدیق کی ہے کہ قلندیا کیمپ کے قریب ہوائی اڈے کی سڑک پر قابض اسرائیل کی افواج کی جانب سے کی جانے والی مسماری کا نشانہ زمین نمبر (1) ہے، جو رسمی طور پر انروا کے قلندیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹریننگ کے ساتھ لگتی ہے اور طابو میں "اراضی مطالخزينة المملكة الأردني ※ ال ※ اشمیہ" کے نام سے درج ہے۔

عالمی نظام کی ناکامی نے قابض اسرائیلی سفاکیت کو بے لگام بنا دیا: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے واضح کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے غزہ کے مشرق میں ایک قبرستان میں سینکڑوں قبروں کو کھود کر اپنے آخری فوجی کی لاش کی تلاش کے دوران ایک اور سنگین جرم انجام دیا ہے، جس میں انسانی، قانونی اور اخلاقی اقدار کی ہر قسم کی بے حرمتی کی گئی، یہ فعل غزہ پر جاری نسل کشی کی جنگ میں سینکڑوں بار دہرایا جا چکا ہے۔ حازم قاسم نے منگل کو جاری اپنے بیان میں کہا کہ "قابض اسرائیل اور اس کی فوج کی یہ اخلاقی اور قانونی بے لگامی اس بات کی عکاس ہے کہ عالمی نظام اسے اس جدید دور کے غیر مسبوق جرائم پر جوابدہ بنانے میں مکمل طور پر ناکام ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل کی فضائی حملوں میں آج صبح مشرق غزہ میں چار شہری شہید ہو گئے، جبکہ وہ زرد لائن کے باہر تھے۔

ٹرمپ کا آخری اسرائیلی قیدی کی لاش کی بازیابی میں حماس کے کردار کا اعتراف

غزہ: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے غزہ کی پٹی میں آخری اسرائیلی قیدی کی لاش کی بازیابی کے عمل میں نمایاں اور سنجیدہ کوششیں کیں۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب قابض اسرائیل تسلسل فلسطینی مزاحمت کے کردار کو مسخ کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

ٹرمپ کے یہ بیانات قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فوجی ران گویلی کی لاش ملنے اور اسے واپس لے جانے کے اعلان کے پس منظر میں سامنے آئے ہیں۔ ٹرمپ نے امریکی ویب سائٹ ایکسیس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ حماس نے آخری اسرائیلی قیدی کی باقیات کے مقام کی نشاندہی میں مدد فراہم کی اور اس کی لاش کی بازیابی کے لیے بڑی کوششیں کیں۔

حماس کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ لاش کی تلاش اور شناخت کا عمل انتہائی مشکل تھا کیونکہ تلاش کرنے والی ٹیموں کو علاقے میں موجود سیکڑوں لاشوں کا معائنہ کرنا پڑا۔ انہوں نے اس منظر کو نہایت کٹھن اور دل دہلا دینے والا قرار دیا۔

دوسری جانب قابض اسرائیلی فوج کے ترجمان نے اسرائیلی میڈیا میں جاری بیان میں دعویٰ کیا کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فارنزک میڈیسن کی جانب سے شناختی مراحل مکمل ہونے کے بعد قابض اسرائیلی پولیس اور فوجی ربائنیٹ کے تعاون سے اسیر ران گویلی کے اہل خانہ کو لاش کی شناخت اور تدفین کے لیے حوالگی کی اطلاع دی گئی۔

بیان میں کہا گیا کہ یونٹ یسام سے تعلق رکھنے والا سارجنٹ چوبیس سالہ ران گویلی سات اکتوبر سنہ 2023ء کی صبح لڑائی کے دوران ہلاک ہوا تھا جس کے بعد اس کی لاش کو غزہ کی پٹی میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ دعویٰ قابض اسرائیل کی فوج کے انٹیلی جنس ذرائع کی معلومات پر مبنی بتایا گیا۔

قابض اسرائیلی فوج کے ترجمان نے مزید کہا کہ غویلی کی باقیات ملنے کے بعد غزہ کی پٹی سے تمام اسرائیلی اسیران کی لاشیں واپس لائی جا چکی ہیں۔

اس سے قبل القسام بریگیڈز کے سرکاری ترجمان ابو عبیدہ نے ٹیلیگرام پر جاری بیانات میں واضح کیا تھا کہ القسام بریگیڈز نے اسرائیلی قیدی گویلی کی لاش کے مقام سے متعلق تمام دستیاب تفصیلات اور معلومات ثالثوں کو فراہم کر دی تھیں۔

ابو عبیدہ نے اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل کا کسی مخصوص مقام پر تلاش کا آغاز دراصل انہی معلومات کی بنیاد پر ہوا جو القسام بریگیڈز نے ثالثوں کو فراہم کیں تھیں اور یہ مزاحمت کے موقف کی صداقت کا واضح ثبوت ہے۔

غزہ میں انسانی حالات خطرناک حد تک بگڑ چکے ہیں، امداد کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں: محمود بصل

غزہ: غزہ کی پٹی میں سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے کہا ہے کہ غزہ میں انسانی حالات ایک نہایت نازک اور غیر معمولی مرحلے تک پہنچ چکے ہیں جہاں زندگی کی بنیادی ترین سہولتیں بھی ناپید ہو چکی ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور بڑھتی ہوئی انسانی تباہی کو روکنے کے لیے فوری اقدام کرے۔

محمود بصل نے پیر کے روز ایک پریس بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل نے اسرائیلی لاشوں کے معاملے کو بہانہ بنا کر غزہ کی پٹی میں انسانی ضروریات اور امداد کی فراہمی روک رکھی ہے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ ہزاروں لاشیں اب بھی ملبے تلے دبی ہوئی ہیں جن میں بچے خواتین اور خصوصی ضروریات کے حامل افراد شامل ہیں۔ جنگ کے آغاز سے اب تک انہیں نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی کیونکہ بھاری مشینری دستیاب نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہزاروں شہری بالخصوص بچے، خواتین اور مریض جنگ کی ہولناکیوں اور اس کے اثرات کا سامنا کر رہے ہیں اور ان کی اذیت انسانی برداشت کی تمام حدیں پار کر چکی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہ صورتحال برقرار رہی تو مزید جانی نقصان ہوگا اور نا قابل قبول انسانی المیے جنم لیں گے۔ محمود بصل نے عالمی اداروں، انسانی حقوق کی تنظیموں اور ثالثوں سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر رفح کراسنگ کو مکمل طور پر کھلوانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ بھاری مشینری کی آمد کی اجازت دی جائے تاکہ ملبہ ہٹایا جا سکے اور لاشیں نکالی جا سکیں انسانی اور طبی امداد کی بلا رکاوٹ رسائی کو یقینی بنایا جائے اور تعمیر نو کے عمل کا فوری آغاز کیا جائے۔

ایک صہیونی فوجی کی لاش اور ملبے تلے دبے ہزاروں فلسطینی شہداء، دنیا کا گھناؤنا دہرا معیار آشکار

غزہ: ایک لاش دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتی ہے جب کہ ہزاروں فلسطینی اجساد ملبے تلے دبے رہتے ہیں اور گرد کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ ان دردناک الفاظ میں غزہ میں وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل منیر البرش نے ایک ایسے انسانی المیے کی تصویر کھینچی جو غزہ کی پٹی میں متاثرین کے ساتھ روا رکھے گئے اخلاقی دوہرے معیار کی سنگینی کو آشکار کرتی ہے۔ یہاں ایک قابض اسرائیلی فوجی کی لاش ایک بڑا عالمی معاملہ بن جاتی ہے جب کہ ہزاروں فلسطینی شہدا کے اجساد بغیر کفن، قبر اور حتیٰ کہ کسی خبر کے ملبے تلے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔

ایک مؤثر پیغام میں البرش نے کرب کے ساتھ سوال اٹھایا کہ قابض اسرائیلی عقوبت خانوں میں شہید ہونے والے ہمارے اسیران کے اجساد کہاں ہیں۔ اسیر ڈاکٹر عدنان البرش کی لاش کہاں ہے۔ اسیر ڈاکٹر ایاد الرنتیسی کی لاش کہاں ہے۔ وہ ہمارے لاپتہ افراد کہاں ہیں جنہیں بمباری نگل گئی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ اب صرف زندہ لوگوں کی تلاش میں نہیں بلکہ مردوں کی تلاش میں ہے پھر اس نشان کی جستجو میں ہے جو بتا سکے کہ یہاں کبھی ایک انسان موجود تھا۔

ایک لاش بمقابلہ ہزاروں جسد خاکی

یہ انسانی پکار اسی وقت سامنے آئی جب قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ اس نے غزہ پٹی سے اسیر فوجی ران گویلی کی لاش برآمد کر لی ہے۔ اس کارروائی کو قابض اسرائیل کے اندر ایک پیچیدہ فوجی آپریشن قرار دیا گیا اور ذرائع ابلاغ میں اسے ایک بے مثال کامیابی کے طور پر پیش کیا گیا تاہم زمینی حقائق ایک بالکل مختلف تصویر دکھاتے ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے مشرق میں التفاح محلے کی بطش قبرستان میں وسیع کارروائی کی جو دو دن تک جاری رہی۔ اس دوران سیکڑوں قبروں کو کھودا گیا انہیں مسمار کیا گیا اور فلسطینی اجساد نکال کر ابو کبیر فارنزک میڈیکل انسٹی ٹیوٹ منتقل کیے گئے تاکہ صہیونی فوجی کی شناخت کی جا سکے۔ اس کے ساتھ شدید فائرنگ اور بڑی آتش گیر کارروائیاں کی گئیں تاکہ فوجی دستوں کی واپسی کو محفوظ بنایا جا سکے۔

یہ ایک چونکا دینے والا منظر تھا جس میں فلسطینیوں کی لاشوں کی حرمت پامال کی گئی۔ قبریں اکھاڑی گئیں جب کہ دس ہزار سے زائد فلسطینی شہدا اب بھی منہدم گھروں کے ملبے تلے دبے ہیں۔ انہیں نکالنے کی اجازت ہے اور نہ ان کے المیے کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔

لاش بطور سیاسی ہتھیار

اس کارروائی کا سیاسی پہلو اس کے انسانی پہلو جتنا ہی سفاک ہے۔ الجزیرہ کے نامہ نگار الیاس کرام نے قابض اسرائیلی رپورٹس کے حوالے سے بتایا کہ بنجمن نیتن یاہو کی قیادت میں سیاسی سطح نے جان بوجھ کر فوج کو ران گویلی کی لاش کی تلاش کے لیے گرین سگنل دینے میں تاخیر کی حالانکہ ہفتوں سے درست انٹیلی جنس معلومات موجود تھیں۔

رپورٹس کے مطابق یہ تاخیر سیاسی وقت کشی کا حصہ تھی تاکہ سیز فائر معاہدے کی ذمہ داریوں کو معطل رکھا جا سکے جن میں سرفہرست رفح کراسنگ کا کھلنا اور امداد کی فراہمی شامل ہے۔ یوں ایک فوجی کی لاش کو سیاسی اور انسانی بلیک میلنگ کی ورقہ بنا دیا گیا۔

سیاسی تجزیہ کار یاسر الزعاترہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ لاش کو امداد روکنے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل الیوم نے بھی واضح کیا ہے کہ فیصلہ عسکری نہیں بلکہ سیاسی تھا۔ طنزیہ لہجے میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنی لاش لے لی اب اس کے ساتھ جہنم کو جائیں۔ آگے کیا ہے۔

فوجی آپشن کی ناکامی مذاکرات کی کامیابی

نیتن یاہو کی جانب سے لاش کی بازیابی کو فوجی دباؤ کا نتیجہ ظاہر کرنے کی کوششوں کے باوجود اعداد و شمار ایک کڑوی حقیقت بیان کرتے ہیں۔ مذاکراتی راستے سے 126 قابض اسرائیلی قیدی زندہ واپس آئے۔ فوجی آپشن سے صرف 8 زندہ واپس لائے جا سکے۔ فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں 41 قابض اسرائیلی قیدی ہلاک ہو گئے جن میں سے متعدد خود قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔

عراقی سیاست دان طارق الہاشمی نے کہا کہ قابض اسرائیل نے لاش کے معاملے کو طویل عرصے تک تعطل اور بلیک میلنگ کے لیے استعمال کیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا اب وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گا بالخصوص رفح کراسنگ اور امداد کے حوالے سے۔ انہوں نے قابض ریاست کے رویے میں ناخوشگوار حیرتوں سے خبردار بھی کیا۔

وہ مردے جن کی حرمت محفوظ نہیں

ایک لاش کے لیے اس فوجی اور میڈیا ہنگامے کے مقابلے میں غزہ ایک کہیں زیادہ سفاک حقیقت کے سامنے کھڑا ہے۔ ہزاروں اجساد اب بھی ملبے تلے ہیں۔ جیلوں میں شہید ہونے والے اسیران کے اجساد واپس نہیں کیے جاتے۔ پورے شہر ایسے ہیں جہاں صرف غائبانہ نمازیں ادا کی جا رہی ہیں۔

منیر البرش کے الفاظ میں غزہ میں حتیٰ کہ مردے بھی محاصرے میں ہیں اور حتیٰ کہ اجساد خاکی کو بھی سزا دی جا رہی ہے۔ یہ کوئی عارضی تضاد نہیں بلکہ ایک ٹوٹے ہوئے عدالتی ترازو کی انسانی شہادت ہے جو فلسطینی لاش میں کوئی ایسی قدر نہیں دیکھتا جس پر رکا جائے۔

مزاحمت کی پاسداری اور بیانیے کی قلعی

دوسری جانب اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے واضح کیا کہ آخری قابض اسرائیلی قیدی کی لاش کی بازیابی کے ساتھ یہ فائل مکمل طور پر بند ہو گئی ہے اور اس سے جنگ بندی معاہدے اور تبادلہ اسیران کے راستے کی پاسداری ثابت ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں قابض اسرائیل کی خلاف ورزیاں 1300 سے تجاوز کر چکی ہیں۔

لاشوں کی حرمت پامال کرنے کا کوئی جواز نہیں

یورپی میڈیٹیرینین ہیومن رائٹس مانیٹر نے غزہ شہر کے مشرق میں قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے قبروں کی وسیع پیمانے پر کھدائی پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اس نے کہا کہ آخری اسیر کی لاش کی تلاش کا بہانہ فلسطینی مردوں کی حرمت پامال کرنے قبروں سے چھیڑ چھاڑ کرنے یا باقیات کے ساتھ بدسلوکی کا کوئی جواز فراہم نہیں کرتا۔ کسی بھی تلاش کو انتہائی محدود دائرے میں سخت انسانی ضمانتوں کے ساتھ اور غیر جانبدار بین الاقوامی نگرانی میں ہونا چاہیے۔ یورپی میڈیٹیرینین نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل نے گذشتہ دو برسوں کے دوران منظم انداز میں غزہ پٹی میں قبرستانوں کو تباہ کیا قبریں اکھاڑیں ان کی بے حرمتی کی اجساد کے ساتھ بدسلوکی کی اور درجنوں لاشیں لوٹ لیں۔

مانیٹر نے مطالبہ کیا کہ قبروں کی کھدائی اور مسماری فوراً روکی جائے اور کسی بھی یکطرفہ تلاش سے گریز کیا جائے۔ اگر تلاش کا دعویٰ ہو تو اس پر سخت تحریری اور علانیہ پابندیاں عائد ہوں جن میں کارروائی کا دائرہ واضح ہو کم سے کم مداخلت کی جائے ریڈ کراس جیسے غیر جانبدار ادارے کی موجودگی یقینی ہو ہر قبر کھولنے کی مکمل دستاویز بندی ہو نشانہ بنائی گئی قبروں اور ان کے نقاط کی نشاندہی کی جائے کسی بھی باقیات کو غزہ سے باہر منتقل نہ کیا جائے اور اسی مقام پر دوبارہ تدفین کی جائے۔ متاثرہ قبرستانوں کی بحالی اس طرح ہو کہ مردوں کی حرمت اور اہل خانہ کے حقوق محفوظ رہیں۔ اس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت اور اقوام متحدہ کی تحقیقاتی کمیٹیاں فلسطینی قبرستانوں کی منظم تباہی اور اجساد کی لوٹ مار کو غزہ میں قابض اسرائیل کے جرائم کی فائلوں میں شامل کر کے تحقیقات کریں تاکہ مجرم سزا سے بچ نہ سکیں اور مردوں کی حرمت اور وقار کا تحفظ ہو۔

خلاصہ یہ کہ یہ منظر محض ایک فوجی آپریشن کو بے نقاب نہیں کرتا بلکہ ایک بگڑی ہوئی اخلاقی ساخت کو عیاں کرتا ہے جو ایک لاش کو مقدس بناتی ہے ہزاروں اجساد کی توہین کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض جنگ نہیں بلکہ ایک مسلسل انسانی جرم ہے جو اس دنیا کی آنکھوں کے سامنے انجام پا رہا ہے اور دنیا تب ہی حرکت میں آتی ہے جب متاثرہ فریق قابض اسرائیلی ہو۔

حماس نے اپنی ذمہ داریاں پوری کیں، نیتن یاہو کے بہانے ناکام بنائے: بدران

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سینئر رہنما حسام بدران نے کہا ہے کہ حماس نے جنگ بندی کے معاہدے کی تمام شرائط پوری کی ہیں، جس میں تمام زندہ اور فوت شدہ اسرائیلی قیدیوں کی حوالگی شامل ہے۔ بدران نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ غزہ میں آخری اسرائیلی قیدی کی لاش کی بازیابی نے تمام وہ بہانے ختم کر دیے ہیں جو قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو معاہدے کی عمل درآمد کو روکنے کے لیے پیش کرتا رہا ہے۔

انہوں نے ثالثوں اور معاہدے کے ضامن ممالک سے مزید سنجیدہ اقدامات اور دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا تاکہ قابض اسرائیل کو معاہدے کی مکمل شرائط پر عمل کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اسرائیلی تعطل امن قائم کرنے کے امکانات کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق بدران نے زور دیا کہ نیتن یاہو کو غزہ سے فوراً انخلا کرنا چاہیے، انسانی امداد پہنچانی چاہیے اور رفح کے راستے کو دونوں طرف کھولنا چاہیے، کیونکہ یہ معاہدے کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل نے امریکی اور یورپی حمایت کے ساتھ غزہ میں نسل کشی کی، جس میں قتل، بھوک سے مارنا، تباہی، بے دخلی اور گرفتاری شامل ہیں، جبکہ عالمی برادری اور بین الاقوامی عدالت انصاف کی ہدایات کو نظر انداز کیا گیا۔ اس سفاکیت کے نتیجے میں دو لاکھ 43 ہزار سے زیادہ فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے، جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین شامل ہیں اور 11 ہزار سے زائد لاپتہ افراد، لاکھوں بے گھر افراد، خوراک کی شدید قلت جس نے بے شمار جانیں لے لی، کے ساتھ ساتھ غزہ کے بیشتر شہروں اور علاقوں کی مکمل تباہی واقع ہوئی۔

مشرقی غزہ میں قابض اسرائیلی فائرنگ سے چار فلسطینی شہید

غزہ: منگل کی صبح قابض اسرائیلی فوج کی براہ راست فائرنگ کے نتیجے میں چار فلسطینی شہری شہید اور دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ واقعات غزہ پٹی میں قابض فوج کی جانب سے زمینی خلاف ورزیوں کے تسلسل کے دوران پیش آئے جن میں براہ راست قتل، بچوں کو نشانہ بنانا اور مختلف علاقوں میں زمینی اور فضائی جارحیت شامل ہے۔ یہ سیز فائر معاہدے کے 108 ویں دن کی سنگین خلاف ورزیاں ہیں۔ طبی ذرائع کے مطابق غزہ شہر کے مشرق میں التفاح محلے کے بطش قبرستان کے قریب قابض اسرائیلی

افواج کی فائرنگ سے چار شہری شہید اور تین زخمی ہوئے۔ شہدا کے نام محمود احمد لولو عبد القادر ابو خضر عبد الکریم غباین اور یوسف الریفی ہیں۔ گزشتہ روز پیر کو بھی غزہ پٹی میں قابض اسرائیلی افواج کی فائرنگ سے تین فلسطینی شہری شہید ہوئے تھے۔ یہ مسلسل خلاف ورزیاں ایسے وقت میں ہو رہی ہیں جب سیز فائر معاہدے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے کوئی مؤثر نظام موجود نہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں نے خبردار کیا ہے کہ قتل بمباری اور تباہی کا یہ تسلسل معاہدے کو اس کے حقیقی مفہوم سے خالی کر رہا ہے اور شہریوں کی جانوں کے تحفظ کے بجائے سزا سے بچ نکلنے کی پالیسی کو تقویت دے رہا ہے۔ سیز فائر معاہدے کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیلی افواج کی بار بار خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 504 فلسطینی شہید اور 1331 دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ معاہدہ ایک ایسی نسل کش جنگ کے خاتمے کا باعث بنا جو سنہ 8 اکتوبر 2023ء کو شروع ہوئی اور دو برس تک جاری رہی۔ اس دوران 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جب کہ شہری بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد تباہ ہو گیا۔ اقوام متحدہ کے مطابق تعمیر نو کی لاگت کا تخمینہ تقریباً 70 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

غزہ میں قابض اسرائیل کی مسلسل سفاکیت جاری، شہداء کی تعداد 71,662 تک پہنچ گئی

غزہ: فلسطین کے وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ کے ہسپتالوں میں دو مزید شہداء کے جسد خاکی لائے گئے اور نو زخمی داخل ہوئے ہیں، جو قابض اسرائیل کی جاری جارحیت کی تباہ کن انسانی قیمت کو ظاہر کرتا ہے۔ وزارت صحت نے اپنے روزانہ کے اعداد و شمار میں بتایا کہ متعدد زخمی اور شہداء ابھی بھی تباہ شدہ عمارات کے ملبے تلے اور سڑکوں پر پھنسے ہوئے ہیں، جبکہ ہسپتالوں اور شہری دفاع کی ٹیمیں مسلسل بمباری، نقل و حرکت میں مشکلات اور میدانی وسائل کی کمی کی وجہ سے ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ہسپتالوں نے ایک نومولود بچے 12 روزہ ہیثم ابو قص دن کے انتقال کی اطلاع دی، جو الرنتیسی ہسپتال میں شدید سردی کے باعث فوت ہو گیا، جس کے نتیجے میں موسم سرما کی ابتدا سے بچوں کی اموات کی تعداد 11 تک پہنچ گئی ہے، جو انسانی حالات، پناہ گزینی کے حالات اور طبی دیکھ بھال کی سنگین خرابی کا مظہر ہے۔ بیان کے مطابق، جب سے جنگ بندی نافذ ہوئی ہے، مجموعی طور پر 488 شہداء اور 350,1 زخمی رپورٹ ہوئے ہیں، جبکہ 714 افراد کو ملبے سے نکالا گیا ہے۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری قابض اسرائیلی جارحیت کے دوران مجموعی انسانی نقصان 662,71 شہداء اور 428,171 زخمیوں تک پہنچ چکا ہے، جبکہ انسانی حقوق اور طبی حلقوں کی جانب سے خبردار کیا گیا ہے کہ طبی ٹیموں کے کام پر پابندی اور بنیادی امداد کی رسائی میں رکاوٹوں کے باعث انسانی المیہ مزید بڑھ رہا ہے۔

قابض اسرائیل کی جنین میں چار گھروں کی مسماری، بیت لحم میں زیتون کا فارم تباہ

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے آج منگل کی صبح مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہر جنین کے شمال مغرب میں واقع بلدہ برطعہ میں چار رہائشی مکانات مسمار کر دیے جبکہ بیت لحم میں زیتون کے باغات کو روند ڈالا اور 20 گھروں کی تعمیر روکنے کے احکامات جاری کر دیے۔ بلدیہ برطعہ نے بتایا کہ قابض اسرائیلی بلڈوزر گاڑیاں بلدہ میں داخل ہوئیں اور شہریوں عمر عبد العزیز قبہا جمال عبد العزیز قبہا اور امجد عبد العزیز قبہا کے چار گھروں کو یہ کہہ کر مسمار کر دیا گیا کہ یہ علاقے 'سی' میں واقع ہیں جبکہ گھر مالکان کو جبراً مکانات خالی کرنے پر مجبور کیا گیا۔ بلدیہ نے مزید کہا کہ گھروں کی مسماری کا یہ عمل بلدہ اور اس کے باشندوں کے خلاف قابض اسرائیلی جانب سے جاری اجتماعی سزا کی پالیسی کا حصہ ہے اور اس بات پر زور دیا کہ انسانی حقوق اور انسانی ہمدردی کے ادارے فوری مداخلت کریں تاکہ بلدہ کے مکینوں اور ان کی املاک کے خلاف جاری مسلسل خلاف ورزیوں کو روکا جا سکے۔ اسی تناظر میں قابض اسرائیلی فوج نے آج فجر کے وقت جنین کی متعدد بستیوں پر دھاوا بولا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی فوج نے جنین کے مغرب میں بلدہ عانین میں گھس کر گھروں کی تلاشی لی جبکہ قابض اسرائیلی فوجی دستوں نے بلدہ رمانہ پر بھی دھاوا بولا اور کئی گھروں کی تلاشی لی۔ ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے جنین کے جنوب میں واقع قریہ الطیبہ اور زبوبا میں بھی گھروں پر چھاپے مارے تاہم کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔ دوسری جانب قابض اسرائیل کی افواج نے آج منگل کے روز بیت لحم کے جنوب مشرق میں بلدہ تقوع میں سیکڑوں زیتون کے درخت اکھاڑ دیے اور 20 گھروں کو تعمیر روکنے کے نوٹس تھما دیے۔ بلدیہ تقوع کے سربراہ محمد البدن نے بتایا کہ قابض اسرائیل کے فوجی دستے عسکری گاڑیوں کے ہمراہ بلدہ کے مغربی داخلی راستے کے ساتھ تعینات ہوئے اور نام نہاد سکیورٹی وجوہات کا بہانہ بنا کر تقریباً 1500 میٹر کے رقبے میں اور قریب 8 میٹر گہرائی تک سیکڑوں زیتون کے درخت اکھاڑ ڈالے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ قابض اسرائیل کی افواج نے بلدہ کے مغرب میں واقع حلقوم محلے پر دھاوا بولا اور 20 گھروں کے مالکان کو تعمیر روکنے کے احکامات دیے حالانکہ یہ مکانات برسوں سے قائم اور آباد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نوٹس شہریوں پر دباؤ ڈالنے اور مستقبل میں ان کی توسیع اور تعمیر کو روکنے کی پالیسی کا حصہ ہیں کیونکہ انہیں قابض اسرائیل کی عدالتوں سے رجوع کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ محمد البدن نے واضح کیا کہ بلدہ تقوع کی تقریباً 70 فیصد اراضی علاقوں سی میں شامل ہے اور قابض اسرائیل لوہے کے دروازوں کے ذریعے سڑکوں کی بندش وسیع زرعی زمینوں پر قبضہ اور تعمیر و توسیع پر پابندی کے ذریعے عوام کے خلاف اپنی سفاکانہ کارروائیاں مزید سخت کر رہا ہے حالانکہ یہ زمینیں نجی ملکیت ہیں جو فلسطینی شہریوں کی ملکیت میں آتی ہیں۔

روز نامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔